مَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ فَانْتَھُوْا۔

رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ۔

جامع ترمذی شریف

مترجم اردو مع مختصر شرح

تالیف

امام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا ناظم الدین

جلد دوم O حصہ سوم

ابواب المناقب

ابواب العلل

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور O پاکستان

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَا آتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی شریف مترجم

جلد دوم

تالیف: إمام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی

مترجم: مولانا ناظم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالرؤف علوی حفظہ اللہ استاذ جامعہ عثمانیہ

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان

Ph:7211788-7231788

www.sirat-e-mustaqeem.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: ——— جامع ترمذی شریف
تالیف: ——— امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ
مترجم: ——— مولانا ناظم الدین
نظرِ ثانی: ——— حافظ محبوب احمد خان
طابع: ——— خالد مقبول
مطبع .... زاہد بشیر

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور 7211788

www.sirat-e-mustaqeem.com

عنوان	صفحہ
ابواب مناقب	۶۷۴
۵۰۹: نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کے بارے میں	
۵۱۰: باب	۶۷۶
۵۱۱: باب	۶۷۹
۵۱۲: نبی اکرم ﷺ کی پیدائش کے بارے میں	
۵۱۳: نبوت کی ابتداء کے متعلق	
۵۱۴: باب نبی اکرم ﷺ کی بعثت اور عمر مبارک کے متعلق	۶۸۱
۵۱۵: نبی اکرم ﷺ کے معجزات اور خصوصیات کے متعلق	۶۸۲
۵۱۶: باب ۵۱۶ تا ۵۲۲	۶۸۳
۵۲۳: نزول وحی کی کیفیت کے متعلق	۶۸۶
۵۲۴: نبی اکرم ﷺ کی صفات کے متعلق	۶۸۷
۵۲۵: باب ۵۲۵ تا ۵۳۰	۶۸۸
۵۳۱: باب مہر نبوت کے متعلق	۶۹۱
۵۳۲: باب ۵۳۲ تا ۵۳۵	۶۹۲
۵۳۶: نبی اکرم ﷺ کی وفات کے وقت عمر کے متعلق	۶۹۳
۵۳۷: باب ۵۳۷ تا ۵۳۹	
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب	۶۹۴
۵۴۰: باب ۵۴۰ تا ۵۵۲	۶۹۵
مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	۷۰۴
۵۵۳: باب ۵۵۳ تا ۵۶۲	
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب	۷۱۱
۵۶۳: باب ۵۶۳ تا ۵۶۹	۷۱۲
مناقب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	۷۱۹
۵۷۰: باب ۵۷۰ تا ۵۸۲	۷۲۱
ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے مناقب	۷۲۹
۵۸۳: باب	
حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب	۷۳۱
۵۸۴: باب ۵۸۴ تا ۵۸۶	
حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بن عبد عوف زہری رضی اللہ عنہ کے مناقب	۷۳۲
۵۸۷: باب	۷۳۳
حضرت ابواسحٰق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے مناقب	
۵۸۸: باب ۵۸۸ تا ۵۹۰	
حضرت ابواعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے مناقب	۷۳۵
حضرت ابوعبیدہ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے مناقب	
حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے مناقب	۷۳۷
۵۹۱: باب	۷۳۸
۵۹۲: باب	
حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب	
حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب	۷۴۰
۵۹۳: باب ۵۹۳ تا ۵۹۵	۷۴۱
نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت کے مناقب	۷۴۴
حضرت معاذ بن جبل، زید بن ثابت، ابی بن کعب، اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم کے مناقب	۷۴۶
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مناقب	۷۴۸

www.sirat-e-mustaqeem.com

عنوان	صفحہ
حضرت عمار بن یاسرؓ کے مناقب	۷۴۸
حضرت ابوذر غفاریؓ کے مناقب	۷۴۹
حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے مناقب	۷۵۰
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے مناقب	۷۵۱
حضرت حذیفہؓ بن یمانؓ کے مناقب	۷۵۳
حضرت زید بن حارثہؓ کے مناقب	۷۵۴
حضرت اسامہ بن زیدؓ کے مناقب	۷۵۵
حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ کے مناقب	۷۵۶
حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے مناقب	۷۵۷
حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے مناقب	
حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے مناقب	۷۵۸
حضرت انس بن مالکؓ کے مناقب	
حضرت ابوہریرہؓ کے مناقب	۷۵۹
حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کے مناقب	۷۶۲
حضرت عمرو بن عاصؓ کے مناقب	
حضرت خالد بن ولیدؓ کے مناقب	۷۶۳
حضرت سعد بن معاذؓ کے مناقب	
حضرت قیس بن سعد بن عبادہؓ کے مناقب	۷۶۴
حضرت جابر بن عبداللہؓ کے مناقب	
حضرت مصعب بن عمیرؓ کے مناقب	۷۶۵
حضرت براء بن مالکؓ کے مناقب	
حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے مناقب	۷۶۶
حضرت سہل بن سعدؓ کے مناقب	
۵۹۶: صحابہ کرامؓ کی فضیلت کے بارے میں	۷۶۸
۵۹۷: بیعت رضوان والوں کی فضیلت کے بارے میں	۷۶۹
۵۹۸: اس کے بارے میں جو صحابہ کرامؓ کو برا بھلا کہے	
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے بارے میں	۷۷۱
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	۷۷۳
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت	۷۷۶
ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی فضیلت کے بارے میں	۷۷۷
حضرت ابی بن کعبؓ کی فضیلت	۷۸۰
قریش اور انصار کی فضیلت	۷۸۱
۵۹۹ انصار کے گھروں کی فضیلت کے بارے میں	۷۸۳
۶۰۰: مدینہ منورہ کی فضیلت کے بارے میں	۷۸۵
۶۰۱: مکہ مکرمہ کی فضیلت کے بارے میں	۷۸۸
۶۰۲: عرب کی فضیلت کے بارے میں	۷۸۹
۶۰۳: عجم کی فضیلت کے بارے میں	۷۹۰
۶۰۴: اہل یمن کی فضیلت کے متعلق	۷۹۱
۶۰۵: قبیلہ غفار، اسلم، جہینہ اور مزینہ کی فضیلت کے بارے میں	۷۹۳
۶۰۶: بنوثقیف اور بنوحنیفہ کے متعلق	
۶۰۷: شام اور یمن کی فضیلت کے متعلق	۷۹۶
کتاب حدیث کی علتوں اور راویوں کی جرح وتعدیل کے بارے میں	۷۹۹

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب مناقب

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۵۰۹. بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۳۹. حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ نَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وَلَدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ بَنِيْ كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَ اصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۴۰. حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاكَرُوْا اَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوْا مَثَلَكَ كَمَثَلِ نَخْلَةٍ فِيْ كَبْوَةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيْقَيْنِ ثُمَّ خَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِ الْقَبِيْلَةِ ثُمَّ خَيَّرَ الْبُيُوْتَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ هُوَ ابْنُ نَوْفَلٍ.

۱۵۴۱. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا

۵۰۹: باب نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کے بارے میں

۱۵۳۹: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے اسمٰعیل علیہ السلام کو چنا اور اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے بنو کنانہ، بنو کنانہ سے قریش، قریش سے بنو ہاشم، اور بنو ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۴۰: حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب ونسب کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال کھجور کے ایسے درخت سے دی جو کسی ٹیلہ پر ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پوری مخلوق کو پیدا فرمایا اور مجھے ان میں سے بہترین جماعت میں پیدا فرمایا۔ پھر دو فریقوں کو پسند فرمایا۔ پھر تمام قبیلوں کو پسند یدہ بنایا اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر گھروں کو چنا اور مجھے ان میں سے بہترین گھر میں پیدا کیا۔ چنانچہ میں ان سے ذات میں بھی بہتر ہوں۔ اور گھر انے میں بھی۔ یہ حدیث حسن ہے اور عبداللہ بن حارث سے ابن نوفل مراد ہیں۔

۱۵۴۱: حضرت مطلب بن ابی وداعہ فرماتے ہیں کہ عباس بن

www.sirat-e-mustaqeem.com

سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِىْ وَدَاعَةَ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِىْ فِىْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَفْسًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِىَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ نَحْوَ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

عبدالمطلب نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے گویا کہ وہ (قریش وغیرہ سے) کچھ سن کر آئے تھے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور لوگوں سے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں، آپؐ پر سلامتی ہو۔ پھر فرمایا کہ میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو ان میں سے بہترین لوگوں سے مجھے پیدا فرمایا۔ پھر دو گروہ کیے اور مجھے ان دونوں میں سے بہتر گروہ میں سے پیدا کیا پھر ان کے کئی قبیلے بنائے اور مجھے ان میں سے بہترین قبیلے میں پیدا کیا۔ پھر ان میں سے کئی گھرانے بنائے اور مجھے ان میں سے بہترین گھرانے میں پیدا فرمایا اور سب سے اچھی شخصیت بنایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری بھی یزید بن ابی زیاد سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یعنی اسمٰعیل بن ابی خالد کی انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے نقل کی ہے۔

۱۵۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِىُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا الْاَوْزَاعِىُّ نَا شَدَّادُ اَبُوْ عَمَّارٍ ثَنِىْ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَ اصْطَفٰى هَاشِمًا مِنْ قُرَيْشٍ واصْطَفٰى فِىْ مِنْ بَنِىْ هَاشِمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۴۲: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو، بنی کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۵۴۳. حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ الْوَلِيْدُ ابْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْبَغْدَادِىُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۵۴۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدم علیہ السلام کی روح اور جسم تیار ہو رہا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۱۰. بَابُ

۱۵۴۴. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ لَيْثٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوْا لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّيْ وَلَا فَخْرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۵۴۵. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُكْسَى الْحُلَّةَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۵۱۰: باب

۱۵۴۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں قبر سے سب سے پہلے نکلوں گا، جب لوگ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا اور اگر یہ ناامید ہوں گے تو میں انہیں بشارت دوں گا اور اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ ابن آدم میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر ہوں اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۴۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کی زمین سب سے پہلے پھٹے گی پھر مجھے جنت کے کپڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا۔ اسکے بعد میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا۔ اس جگہ تمام مخلوقات میں سے میرے علاوہ کوئی نہیں کھڑا ہو سکے گا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۵۱۱. بَابُ

۱۵۴۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا سُفْيَانُ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ لَيْثٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ قَالَ ثَنِيْ كَعْبٌ ثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيْلَةُ قَالَ اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَكَعْبٌ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى عَنْهُ غَيْرَ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ.

۱۵۴۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِيْ فِي النَّبِيِّيْنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا

۵۱۱: باب

۱۵۴۶: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگا کرو۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ وسیلہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ وہ صرف ایک ہی شخص کو عطا کیا جائے گا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اسکی سند میں مذکور کعب مشہور شخص نہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ لیث بن ابی سلیم کے علاوہ کسی اور نے ان سے روایت کی ہو۔

۱۵۴۷: حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور تمام انبیاء کی مثال اسطرح ہے کہ ایک شخص نے ایک بہت خوبصورت گھر بنایا، اسے مکمل اور خوبصورت کرنے کے بعد ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَاَحْسَنَهَا وَاَكْمَلَهَا وَاَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِالْبِنَاءِ وَيَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَاَنَا فِي النَّبِيِّيْنَ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

اسکے گرد گھومتے اور تعجب کرتے کہ یہ اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی، میری مثال بھی انبیاء کرام علیہم السلام میں اسی طرح ہے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام کا امام ہوں گا اور میں شفاعت کروں گا اور اس پر مجھے فخر نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۴۸. حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۵۴۸: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں اور میں کوئی فخر نہیں کرتا۔ میرے ہی ہاتھ میں حمد الٰہی کا جھنڈا ہوگا۔ اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ اس دن آدم علیہ السلام سمیت ہر نبی میرے جھنڈے تلے ہوگا۔ میں ہی وہ شخص ہوں جسکی قبر کی زمین سب سے پہلے پھٹے گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵۴۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ اَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا اِلَى الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ وَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ هٰذَا قُرَشِيٌّ وَهُوَ مِصْرِيٌّ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ شَامِيٌّ.

۱۵۴۹: حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو وہی کلمات دہراؤ جو مؤذن کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ اس لیے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتے ہیں۔ پھر میرے لیے وسیلہ مانگو یہ جنت کا ایک درجہ ہے۔ اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ اس کا مستحق ہوگا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں اور جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ عبد الرحمٰن بن جبیر قریشی ہیں۔ اور مصر کے رہنے والے ہیں۔ جبکہ نفیر کے پوتے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر شامی ہیں۔

۱۵۵۰. حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ نَصْرِبْنِ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ نَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۵۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ چند صحابہؓ نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ آپؐ تشریف لائے اور جب ان کے قریب پہنچے تو انکی باتیں سنیں۔ کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهٖ خَلِيْلًا اِتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مَاذَا بِاَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا وَقَالَ اٰخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهُ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

مخلوقات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنالیا۔ دوسرا کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کا موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنا اس سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے۔ تیسرے نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں۔ اور "کُنْ" سے پیدا ہوئے ہیں۔ چوتھا کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ چنانچہ آپ آئے اور سلام کرنے کے بعد فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کی باتیں اور تمہارا تعجب کرنا سن لیا ہے۔ کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ کے دوست ہیں اور وہ اسی طرح ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام اللہ کے چنے ہوئے ہیں وہ بھی اسی طرح ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور اسکے کلمہ کُن سے پیدا ہوئے ہیں یہ بھی اسی طرح ہیں۔ آدم علیہ السلام کو اللہ نے اختیار کیا ہے وہ بھی اسی طرح ہیں۔ جان لو کہ میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں اور یہ میں فخر یہ نہیں کہہ رہا۔ میں ہی حمد کے جھنڈے کو قیامت کے دن اٹھاؤں گا۔ یہ بھی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا، میں ہی سب سے پہلے جنت کی زنجیر کھٹکھٹاؤں گا اور اللہ تعالیٰ میرے لیے اسے کھولیں گے۔ پھر میں اس میں مؤمن فقراء کیساتھ داخل ہوں گا۔ یہ بھی میں بطور فخر نہیں کہہ رہا اور میں گزشتہ اور آنے والے تمام لوگوں میں سب سے بہتر ہوں۔ یہ بھی میں بطور فخر نہیں کہہ رہا۔ (بلکہ بتانے کے لیے کہہ رہا ہوں) یہ حدیث غریب ہے۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ الْمَدَنِيُّ نَا عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَّعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ قَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ هٰكَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ وَالْمَعْرُوْفُ الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَدِيْنِيُّ.

۱۵۵۱: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تورات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات مذکور ہیں یہ کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ان (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کیساتھ دفن ہوں گے۔ ابومودود کہتے ہیں کہ حجرہ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عثمان بن ضحاک بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ ان کا معروف نام ضحاک بن عثمان مدینی ہے۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ

۱۵۵۲: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تھے اس دن ہر چیز

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْاَيْدِيْ وَاِنَّا لَفِيْ دَفْنِهٖ حَتّٰى اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

روشن ہوگئی تھی اور جس دن آپ کا انتقال ہوا اس دن ہر چیز تاریک ہوگئی۔ ہم نے ابھی آپ کو دفن کرنے کے بعد ہاتھوں سے خاک بھی نہیں جھاڑی تھی کہ ہم نے اپنے دلوں کو اجنبی پایا (یعنی دلوں میں ایمان کا وہ نور نہ رہا جو آپ کی حیات طیبہ میں تھا۔) یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

٥١٢. بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مِيْلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٥١٢: باب نبی اکرم ﷺ کی پیدائش کے بارے میں

١٥٥٣. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ وُلِدْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ قَالَ وَسَاَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ اَشْيَمَ اَخَابَنِيْ يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ أَاَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَرُ مِنِّيْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ قَالَ وَرَاَيْتُ خَذْقَ الطَّيْرِ اَخْضَرَ مُحِيْلًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ.

١٥٥٣: حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل (ہاتھیوں والے سال) میں پیدا ہوئے۔ حضرت عثمان بن عفانؓ نے قبیلہ بنو یعمر بن لیث کے ایک شخص قباث بن اشیم سے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے (مرتبہ میں) بڑے ہیں۔ لیکن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے پیدا ہوا۔ میں نے ان سبز پرندوں کی بیٹ دیکھی ہے۔ (جنہوں نے ابرہہ کے ہاتھیوں کو مارا تھا) اس کا رنگ متغیر ہوگیا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن اسحٰق کی روایت سے جانتے ہیں۔

٥١٣. بَابُ مَاجَاءَ فِيْ بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ ﷺ

٥١٣: باب نبوت کی ابتداء کے متعلق

١٥٥٤. حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ اَبُو الْعَبَّاسِ الْاَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ نَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ اَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطَ فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمْ

١٥٥٤: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ ابو طالب تجارت کے لیے شام کی طرف گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ چل دیئے۔ قریش کے شیوخ بھی ساتھ تھے۔ جب وہ لوگ راہب کے پاس پہنچے تو ابو طالب اترے لوگوں نے بھی اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان کے پاس آیا۔ یہ لوگ ہمیشہ وہاں سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ نہ کبھی ان لوگوں کے پاس آیا اور نہ ہی انکی طرف متوجہ ہوتا۔ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ فَقَالَ لَهُ اَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ حَجَرٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ وَاِنِّىْ اَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ فَكَانَ هُوَ فِىْ رِعْيَةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ اَنْ لَا يَذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى الرُّوْمِ فَاِنَّ الرُّوْمَ اِنْ رَاَوْهُ عَرَفُوْهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُوْنَهُ فَالْتَفَتَ فَاِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ اَقْبَلُوْا مِنَ الرُّوْمِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوْا جِئْنَا اَنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِىْ هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيْقٌ اِلَّا بُعِثَ اِلَيْهِ بِاُنَاسٍ وَاِنَّا قَدْ اُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بُعِثْنَا اِلٰى طَرِيْقِكَ هٰذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَكُمْ اَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالُوْا اِنَّمَا اُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بِطَرِيْقِكَ هٰذَا قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ اَمْرًا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيْعُ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّهُ قَالُوْا لَا قَالَ فَبَايَعُوْهُ وَاَقَامُوْا مَعَهُ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ اَبُوْ طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

راہب ان کے درمیان گھس گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا کہ یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں۔ یہ تمام جہانوں کے مالک کے رسول ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجیں گے۔ قریش کے مشائخ کہنے لگے کہ تمہیں یہ کس طرح معلوم ہوا؟ کہنے لگا کہ جب تم لوگ اس ٹیلے پر سے اترے تو کوئی پتھر یا درخت ایسا نہیں رہا جو سجدے میں نہ گر گیا ہو اور یہ نبی کے علاوہ کسی اور کو سجدہ نہیں کرتے۔ میں انہیں نبوت کی مہر سے بھی پہچانتا ہوں جوان کے شانے کی اوپر والی ہڈی پر سیب کی طرح ثبت ہے۔ پھر واپس گیا اور انکے لیے کھانا تیار کیا جب وہ کھانا لے کر آیا تو آپؐ اونٹ چرانے کے لیے گئے ہوئے تھے۔ راہب کہنے لگا کہ کسی کو بھیج کر انہیں بلاؤ۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو بدلی آپؐ پر سایہ کیے ہوئے ساتھ چل رہی تھی۔ لوگ درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ جب بیٹھے تو درخت جھک گیا اور آپؐ پر سایہ ہو گیا۔ راہب کہنے لگا دیکھو درخت بھی انکی طرف جھک گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ وہیں کھڑا انہیں قسم دے کر کہنے لگا کہ انہیں روم نہ لے جاؤ۔ وہاں کے لوگ انہیں دیکھ کر ان کے اوصاف سے پہچان لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ پھر راہب متوجہ ہوا تو دیکھا کہ سات رومی آئے ہیں اور ان سے پوچھنے لگا کہ کیوں آئے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم اس لیے آئے ہیں کہ یہ نبی اس مہینے میں (گھر سے) باہر نکلنے والے ہیں۔ لہٰذا ہر راستے پر کچھ لوگ بٹھائے گئے ہیں جب ہمیں تمہارا پتہ چلا تو ہمیں اس طرف بھیج دیا گیا۔ راہب نے پوچھا کہ کیا تمہارے پیچھے بھی کوئی ہے جو تم سے بہتر ہو۔ کہنے لگے کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ (نبی) تمہارے راستے میں ہے۔ راہب کہنے لگا دیکھو اگر اللہ تعالیٰ کسی کام کا ارادہ کر لیں تو کیا کوئی شخص انہیں روک سکتا ہے؟ کہنے لگا نہیں۔ راہب نے کہا کہ پھر ان کے ہاتھ پر بیعت کرو اور ان کے ساتھ رہو۔ پھر وہ (راہب) اہل مکہ سے مخاطب ہوا اور قسم دے کر پوچھا کہ ان کا سرپرست کون ہے۔ انہوں نے کہا

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابو طالب۔ وہ انہیں قسمیں دیتا رہا یہاں تک کہ ابو طالب نے آپؐ کو واپس بھیج دیا اور ابو بکرؓ نے بلالؓ کو آپؐ کے ساتھ اس راہب کے پاس بھیجا اور راہب نے آپ کو زاد راہ کے طور پر زیتون اور روٹیاں دیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں[1]۔

۵۱۴. بَابُ مَاجَاءَ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِينَ بُعِثَ

۵۱۴: باب نبی اکرم ﷺ کی بعثت اور عمر مبارک کے متعلق

۱۵۵۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۵۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تیرہ سال اور مدینہ منورہ میں دس سال رہے پھر تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۵۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً هٰكَذَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَرَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

۱۵۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پینسٹھ برس کی عمر میں ہوئی۔ محمد بن بشار بھی اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ بھی ان سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۵۵۷. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح وَثَنَا الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ

۱۵۵۷: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد بہت پست تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ نہ بالکل سفید تھا اور نہ بالکل گندم گوں، آپؐ کے سر کے بال نہ بالکل گھنگھر یالے تھے نہ بالکل سیدھے اور جب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مبعوث فرمایا تو آپؐ کی عمر چالیس سال تھی۔ چنانچہ آپؐ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے، پھر دس سال مدینہ منورہ میں اور تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔ وفات کے وقت آپؐ کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔ یہ حدیث

---

[1]: محدثین میں سے بعض حضرات نے اس حدیث کو اس لیے ضعیف قرار دیا ہے کہ حضرت بلالؓ اس وقت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور ابو بکرؓ نبی اکرم ﷺ سے دو سال چھوٹے تھے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے رجال ثقات ہیں۔ لہٰذا ممکن ہے کہ یہ کسی راوی کا ادراج ہو۔ واللہ اعلم (مترجم)

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) حضور علیہ السلام کے تمام آباؤ اجداد اپنے اپنے زمانہ کے عقلاء اور حکماء اور سادات عظام اور قائدین کرام تھے فہم و فراست حسن صورت اور حُسنِ سیرت مکارم اخلاق اور محاسن اعمال حلم اور بردباری اور جود و کرم و مہمان نوازی میں یکتائے زمانہ تھے ہر عزت و رفعت اور سیادت و وجاہت کے ماویٰ اور ملجا تھے اور سلسلۂ نسب کے آباء کرام میں بہت سوں کے متعلق تو احادیث مرفوعہ اور اقوال صحابہ سے منقول ہے کہ ملت ابراہیمی پر تھے۔ حضور علیہ السلام اپنی نسلی، نسبی اور خاندانی عظمت و فضیلت کا اظہار کر کے گویا یہ واضح کیا کہ خدا کا آخری نبی بننے اور خدا کی آخری کتاب پانے کا سب سے زیادہ مستحق میں ہی تھا اس سے معلوم ہوا کہ حکمت الٰہی اس کا لحاظ رکھتی تھی کہ مرتبۂ نبوت و رسالت پر فائز ہونے والی ہستی حسب و نسب اور خاندان کے اعتبار سے بلند درجہ اور عالی حیثیت ہو (۲) مطلب یہ ہے کہ آنحضرت علیہ السلام کی ذات گرامی اس وقت نبوت و رسالت کے لئے نامزد ہو چکی تھی جبکہ حضرت آدمؑ کی روح ان کے پیکر خاکی سے متعلق بھی نہیں ہوئی تھی اور ان کا پتلا زمین پر بے جان پڑا تھا یہ جملہ دراصل اس بات سے کنایہ ہے کہ آنحضرت علیہ السلام کی نبوت و رسالت حضرت آدمؑ کے وجود میں آنے سے پہلے متعین و مقدر ہو چکی تھی (۳) حضور علیہ السلام کی عمر مبارک اور مکہ مکرمہ میں قیام کے بارے میں تین قسم کی احادیث وارد ہوئی ہیں امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ تریسٹھ سال کی روایتیں زیادہ ہیں علماء نے ان احادیث میں دو طرح تطبیق فرمائی اوّل یہ کہ حضور علیہ السلام کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی اور تین سال بعد رسالت ملی اس کے دس سال بعد مکہ مکرمہ میں قیام ہوا اس بناء پر اس حدیث میں ان تین سال کا ذکر چھوٹ گیا جو نبوت اور رسالت کے درمیان تھے دوسری توجیہ یہ کی جاتی ہے کہ عموماً اعداد میں کسر کو شمار نہیں کیا جایا کرتا اسی بناء پر حضرت انسؓ کی روایت میں دونوں جگہ دہائیاں ذکر کر دیں اور کسر کو چھوڑ دیا اور پینسٹھ سال والی روایات میں سنہ ولادت اور سنہ وفات کو مستقل شمار کیا گیا چونکہ حضور علیہ السلام کی عمر شریف اصح قول کے موافق تریسٹھ سال کی ہوئی اس لئے باقی روایات کو بھی اس طرح راجح کیا جائے گا۔

۵۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اٰيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ

۵۱۵: باب نبی اکرم علیہ السلام کے معجزات اور خصوصیات کے متعلق

۱۵۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا سُلَيْمَانُ ابْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ اِنِّيْ لَاَ عْرِفُهُ الْاٰنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۵۵۸: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں ایک پتھر تھا جو مجھے ان راتوں میں سلام کیا کرتا تھا جن دنوں میں مبعوث ہوا۔ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلَ تَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ

۱۵۵۹: حضرت سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ نبی اکرم علیہ السلام کے ساتھ تھے کہ ایک پیالے میں صبح سے شام تک کھایا کرتے تھے۔ وہ اس طرح کہ دس آدمی کھا کر اٹھتے اور دس بیٹھ جاتے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے سمرہؓ سے پوچھا

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الشِّخِّيْرِ.

کیا اس میں مزید نہیں ڈالا جاتا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ تم کس بات پر تعجب کر رہے ہو اس میں اسی طرف سے بڑھایا جا رہا تھا۔ اور ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعلاء کا نام یزید بن عبداللہ الشخیر ہے۔

۵۱۶: بَابٌ

۱۵۶۰. حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْكُوْفِيُّ نَا الْوَلِيْدُ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ وَقَالُوْا عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ مِنْهُمْ فَرْوَةُ بْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ.

۵۱۶: باب

۱۵۶۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی گلیوں میں نکلا تو ہر پتھر اور درخت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا کہ اے اللہ کے رسول آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر سلام ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ کئی حضرات اس حدیث کو ولید بن ابی ثور سے اور وہ عباد بن ابی زید سے نقل کرتے ہیں، فروہ بھی انہی میں ہیں جن کی کنیت ابومغراء ہے۔

۵۱۷. بَابٌ

۱۵۶۱. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اِلٰى لِزْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوْا لَهٗ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهٗ فَسَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُبَيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثُ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۵۱۷: باب

۱۵۶۱: حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے پھر صحابہ کرامؓ نے آپؐ کے لیے منبر بنا دیا جب آپؐ اس پر خطبہ دینے لگے تو وہ ''تنا'' اس طرح رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نیچے اترے اور اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ چپ ہو گیا۔ اس باب میں حضرت ابی، جابرؓ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، سہل بن سعد، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۶۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ تَشْهَدُ اَنِّيْ

۱۵۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ میں کس طرح یقین کروں کہ آپؐ نبی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں کھجور کے اس درخت کے اس خوشے کو بلاؤں تو وہ گواہی دے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ چنانچہ آپؐ نے اسے بلایا تو

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

وہ خوشہ درخت سے ٹوٹ کر آپ ؐ کے سامنے گر گیا۔ پھر آپ ؐ نے اسے حکم دیا کہ واپس چلے جاؤ تو وہ واپس چلا گیا اور وہ اعرابی مسلمان ہوگیا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۵۱۸. بَابٌ

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا عُزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ نَا عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ نَا اَبُوْ زَيْدِ بْنُ اَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى وَجْهِيْ وَدَعَا لِيْ قَالَ عَزْرَةُ اِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهِ اِلَّا شُعَيْرَاتٌ بِيْضٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ زَيْدٍ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ اَخْطَبَ.

۵۱۸: باب

۱۵۶۳: حضرت ابوزید بن اخطب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے دعا کی (راوی حدیث) عزرہ کہتے ہیں کہ وہ ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور ان کے سر کے صرف چند بال سفید تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابوزید کا نام عمرو بن اخطب ہے۔

۵۱۹. بَابٌ

۱۵۶۴: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ قَالَ عَرَضْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِيْ يَدِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهِ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُوْمُوْا قَالَ فَانْطَلَقُوْا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ

۵۱۹: باب

۱۵۶۴: حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابو طلحہ ؓ نے ام سلیم سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں ضعف (کمزوری) محسوس کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو بھوک ہے۔ کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کیلئے ہے۔ وہ کہنے لگیں ہاں چنانچہ انہوں نے جو کی روٹیاں نکالیں اور انہیں اوڑھنی میں لپیٹ کر میرے ہاتھ میں دے دیا اور باقی اوڑھنی مجھے اوڑھا دی اور مجھے نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیج دیا۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں میں وہاں پہنچا تو نبی اکرم ﷺ کو بہت سے لوگوں کے ساتھ پایا۔ میں وہاں کھڑا ہوگیا تو آپ ؐ نے پوچھا کہ کیا تمہیں ابوطلحہ ؓ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ؐ نے پوچھا کھانا دے کر؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ؐ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اٹھو۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں وہ لوگ چل پڑے اور میں ان کے آگے آگے تھا یہاں تک کہ میں ابوطلحہ ؓ کے پاس آیا اور انہیں ماجرا سنایا۔ ابوطلحہ ؓ فرمانے لگے: ام سلیم ؓ نبی اکرم ﷺ صحابہ اکرم ؓ کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس تو انہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَدْجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَ نَامَا نُطْعِمُهُمْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَةَ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلاَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَااُمَّ سُلَيْمٍ مَاعِنْدَكِ فَاَتَتْهُ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَبِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ بِعُكَّةٍ لَهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشْرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْثَمَانُوْنَ رَجُلاً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

کھلانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ وہ کہنے لگیں اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہؓ باہر نکلے اور آپؐ سے ملاقات کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے ابوطلحہؓ بھی ساتھ تھے یہاں تک کہ دونوں اندر داخل ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ام سلیمؓ تمہارے پاس جو کچھ ہے لاؤ۔ ام سلیمؓ وہی روٹیاں لائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں توڑنے کا حکم دیا اور ام سلیمؓ نے ان پر گھی ڈال دیا۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر جو اللہ نے چاہا پڑھا اور حکم دیا کہ دس آدمیوں کو بلاؤ۔ وہ کھا کر سیر ہوئے اور چلے گئے۔ پھر دس کو بلایا وہ بھی کھا کر سیر ہوئے اور چلے گئے پھر دس کو بلایا.....اور اس طرح سب لوگ کھا کر سیر ہوگئے اور وہ ستر یا اسّی (۸۰) آدمی تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۰: بَابٌ

۵۲۰: باب

۱۵۶۵: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّؤُا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۶۵: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا لیکن پانی نہ پا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن پر ہاتھ رکھا اور لوگوں کو اس سے وضو کرنے کا حکم دیا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے نیچے سے پانی کو پھوٹتے ہوئے دیکھا اور تمام لوگوں نے اس سے وضو کیا یہاں تک کہ آخری آدمی نے بھی وضو کرلیا۔ اس باب میں عمران بن حصینؓ، ابن مسعودؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۱: بَابٌ

۵۲۱: باب

۱۵۶۶: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا

۱۵۶۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

www.sirat-e-mustaqeem.com

يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنِى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا ابْتُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّةِ حِيْنَ اَرَادَ اللّٰهُ كَرَامَتَهُ وَ رَحْمَةَ الْعِبَادِبِهِ اَنْ لَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا جَاءَتْ كَفَلَقِ الصُّبْحِ فَمَكَثَ عَلٰى ذٰلِكَ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَمْكُثَ وَحُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلْوَةُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَخْلُوَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

ہے کہ ابتدائے نبوت میں جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور رحمت ظاہر کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایسا ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر خواب روزِ روشن کی طرح واضح اور سچا ہوتا اور پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا یہ حال رہا۔ ان دنوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خلوت (تنہائی) کو ہر چیز سے زیادہ پسند کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۲۲: بَابٌ

۵۲۲: باب

۱۵۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكُمْ تَعُدُّوْنَ الْاٰيَاتِ عَذَابًا وَاِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَرَكَةً لَقَدْ كُنَّا نَاْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ قَالَ وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّ عَلَى الْوَضُوْءِ الْمُبَارَكِ وَ الْبَرَكَةُ مِنَ السَّمَاءِ حَتّٰى تَوَضَّانَا كُلُّنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۶۷: حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ آج کل تم لوگ قدرت کی نشانیوں کو عذاب سمجھتے ہو اور ہم نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں انہیں برکت سمجھا کرتے تھے۔ ہم آپؐ کے ساتھ کھانا کھاتے اور کھانے کی تسبیح سنتے۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپؐ کے پاس ایک برتن لایا گیا۔ آپؐ نے اس میں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور پانی آپؐ کی انگلیوں سے بہنے لگا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ وضو کے مبارک پانی کی طرف آؤ اور برکت آسمان سے (اللہ کی طرف سے) ہے۔ یہاں تک کہ ہم سب نے اس پانی سے وضو کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۳: بَابُ مَاجَاءَ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۲۳: باب نزول وحی کی کیفیت کے متعلق

۱۵۶۸: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ هُوَ ابْنُ عِيْسٰى نَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ

۱۵۶۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کس طرح آتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ کبھی مجھے گھنٹی کی سی آواز سنائی دیتی ہے اور یہ مجھ پر سخت ہوتی ہے۔ اور کبھی فرشتہ آدمی کی صورت میں آجاتا ہے اور مجھ سے بات کرتا ہے پھر میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سخت

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْمَلَکُ رَجُلاً فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

سردی کے موسم میں بھی میں نے دیکھا کہ جب وحی نازل ہوئی اور یہ کیفیت ختم ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتھے پر پسینہ آجاتا کرتا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) نبی آخر الزمان حضرت احمد مجتبیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نشانیاں اور معجزات بیشمار ہیں امام ترمذیؒ چند بطور نمونہ کے نقل فرماتے ہیں۔ (۲) میں خدا کا حبیب ہوں کے ضمن میں بعض مشارحین نے تو یہ لکھا ہے کہ خلیل اور حبیب دونوں کے معنی دوست کے ہیں لیکن حبیب اس دوست کو جو محبوبیت کے مقام کو پہنچا ہوا ہو جبکہ خلیل مطلق دوست کو کہتے ہیں۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ خلیل اس دوست کو کہتے ہیں جس کی دوستی کسی غرض کے تحت ہو جبکہ حبیب وہ دوست ہے جو اپنی دوستی میں بالکل بے لوث ہو اور بے غرض ہو (۳) وحی کے اصل معنی ہے اشارہ کرنا، رمز و کنایہ میں بات کرنا آہستہ سے بات کرنا' پیغام بھیجنا' القاء اور الہام کرنا۔ وحی کی کیفیت جو حدیث باب میں ذکر ہوئی ہے یہ حضور ﷺ پر سخت ترین وحی ہوتی تھی یعنی اس وحی کے الفاظ اور مفہوم و مقصد کو سمجھنے میں سخت دشواری پیش آتی تھی۔ فرشتہ انسان کی شکل اختیار کر کے الخ تحت شارحین نے یہ مشہور قول لکھا ہے کہ جب حضرت جبرئیلؑ انسان کی شکل میں آتے تھے تو زیادہ تر ایک صحابی حضرت دحیہ کلبی کی شکل وصورت میں آتے تھے۔ ایک صورت وحی کے القات کی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بات اور کسی مضمون کا دل میں ڈالا جانا جیسے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اُلقِیَ فی رؤعي (یہ بات میرے دل میں ڈال دی گئی۔

۵۲۴: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۲۴: باب نبی اکرم ﷺ کی صفات کے متعلق

۱۵۶۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَارَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَابَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۶۹: حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی لمبے بالوں والے شخص کو سرخ جوڑے میں آپؐ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ آپؐ کے بال کندھوں سے لگتے تھے اور کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔ آپ کا قد نہ لمبا تھا اور نہ بہت چھوٹا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: قد نہ تو بہت لمبا تھا نہ ٹھگنا، مطلب یہ ہے کہ آپ کا قد میانہ مائل بہ درازی تھا جس کو ہمارے محاوروں میں نکلتا قد کہتے ہیں بعض روایات میں جو یہ آیا ہے کہ آنحضرت کسی مجمع میں کھڑے ہوتے تو سب سے بلند دکھائی دیتے تھے اگر چہ اس مجمع میں دراز قد لوگ بھی ہوتے تھے' آپؐ کی اعجازی حیثیت کو بیان کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی ذات کو جو عظمت و رفعت عطاء فرمائی تھی وہ ہر موقع پر آپؐ کے قد و قامت سے بھی ظاہر ہوتی تھی یہاں تک کہ اگر آپؐ دراز قد لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوتے تو اللہ تعالیٰ آپؐ ہی کے وجود کو سب سے نمایاں رکھتا تھا۔ آپؐ کی رنگت ایسی گندم گوں تھی جس کو سرخ سفید رنگ کہا جاتا ہے اسی طرح آپؐ کے سر مبارک کے بال نہ زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ ان دونوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

کے بیچ بیچ تھے۔ آنحضرت ﷺ کے سر کے بالوں کی لمبائی کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں جب بالوں کی اصلاح کرائے ہوئے زیادہ دن گذر جاتے تو قدرتی طور پر بال لمبے ہو جاتے تھے اور جب اصلاح کرا لیتے تھے تو بالوں کی لمبائی کم ہو جاتی تھی۔ بہرحال حضور ﷺ نے بال لمبے بھی رکھے ہیں اور چھوٹے بھی نبی کریم ﷺ کا چال اور رفتار میں ایک خاص قسم کا ایسا وقار ہوتا تھا جس میں انکساری شامل ہو یا اس جملہ کا معنی یہ ہے کہ جب آپ ﷺ چلتے تو اس اعتماد اور وقار کے ساتھ قدم اُٹھاتے جس طرح کوئی بہادر اور قوی و توانا شخص اپنے قدم اٹھاتا ہے۔ مہر نبوت آنحضرت ﷺ کے بدن مبارک پر ولادت ہی کے وقت سے تھی اور اس کی صورت یہ تھی کہ آپؐ کے دونوں شانوں کے درمیان کبوتر کے انڈوں کے برابر بیضوی شکل میں جسم مبارک سے کچھ ابھری ہوئی تھی یہی مخصوص اُبھار خاتم نبوت یعنی نبوت کی مہر اور علامت کہلاتا تھا اس مہر نبوت کی مقدار اور رنگت کے بارے میں روایتیں مختلف ہیں لیکن ان روایتوں کے درمیان تطبیق یہ ہے کہ اس کا حجم گھٹتا بڑھتا رہتا تھا اس کی رنگت بھی مختلف ہوتی رہتی تھی۔ بہرحال حضور ﷺ کی ذات اقدس ہر لحاظ سے کامل مکمل تھی۔

۵۲۵: بَابُ

۱۵۷۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۲۵: باب

۱۵۷۰: حضرت ابو اسحٰق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت براءؓ سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا؟ حضرت براءؓ نے فرمایا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۶: بَابُ

۱۵۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ نَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الرَّاْسِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفِّيًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا اَبِیْ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۵۲۶: باب

۱۵۷۱: حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ کہ نبی اکرم ﷺ نہ لمبے تھے نہ چھوٹے قد کے، آپؐ کی ہتھیلیاں اور پاؤں پُر گوشت ہوتے تھے سر بھی بڑا تھا اور جوڑ (گھٹنے، کہنیاں وغیرہ) بھی، سینے سے ناف تک باریک بال تھے۔ جب آپؐ چلتے تو آگے کی طرف جھکتے گویا کہ کوئی بلندی سے پستی کی طرف آ رہا ہو۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور بعد میں آپؐ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن وکیع اس حدیث کو اپنے والد سے اور وہ مسعودی سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۵۲۷: بَابُ

۱۵۷۲: حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِیْ حَلِيْمَةَ مِنْ قَصْرِ الْاَحْنَفِ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ

۵۲۷: باب

۱۵۷۲: حضرت ابراہیم بن محمدؒ جو حضرت علیؓ کی اولاد سے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ جب نبی اکرم ﷺ کے اوصاف

www.sirat-e-mustaqeem.com

الضَّبِّيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ نَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى غُفْرَةَ ثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْمَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ الْاَصْمَعِيَّ يَقُوْلُ فِيْ تَفْسِيْرِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُمَّغِطُ الذَّاهِبُ طُوْلًا قَالَ وَسَمِعْتُ اَعْرَابِيًّا يَقُوْلُ فِيْ كَلَامِهٖ تَمَغَّطَ فِيْ نُشَّابَتِهٖ اَيْ مَدَّهَا مَدًّا شَدِيْدًا وَاَمَّا الْمُتَرَدِّدُ فَالدَّاخِلُ بَعْضُهٗ فِيْ بَعْضٍ قِصَرًا وَاَمَّا الْقَطَطُ فَالشَّدِيْدُ الْجُعُوْدَةِ وَالرَّجِلُ الَّذِيْ فِيْ شَعْرِهٖ حُجُوْنَةٌ اَيْ يَنْحَنِيْ قَلِيْلًا وَاَمَّا الْمُطَهَّمُ فَالْبَادِنُ الْكَثِيْرُ اللَّحْمِ وَاَمَّا الْمُكَلْثَمُ الْمُدَوَّرُ الْوَجْهِ وَاَمَّا الْمُشْرَبُ فَهُوَ الَّذِيْ فِيْ بَيَاضِهٖ حُمْرَةٌ وَالْاَدْعَجُ الشَّدِيْدُ سَوَادِ الْعَيْنِ وَالْاَهْدَبُ الطَّوِيْلُ الْاَشْفَارِ وَالْكَتَدُ مُجْتَمَعُ الْكَتِفَيْنِ وَهُوَ الْكَاهِلُ وَالْمَسْرُبَةُ هُوَ الشَّعْرُ الدَّقِيْقُ الَّذِيْ كَاَنَّهٗ قَضِيْبٌ مِنَ الصَّدْرِ اِلَى السُّرَّةِ وَالشَّثْنُ الْغَلِيْظُ

بیان کرتے تو فرماتے کہ آپؐ نہ لمبے تھے نہ بہت پست قد تھے بلکہ میانہ قد تھے۔ آپؐ کے بال نہ بہت گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ تھوڑے تھوڑے گھنگریالے تھے۔ بہت موٹے بھی نہیں تھے۔ آپؐ کا چہرہ بالکل گول تھا بلکہ چہرے میں قدرے گولائی تھی۔ رنگ سرخ وسفید، آنکھیں سیاہ، پلکیں لمبی، جوڑ بڑے اور شانہ چوڑا تھا اور دونوں شانوں کے درمیان گوشت تھا۔ آپ ﷺ کے بدن پر بال نہیں تھے۔ بس سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر سی تھی۔ ہتھیلیاں اور تلوے بھرے بھرے تھے۔ جب چلتے تو پیر زمین پر گاڑ کر چلتے گویا کہ نیچے اتر رہے ہوں۔ اگر کسی کی طرف دیکھتے تو پورے گھوم کر دیکھتے آنکھیں پھیر کر نہیں۔ آپؐ کے شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ وہ خاتم النبیین اور سب سے اچھے سینے والے (حسد سے پاک) سب سے بہترین لہجے والے، سب سے نرم طبیعت والے اور بہترین معاشرت والے تھے۔ جو اچانک آپ کو دیکھتا وہ ڈر جاتا اور جو ملتا محبت کرنے لگتا۔ آپ کی تعریف کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے آپؐ سے پہلے اور بعد آپؐ سا کوئی نہیں دیکھا۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ ابوجعفر کہتے ہیں کہ میں نے اصمعی کو آپ کی صفات کی تفسیر کرتے ہوئے سنا کہ "مُمَّغِطُ" دراز قد۔ کہتے ہیں کہ میں نے ایک اعرابی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "تَمَغَّطَ فِي نُشَّابَتِهٖ" اپنا تیر بہت کھینچا "مُتَرَدِّدُ"۔ جس کا بدن کوتاہ قد ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے میں گھسا ہوا ہو "قَطَطُ" بہت گھنگھریالے اور "رَجِلُ" ہلکے گھنگھریالے بالوں والا۔ "مُطَهَّمُ" نہایت فربہ اور زیادہ گوشت والا۔ "مُكَلْثَمُ" گول چہرے والا۔ "مشرب" سرخی مائل گورے رنگ والا۔ "اَدْعَجُ" جسکی آنکھیں خوب سیاہ ہوں۔ "اَهْدَبُ" جسکی پلکیں لمبی ہوں۔ "كَتَدُ" دونوں شانوں کے درمیان جگہ اسے کاہل بھی کہتے ہیں۔ "مُسْرُبَةُ" سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر۔ "الشَّثْنُ"

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْاَصَابِعِ مِنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالتَّقَلُّعُ اَنْ يَمْشِيَ بِقُوَّةٍ وَالصَّبَبُ الْحُدُوْرُ تَقُوْلُ انْحَدَرْنَا مِنْ صُبُوْبٍ صَبَبٍ وَقَوْلُهُ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ يُرِيْدُ رُءُوْسَ الْمَنَاكِبِ وَالْعِشْرَةُ الصُّحْبَةُ وَالْعَشِيْرُ الصَّاحِبُ وَالْبَدِيْهَةُ الْمُفَاجَاةُ يَقُوْلُ بَدَهْتُهُ بِاَمْرٍ اَىْ فَجِئْتُهُ۔

جس کے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیاں، ہتھیلیاں اور پاؤں گوشت سے بھرے ہوئے ہوں۔ "تَقَلُّعٌ" پیر گاڑ کر چلنا "الصَّبَبُ" بلندی سے اترنا۔ "جَلِيْلُ الْمُشَاشِ" بڑے جوڑوں والا۔ مراد شانوں کا اوپر کا حصہ ہے۔ "عَشِيْرٌ" اس سے مراد صحبت ہے اسلئے کہ عشیر صاحب کو کہتے ہیں۔ "بَدَهْتُهٗ" اچانک۔

۵۲۸۔ بَابٌ

۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ يُبَيِّنُهُ فَصْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۵۲۸: باب

۱۵۷۳: روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر جلدی جلدی باتیں نہ کرتے تھے بلکہ وہ ایسی کھلی ہوئی جدا جدا باتیں کرتے تھے کہ جو اُن کے پاس بیٹھا ہو بخوبی یاد کر لے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف زہری کی روایت سے جانتے ہیں۔ یونس بن یزید۔ اس حدیث کو زہری سے نقل کرتے ہیں۔

۵۲۹۔ بَابٌ

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰى۔

۵۲۹: باب

۱۵۷۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کلمے کو تین مرتبہ دہراتے تا کہ لوگ سمجھ سکیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبداللہ بن مثنیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۵۳۰۔ بَابٌ

۱۵۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ جَزْءٍ قَالَ مَارَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ مِثْلَ هٰذَا۔

۵۳۰: باب

۱۵۷۵: حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن حبیب سے بھی منقول ہے۔ وہ عبداللہ بن حارث سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۵۷۶۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَلَّالُ نَا

۱۵۷۶: ہم سے روایت کی احمد بن خالد الخلال نے انہوں نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ نَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ جَزْءٍ قَالَ مَاكَانَ ضَحِكُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا تَبَسُّمًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

یحییٰ سے وہ لیث سے وہ یزید بن ابی حبیب سے اور وہ عبداللہ بن حارثؓ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ کی ہنسی آپؐ کی مسکراہٹ تھی ۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو لیث بن سعد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۵۳۱: بَابُ مَاجَآءَ فِىْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

۵۳۱: باب مہر نبوت کے متعلق

۱۵۷۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِىْ خَالَتِىْ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِىْ وَجِعٌ فَمَسَحَ بِرَأْسِىْ وَدَعَالِىْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَاِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ وَفِى الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَقُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ الْمُزَنِىِّ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَاَبِىْ رِمْثَةَ وَبُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِىِّ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ وَعَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۵۷۷: حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا بھانجا ہے اور بیمار ہے ۔آپؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی ۔پھر آپؐ نے وضو کیا اور میں نے آپ کا بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپؐ کے پیچھے کھڑا ہوا تو دیکھا کہ آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے ۔جیسے چھپر کٹ کی گھنڈی ہوتی ہے۔ اس باب میں حضرت سلمانؓ، قرہ بن ایاس مزنیؓ ،جابر بن سمرۃؓ، ابورمثہؓ، بریدہ اسلمیؓ، عبداللہ بن سرجسؓ، عمرو بن اخطبؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۷۸: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِىُّ نَا اَيُّوْبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِى الَّذِىْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ غُدَّةٌ حَمْرَاءُ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۷۸: حضرت جابر بن سمرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے شانوں کے درمیان والی مہر ایک سرخ غدود تھی جیسے کبوتری کا انڈا ہوتا ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۲: بَابٌ

۵۳۲: باب

۱۵۷۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ انَا الْحَجَّاجُ هُوَ ابْنُ اَرْطَاةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِىْ سَاقَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ

۱۵۷۹: حضرت جابر بن سمرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پنڈلیاں باریک تھیں ۔ آپؐ ہنستے نہیں تھے بلکہ مسکراتے تھے۔ جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپؐ نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلَيْسَ بِاَكْحَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۵۳۳: بَابُ

۱۵۸۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا اَبُوْ قَطَنٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۸۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَاضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ وَاسِعُ الْفَمِ قُلْتُ مَااَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شِقِّ الْعَيْنِ قُلْتُ مَا مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيْلُ اللَّحْمِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۳۳: باب

۱۵۸۰: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دہان مبارک کشادہ تھا۔ آنکھیں بڑی اور آپؐ کی ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۸۱: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کشادہ رو تھے، آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑیوں میں گوشت کم تھا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے سماک بن حرب سے پوچھا کہ "ضليع الفم" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ "کشادہ دہان"۔ میں نے پوچھا "اشكل العينين" سے کیا مراد ہے۔ انہوں نے فرمایا "بڑی آنکھ والے"۔ میں نے پوچھا "منهوس العقب" سے کیا مراد ہے۔ انہوں نے فرمایا "کم گوشت والے"۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۴: بَابُ

۱۵۸۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَارَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ وَمَارَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِيْ مِشْيَتِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۳۴: باب

۱۵۸۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین کوئی چیز نہیں دیکھی۔ گویا کہ سورج آپؐ کی شکل میں گھوم رہا ہو۔ پھر میں نے آپؐ سے تیز چلنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ گویا کہ زمین آپؐ کے لیے لپیٹی جا رہی ہو۔ ہم (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتے ہوئے) اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے اور آپؐ بے پروا چلتے جاتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۳۵: بَابُ

۱۵۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ

۵۳۵: باب

۱۵۸۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (شب معراج میں) انبیاء کرام علیہم السلام میرے سامنے آئے تو (میں نے دیکھا کہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام چھریرے

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَـأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ النَّـاسِ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَأَيْـتُ إِبْـرَاهِيمَ فَـإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْـتُ بِـهِ شَبَهًـا صَـاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِيْلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِـهِ شَبَهًـا دِحْيَةُ هـٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

بدن کے جوان تھے۔ (یعنی ہلکے پھلکے) جیسے قبیلہ شنوءۃ کے لوگ ہیں۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دیکھا تو میں نے ان سے زیادہ مشابہ عروہ بن مسعودؓ کو پایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تمہارے ساتھی (یعنی نبی اکرم ﷺ) سے مشابہت رکھتے تھے۔ اور جرائیل علیہ السلام کو دیکھا تو دحیہ کلبیؓ ان سے بہت مشابہت رکھتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۵۳۶: بَابُ مَاجَآءَ فِي سِنِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِيْنَ مَاتَ

۵۳۶: باب نبی اکرم ﷺ کی وفات کے وقت عمر کے متعلق

۱۵۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَيَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا نَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ ثَنِي عَمَّارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ.

۱۵۸۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت عمر پینسٹھ سال تھی۔

۱۵۸۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ نَا عَمَّارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ نَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنُ الْإِسْنَادِ صَحِيْحٌ.

۱۵۸۵: ہم سے روایت کی نصر بن علی نے وہ بشر بن مفضل سے وہ خالد حذاء سے وہ عمار سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات پینسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔ یہ حدیث سند کے اعتبار سے حسن صحیح ہے۔

۵۳۷: بَابٌ

۵۳۷: باب

۱۵۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يَعْنِي يُوْحٰى إِلَيْهِ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَدَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَلَا يَصِحُّ لِدَغْفَلٍ سَمَاعٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ.

۱۵۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں تیرہ سال قیام فرمایا۔ یعنی جس دوران آپ ﷺ پر وحی آتی رہی اور جب آپؐ نے وفات پائی تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ، انس بن مالکؓ، اور دغفل بن حنظلہؓ سے بھی روایت ہے۔ دغفل کا نبی اکرم ﷺ سے سماع صحیح نہیں۔ یہ حدیث عمرو بن دینار کی روایت سے حسن غریب ہے۔

۵۳۸: بَابٌ

۵۳۸: باب

۱۵۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا

۱۵۸۷: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُهٗ یَخْطُبُ یَقُوْلُ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّیْنَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّیْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطاب کرتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات تریسٹھ برس کی عمر میں ہوئی اور میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۹. بَابٌ

۵۳۹: باب

۱۵۸۸. حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِیُّ وَالْحُسَیْنُ بْنُ مَهْدِیٍّ الْبَصْرِیُّ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ الْحُسَیْنُ بْنُ مَهْدِیٍّ فِیْ حَدِیْثِهٖ ابْنُ جُرَیْجٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّیْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ اَخِی الزُّهْرِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هٰذَا.

۱۵۸۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کو زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اسی کے مثل نقل کیا ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُهٗ عَتِیْقٌ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب ان کا نام عبداللہ بن عثمان اور لقب عتیق ہے

۱۵۸۹. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْرَأُ اِلٰی كُلِّ خَلِیْلٍ مِنْ خُلَّةٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِیْ قُحَافَةَ خَلِیْلًا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ لَخَلِیْلُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَیْرِ.

۱۵۸۹: حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ہر دوست کی دوستی سے بری ہوں۔ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ (ابوبکرؓ) کو دوست بناتا لیکن تمہارا ساتھی (یعنی نبی اکرم ﷺ) اللہ کے دوست ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ، ابوہریرہؓ، ابن عباس اور ابن زبیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۵۹۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعِیْدٍ الْجَوْهَرِیُّ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَیِّدُنَا وَخَیْرُنَا وَ اَحَبُّنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۱۵۹۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے سردار ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم سب میں بہتر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

١٥٩١: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَيُّ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَكَتَتْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٥٩١: حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ میں سے کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے تھے؟ فرمانے لگیں کہ ابوبکرؓ سے، میں نے پوچھا کہ ان کے بعد۔ فرمایا: عمرؓ سے۔ میں نے پوچھا پھر۔ فرمایا: ابوعبیدہ بن جراحؓ سے۔ حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ انکے بعد؟ لیکن اس مرتبہ حضرت عائشہؓ خاموش رہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٩٢: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِيْ حَفْصَةَ وَالْاَعْمَشِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صُهْبَانَ وَابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَكَثِيْرٍ النَّوَّاءِ كُلِّهِمْ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِيْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ.

١٥٩٢: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں اعلیٰ درجات والوں کو ادنیٰ درجات والے اس طرح دیکھیں گے جیسے تم لوگ ستارے کو آسمان کے افق پر چمکتا ہوا دیکھتے ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہی بلند درجات والوں میں سے ہیں اور کیا خوب ہیں۔

٥٤٠: بَابُ

۵۴۰: باب

١٥٩٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ نَا اَبُوْ عُوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِي الْمُعَلّٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ اِنَّ رَجُلاً خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ اَنْ يَعِيْشَ فِي الدُّنْيَا مَاشَاءَ اَنْ يَعِيْشَ وَيَاْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَاشَاءَ اَنْ يَاْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهٖ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ اِذْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً صَالِحًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهٖ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهٖ قَالَ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَلْ نَفْدِيْكَ بِآبَائِنَا وَاَمْوَالِنَا

١٥٩٣: حضرت ابن ابی معلیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو اختیار دیا کہ جتنی مدت اس کا دل چاہے دنیا میں رہے اور جو جی چاہے کھائے پیئے یا پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو اختیار کرلے۔ چنانچہ اس نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اختیار کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ رونے لگے۔ صحابہ کرامؓ کہنے لگے کہ اس شیخ (یعنی ابوبکرؓ) پر تعجب ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک نیک آدمی کا قصہ بیان کررہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اختیار دیا اور اس نے اس کی ملاقات اختیار کی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ ہم سے زیادہ جانتے تھے اور آپؐ کے ارشاد کا مطلب سمجھ گئے تھے کہ اس سے مراد آپؐ ہی ہیں۔ چنانچہ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ بلکہ ہم آپؐ پر

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ اِلَيْنَا فِي صُحْبَتِهٖ وَذَاتِ يَدِهٖ مِنِ ابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ وُدٌّ وَاِخَاءُ اِيْمَانٍ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلَاثًا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِيْ عُوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِاِسْنَادٍ غَيْرِ هٰذَا وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ اَمَنَّ اِلَيْنَا يَعْنِيْ اَمَنَّ عَلَيْنَا.

اپنے آباءواجداداوراپنے اموال قربان کریں گے۔آپؐ نے فرمایاابن ابی قحافہ (یعنی ابوبکرؓ) سے زیادہ ہم پراحسان کرنے والا، مال خرچ کرنے والا اور بخوبی دوستی کے حقوق ادا کرنے والاکوئی نہیں۔(آپؐ نے فرمایا کہ) اگر میں کسی کو دوست بناتا تو اسی (یعنی ابوبکرؓ) کو دوست بنایالیکن بڑی دوستی اور برادری ایمان کی ہے۔یہ بات آپ (ﷺ) نے تین مرتبہ فرمائی۔ پھرفرمایا کہ جان لوکہ تمہارا دوست (آنحضرتؐ) اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث غریب ہے اورابوعوانہ سے بھی منقول ہے۔ابوعوانہ،عبدالملک بن عمیر سے اسی سند سے نقل کرتے ہیں۔"امن الینا" سے مراد یہ ہے کہ بہت احسان کرنے والے ہیں۔

۱۵۹۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَاشَآءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَمَا عِنْدَهٗ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَدَيْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا فَقَالَ النَّاسُ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَاشَآءَ وَبَيْنَ مَاعِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ اَعْلَمَنَا بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۹۴: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ منبر پرتشریف فرما ہونے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ چاہے تو دنیاوی زندگی کی زینت کو اختیار کرلے اور اگر چاہے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہونے والی چیزوں کو اختیار کرلے۔حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ ہم اپنے آباء اورامہات کو آپؐ پر قربان کرتے ہیں۔راوی کہتے ہیں کہ ہم ان کی اس بات پر تعجب کرنے لگے اورلوگ کہنے لگے کہ اس شیخ کو دیکھو۔رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے متعلق بتارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیاوی اوراخروی زندگی میں سے ایک چیزاختیار کرنے کے لیے کہااور یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان۔چنانچہ (حقیقت میں) اختیار رسول اللہ ﷺ ہی کو دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکرؓ ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔پھرآپ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ دوستی کا حق ادا کرنے والے اورسب سے زیادہ مال خرچ کرنے والے ابوبکرؓ ہیں۔اگر میں کسی کو دوست بناتا تو یقیناً ابوبکرصدیقؓ اسکے مستحق تھےلیکن اسلام کی اخوت ہی کافی ہے۔(سنو) مسجد میں ابوبکرؓ کی کھڑکی کے علاوہ کوئی کھڑکی نہ رہے۔(اس سے مراد وہ کھڑکیاں ہیں جولوگوں نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مسجد میں آنے جانے کیلئے بنائی ہوئی تھیں یہ مسجد میں کھلتی تھیں۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴۱: بَابٌ

۱۵۹۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ نَا مَحْبُوبُ بْنُ مُحْرِزٍ الْقَوَارِيرِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الْاَوْدِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَاْنَاهُ مَاخَلَا اَبَابَكْرٍ فَاِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ اَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۵۹۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ هُوَ ابْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ نَحْوَهُ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُدَلِّسُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرُبَّمَا ذَكَرَهُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ زَائِدَةَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالٍ مَوْلٰى رِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ اَيْضًا عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۵۴۱: باب

۱۵۹۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کے احسان کا بدلہ ہم نے نہ چکا دیا ہو۔ ہاں ان کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ ہی قیامت کے دن دیں گے۔ مجھے ابوبکرؓ کے مال کے علاوہ کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا۔ اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکرؓ ہی کو بناتا۔ جان لو کہ تمہارا ساتھی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے دوست ہیں۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۵۹۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کرو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ سفیان ثوری اسے عبدالملک بن عمیر وہ ربعی کے مولیٰ وہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ پھر احمد بن منیع اور کئی حضرات بھی سفیان بن عیینہ اور وہ عبدالملک بن عمیر سے یہ حدیث اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ اس حدیث میں کبھی تدلیس بھی کرتے تھے۔ چنانچہ کبھی زائدہ کے واسطے سے عبدالملک سے اور کبھی بلاواسطہ ان سے نقل کرتے تھے۔ ابراہیم بن سعد بھی سفیان ثوری وہ عبدالملک بن عمیر سے وہ ربعی کے مولیٰ ہلال وہ ربعی وہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۵۹۷ . حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ نَا وَكِيعٌ عَنْ سَالِمٍ أَبِي الْعَلَاءِ الْمُرَادِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَدْرِيْ مَا بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

۱۵۹۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ کب تک میں تم لوگوں میں ہوں۔ لہٰذا میرے بعد تم ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی پیروی کرنا۔

۱۵۹۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوْقَرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَالْوَلِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوْقَرِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۵۹۸: حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں جنت کے ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہیں۔ پچھلے لوگ ہوں یا آنے والے (یعنی تمام لوگوں کے) البتہ انبیاء اور مرسلین کے علاوہ۔ اے علیؓ ان دونوں کو اسکی خبر نہ دینا۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ولید بن محمد موقری ضعیف ہیں لیکن یہ حدیث اور سند سے بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۱۵۹۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۵۹۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ یہ دونوں انبیاء ومرسلین کے علاوہ جنت کے تمام ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہیں۔ اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم انہیں اسکی خبر نہ دینا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۶۰۰ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ذَكَرَهُ دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ مَا خَلَا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ.

۱۶۰۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انبیاء ومرسلین کے علاوہ جنتیوں کے تمام ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہوں گے۔ اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم انہیں مت بتانا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۴۲: بَابُ

۱۶۰۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَلَسْتُ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا اَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهٰذَا اَصَحُّ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَهٰذَا اَصَحُّ.

۵۴۲: باب

۱۶۰۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں لوگوں سے زیادہ اس کا مستحق نہیں (یعنی خلافت کا)۔ کیا میں پہلا اسلام لانے والا نہیں۔ کیا مجھے فلاں فلاں فضیلتیں حاصل نہیں۔ یہ حدیث بعض حضرات شعبہ سے وہ جریری سے اور وہ ابونضرہ سے نقل کرتے ہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن بشار اس حدیث کو عبدالرحمٰن سے وہ شعبہ سے وہ جریری سے اور وہ ابونضرہ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں ابوسعید کا ذکر نہیں۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۵۴۳: بَابُ

۱۶۰۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ عَلٰى اَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ وَفِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ اِلَيْهِ اَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهُ اِلَّا اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ اِلَيْهِ وَ يَنْظُرُ اِلَيْهِمَا وَ يَتَبَسَّمَانِ اِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ اِلَيْهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ.

۵۴۳: باب

۱۶۰۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب انصار و مہاجرین صحابہؓ کی طرف تشریف لاتے اور وہ بشمول ابوبکرؓ و عمرؓ بیٹھے ہوتے تو کسی کو جرأت نہیں ہوتی تھی کہ آپؐ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکے۔ ہاں البتہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں آپ کی طرف دیکھتے اور مسکراتے۔ آپؐ بھی انہیں دیکھ کر مسکرایا کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حکم بن عطیہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض محدثین نے حکم بن عطیہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۵۴۴: بَابُ

۱۶۰۳: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ

۵۴۴: باب

۱۶۰۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں اس طرح داخل ہوئے کہ آپؐ کی دائیں طرف ابوبکر تھے اور بائیں طرف عمرؓ تھے۔ آپؐ دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور آپؐ نے فرمایا کہ ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اٰخِذٌ بِاَ يْدِيْهِمَا وَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَسَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ لَيْسَ عِنْدَ هُمْ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

سعید بن مسلم محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ یہ اسکے علاوہ اور سند سے بھی منقول ہے۔ اس میں نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

۱۶۰۴: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ نَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ اَبِى الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنِىْ كَثِيْرٌ اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِىْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِىْ عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِىْ فِى الْغَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم میرے غار میں بھی ساتھی تھے لہٰذا حوض کوثر پر بھی میرے ساتھ ہی ہو گے۔

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۵۴۵: بَابُ

۵۴۵: باب

۱۶۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ رَاٰى اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ وَفِى الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَنْطَبٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِىَّ ﷺ

۱۶۰۵: حضرت عبداللہ بن حنطب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ابوبکرؓ کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ دونوں سمع و بصر ہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عبداللہ بن حنطب نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں پایا یعنی وہ صحابی نہیں ہیں۔

۵۴۶: بَابُ

۵۴۶: باب

۱۶۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِىُّ نَا مَعْنٌ هُوَ ابْنُ عِيْسٰى نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَآءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِىْ لَهٗ اِنَّ اَبَابَكْرٍ اِذَا قَامَ فِىْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَآءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ

۱۶۰۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کو حکم دو کہ لوگوں کی نماز کی امامت کریں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ ابوبکرؓ جب آپؐ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رو پڑیں گے جسکی وجہ سے لوگ انکی قرأت نہیں سن سکیں گے۔ لہٰذا عمرؓ کو حکم دیجئے کہ امامت کریں آپؐ نے دوبارہ حکم دیا کہ ابوبکرؓ کو حکم دو کہ نماز پڑھائیں۔ اس مرتبہ حضرت عائشہؓ نے حفصہؓ سے فرمایا کہ آپؐ سے کہو کہ ابوبکرؓ رو پڑیں گے۔ حفصہؓ نے ایسا ہی کیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم عورتیں ہی ہو جنھوں نے یوسف علیہ السلام کو قید خانے جانے پر مجبور کر دیا۔ جاؤ اور ابوبکرؓ کو حکم دو کہ نماز پڑھائیں۔ پھر حفصہؓ، عائشہؓ سے کہنے لگیں کہ تم سے مجھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَاكُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ.

کبھی خیر نہیں پہنچی ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، ابوموسیٰؓ، ابن عباسؓ اور سالم بن عبیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۵۴۷: بَابٌ

۱۶۰۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۵۴۷: باب

۱۶۰۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی قوم میں ابوبکرؓ ہوں تو ان کے علاوہ امامت کرنے کا کسی کو حق نہیں۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۵۴۸: بَابٌ

۱۶۰۸: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذَا الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۴۸: باب

۱۶۰۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں کسی چیز کا ایک جوڑا (یعنی دو درہم یا دو روپے وغیرہ) خرچ کرے گا تو اس کے لیے جنت میں پکارا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے یہ جنت تیرے لیے تیار کی گئی ہے۔ چنانچہ جو نماز بحسن وخوبی خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھتا ہے اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائیگا، جہاد کرنے والوں کو جہاد کے دروازے سے، صدقہ وخیرات دینے والوں کو صدقے کے دروازے اور روزے داروں کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان کسی شخص کا تمام دروازوں سے بلایا جانا ضروری تو نہیں کیونکہ ایک ہی دروازے سے بلایا جانا کافی ہے لیکن کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے (بطور اعزاز واکرام کے) تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں میں امید کرتا ہوں کہ تم انہی میں سے ہوگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۰۹: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ نَا هِشَامُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ

۱۶۰۹: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرمؐ نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا۔ اتفاق سے ان دنوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِىْ مَالاً فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَابَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰى اَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَاعِنْدَهٗ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰى شَىْءٍ اَبَدًا هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

میرے پاس مال بھی تھا۔ میں سوچنے لگا کہ آج میں ابوبکرؓ سے سبقت لے گیا تو لے گیا۔ چنانچہ میں اپنا آدھا مال لیکر حاضر ہوا۔ آپؐ نے پوچھا کہ گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟ عرض کیا اتنا ہی جتنا ساتھ لایا ہوں۔ پھر ابوبکرؓ آئے تو سب کچھ لے کر حاضر ہوئے۔ آپؐ نے ان سے پوچھا کہ گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟ عرض کیا انکے لیے اللہ اور اس کا رسولؐ (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) اس پر میں نے کہا کہ میں کبھی ان (ابوبکرؓ) پر سبقت حاصل نہیں کرسکتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴۹: بَابُ

۱۶۱۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِىْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا اَبِىْ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ اَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِىْ شَىْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ فَقَالَتْ اَرَاَيْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَمْ اَجِدْكَ قَالَ اِنْ لَمْ تَجِدِيْنِىْ فَاْتِىْ اَبَابَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۵۴۹: باب

۱۶۱۰: حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کوئی بات کی۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی حکم دیا۔ وہ کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ اگر میں دوبارہ حاضر ہونے پر آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر ایسا ہوتو تم ابوبکرؓ کے پاس جانا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۵۰: بَابُ

۱۶۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ اَبِىْ بَكْرٍ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۵۵۰: باب

۱۶۱۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے کے سوا تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔[1] اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اسی سند سے غریب ہے۔

۵۵۱: بَابُ

۱۶۱۲: حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِىُّ نَا مَعْنٌ نَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهٖ اِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّىَ عَتِيْقًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ

۵۵۱: باب

۱۶۱۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکرؓ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم اللہ کی طرف سے دوزخ کی آگ سے آزاد کیے ہوئے ہو۔ یعنی (عتیق ہو)۔ چنانچہ اس دن سے ان کا نام عتیق پڑ گیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض حضرات اس حدیث کو معن سے

[1] ان دروازوں سے مراد وہ دروازے ہیں جو مسجد نبوی میں کھلتے تھے۔ واللہ اعلم (مترجم)

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَعْنٍ وَقَالَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

اور وہ موسیٰ بن طلحہؓ سے عائشہؓ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

۵۵۲: بَاب

۱۶۱۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِنِ الْاَشَجُّ نَا تَلِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِى الْجَحَّافِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِى سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهٗ وَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ وَوَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِيْرَاىَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَئِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاَمَّا وَزِيْرَاىَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُو الْجَحَّافِ اِسْمُهٗ دَاوٗدُ بْنُ اَبِىْ عَوْفٍ وَيُرْوٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ نَا اَبُو الْجَحَّافِ وَكَانَ مَرْضِيًّا.

۱۶۱۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے دو وزیر آسمان سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ پس میرے آسمانی وزیر جبرائیل ومیکائیل علیہما السلام ہیں۔ اور اہل زمین سے ابوبکر وعمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) میرے وزیر ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوحجاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے۔ سفیان ثوریؒ سے منقول ہے کہ ابوحجاف پسندیدہ شخص ہیں۔

۱۶۱۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِبْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقَرَةً اِذْقَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِى الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک شخص ایک گائے پر سوار ہوا تو وہ کہنے لگی کہ میں سواری کے لیے پیدا نہیں کی گئی مجھے تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں، ابوبکرؓ اور عمرؓ اس بات پر ایمان لائے۔ حضرت ابوسلمہؓ فرماتے ہیں کہ وہ دونوں حضرات اس دن وہاں موجود نہیں تھے۔ محمد بن بشار بھی محمد بن جعفر سے اور وہ شعبہ سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصہ مناقب حضرت ابو بکر صدیقؓ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی عظیم الشان کارناموں سے لبریز ہے۔ شروع سے لے کر آخر زندگی تک اسلام اور مسلمانوں کی جو خدمت فرمائی ہے وہ روز روشن کی طرح واضح ہے خصوصاً انہوں نے سوا دو برس کی قلیل مدت خلافت میں اپنے مساعی جمیلہ کے جو لازوال نقش ونگار چھوڑے وہ قیامت تک مٹ نہیں سکتے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد سرزمین عرب ایک دفعہ پھر ضلالت وگمراہی کا گہوارہ بن گئی تھی مؤرخین کا بیان ہے کہ قریش اور ثقیف کے سوا تمام عرب اسلام کی حکومت سے باغی تھا۔ مدعیان نبوت کی جماعتیں علیحدہ علیحدہ ملک میں شورش برپا کر رہی تھیں۔ منکرین زکوٰۃ مدینہ منورہ لوٹنے کی دھمکی دے رہے تھے۔ غرض خورشید دوعالم ﷺ کے غروب ہوتے ہی شمع اسلام کے چراغ سحری بن جانے کا خطرہ تھا لیکن جانشین رسول اللہ ﷺ نے اپنی روشن ضمیری اور غیر معمولی استقلال کے باعث نہ صرف اس کوگل ہونے سے محفوظ رکھا بلکہ اسی مشعل ہدایت سے تمام کو منور کر دیا اس لئے حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اسلام کو جس نے دوبارہ زندہ کیا اور دنیائے اسلام پر سب سے زیادہ جس کا احسان ہے وہ یہی ذات

www.sirat-e-mustaqeem.com

گرامی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمام لوگوں کے احسانات کا بدلہ میں نے دیدیا لیکن صدیق اکبرؓ کے احسانات اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا بدلہ تو اللہ تعالیٰ ہی آخرت میں عطاء فرمائیں گے۔

مُنَاقِبُ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ

مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

۱۶۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ نَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْکَ بِاَبِیْ جَهْلٍ اَوْبِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ اَحَبَّهُمَا اِلَيْهِ عُمَرُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۶۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ ابوجہل اور عمر بن خطاب میں سے جو تجھے زیادہ پسند ہو اس سے اسلام کو تقویت پہنچا۔ راوی فرماتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی اللہ کے نزدیک محبوب نکلے۔

یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۵۵۳: بَابٌ

۵۵۳: باب

۱۶۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ هُوَ الْعَقَدِیُّ نَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ هُوَ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَانَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ اَوْقَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ شَکَّ خَارِجَةُ اِلَّانَزَلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ عَلٰی نَحْوِ مَاقَالَ عُمَرُ وَفِی الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ ذَرٍّ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کے دل اور زبان پر حق جاری کر دیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی واقعہ ایسا نہیں جس میں حضرت عمرؓ اور دوسرے لوگوں نے کوئی رائے دی ہو اور قرآن عمرؓ کے قول کی موافقت میں نہ اترا ہو۔ (یعنی ہمیشہ ایسا ہی ہوتا۔) اس باب میں فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ابوذرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۵۵۴: بَابٌ

۵۵۴: باب

۱۶۱۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ النَّضْرِ اَبِیْ عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ اَوْبِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَاَصْبَحَ فَغَدَا عُمَرُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ اسلام کو ابوجہل یا عمر بن خطابؓ کے اسلام سے تقویت پہنچا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ دوسری صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَاسْلَمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِي النَّضْرِ اَبِي عُمَرَ وَهُوَ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ.

ہے۔بعض محدثین نے نضر ابوعمر کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۵۵۵. بَابُ

۵۵۵: باب

۱۶۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْوَاسِطِيُّ اَبُوْ مُحَمَّدٍ ثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَخِيْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَاخَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذٰلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ.

۱۶۱۸: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا کہ: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام انسانوں سے بہتر! انہوں نے فرمایا: تم اس طرح کہہ رہے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر کسی شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند قوی نہیں۔ اس باب میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۶۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مَا اَظُنُّ رَجُلًا يَنْتَقِصُ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ.

۱۶۱۹: حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والا شخص ابوبکرؓ اور عمرؓ کی شان میں تنقیص نہیں کرسکتا۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

۵۵۶: بَابُ

۵۵۶: باب

۱۶۲۰: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ نَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ.

۱۶۲۰: حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مشرح بن ہاعان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۵۵۷: بَابُ

۵۵۷: باب

۱۶۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

۱۶۲۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ میرے پاس

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَأَنِّي أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس میں سے پیا اور باقی عمر بن خطابؓ کو دے دیا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسکی کیا تعبیر ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا: اسکی تعبیر علم ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ فَقَالُوْا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۲۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو ایک سونے کا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کے لیے ہے؟ کہنے لگے قریش کے ایک نوجوان کے لیے ہے۔ میں سمجھا کہ وہ میں ہی ہوں۔ پس میں نے پوچھا وہ کون ہے؟ کہنے لگے وہ عمر بن خطابؓ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۵۸: بَابٌ

۵۵۸: باب

۱۶۲۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ قَالَ ثَنِي أَبِي قَالَ ثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ ثَنِي أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي فَأَتَيْتُ عَلٰى قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشْرِفٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ أَنَا قُرَشِيٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَمُعَاذٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

۱۶۲۳: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ نے بلالؓ کو بلایا اور پوچھا کہ اے بلال کیا وجہ ہے کہ تم جنت میں داخل ہونے میں مجھ سے سبقت لے گئے کیونکہ میں جب بھی جنت میں گیا تو اپنے سامنے تمہارے چلنے کی آہٹ محسوس کی۔ آج رات بھی جب میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں تمہارے چلنے کی آہٹ پہلے سے موجود تھی۔ پھر میں ایک سونے سے بنے ہوئے چوکور اور اونچے محل کے پاس سے گزرا تو پوچھا کہ یہ محل کس کے لیے ہے؟ کہنے لگے ایک عربی کا؟ میں نے کہا عربی تو میں بھی ہوں۔ کہنے لگے قریش میں سے ایک شخص کا؟ میں نے کہا قریشی تو میں بھی ہوں، کہنے لگے محمد (ﷺ) کی امت میں سے ایک شخص کا۔ میں نے کہا میں محمد ہوں یہ محل کس کا ہے؟ کہنے لگے عمر بن خطابؓ کا۔ پھر بلالؓ نے (اپنی آہٹ جنت میں سنے جانے کے متعلق جواب دیتے ہوئے) عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں جب بھی اذان دیتا ہوں اس سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور جب بھی میں بے وضو ہو جاتا ہوں تو فوراً وضو کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ اللہ کیلئے دو رکعت نماز

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنِّيْ دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ يَعْنِيْ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنِّيْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ هٰكَذَا رُوِيَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ رُؤْيَا الْاَنْبِيَآءِ وَحْيٌ.

پڑھنا اسکا حق ہے[1]۔ (لہٰذا دو رکعت ادا کرتا ہوں) آپؐ نے فرمایا: یہی وجہ ہے کہ تم جنت میں مجھ سے پہلے ہوتے ہو۔ اس باب میں جابرؓ، معاذ، انسؓ، اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں سونے کا ایک محل دیکھا تو میں نے پوچھا کہ یہ کس کے لیے ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ یہ عمر بن خطابؓ کے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حدیث میں جو یہ فرمایا کہ میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں۔ بعض احادیث میں اسی طرح منقول ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے۔

۵۵۹: بَابٌ

۱۶۲۴: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَآءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَآءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ سَالِمًا اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَ هِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ اِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ

۵۵۹: باب

۱۶۲۴: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کسی جہاد سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام باندی حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح سلامت واپس لائے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اگر تم نے نذر مانی تھی تو بجالو ورنہ نہیں۔ اس نے دف بجانا شروع کیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ آ گئے وہ بجاتی رہی پھر علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے پر بھی وہ دف[2] بجاتی رہی لیکن اس کے بعد عمرؓ داخل ہوئے تو وہ دف کو نیچے رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرؓ! تم سے شیطان بھی ڈرتا ہے۔ کیونکہ میں موجود تھا اور یہ دف بجا رہی تھی۔ پھر ابو بکرؓ، علیؓ اور عثمانؓ (یکے بعد دیگرے) آئے

---

[1] اس حدیث سے وضو اور تحیۃ الوضو کی فضیلت ثابت ہوئی اور حضرت بلالؓ کا نبی اکرم ﷺ کے آگے چلنا ایسا تھا جیسے کہ چوبدار اور نقیب بادشاہوں کے آگے چلتے ہیں، حضرت بلالؓ کا نبی اکرم ﷺ کے آگے چلنا نبی اکرم ﷺ پر افضل ہونا نہیں بلکہ نبی اکرم ﷺ ہی افضل ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

[2] یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ سیاہ فام باندی نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکرؓ، عثمان اور علیؓ کی موجودگی میں تو دف بجاتی رہی لیکن حضرت عمرؓ کے داخل ہونے پر نبی اکرم ﷺ نے اسکو شیطانی کام قرار دیا۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا جہاد سے صحیح وسالم واپس آنا چونکہ خوشی کا باعث تھا پھر اس (لونڈی) نے نذر بھی مانی ہوئی تھی۔ لہٰذا آپؐ نے اسے اجازت دے دی۔ لیکن چونکہ تھوڑا بجانے سے بھی اسکی نذر پوری ہو جاتی تھی۔ لہٰذا زیادہ بجانے سے وہ کراہت کی مرتکب ہوئی اور اسی وقت حضرت عمرؓ بھی آ گئے۔ لہٰذا آپ ﷺ کے اجازت دینے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دف حرام نہیں اور بعد میں اسے شیطانی کام قرار دینے سے اسکی کراہت معلوم ہوتی ہے۔ پھر یہ حکم بھی اُسی صورت میں ہے کہ فتنے کا خوف نہ ہو ورنہ حرام ہی ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ.

تب بھی یہ بجاتی رہی لیکن جب تم آئے تو اس نے دف بجانا بند کر دیا۔ یہ حدیث بریدہؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۲۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا حَبْشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَىْ فَانْظُرِيْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهَا مَابَيْنَ الْمَنْكِبِ اِلٰى رَأْسِهٖ فَقَالَ لِيْ اَمَا شَبِعْتِ اَمَا شَبِعْتِ قَالَتْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَا لِاَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهٗ اِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۲۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے شور وغل اور بچوں کی آواز سنی۔ آپ کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناچ رہی ہے اور بچے اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: عائشہ! آؤ دیکھو۔ میں گئی اور تھوڑی آنحضرت ﷺ کے کندھے پر رکھ کر اس عورت کو دیکھنے لگی۔ میری تھوڑی آپؐ کے کندھے اور سر کے درمیان تھی۔ آپؐ نے فرمایا کیا تمہارا جی نہیں بھرا؟ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آپؐ کے نزدیک میری کیا قدر ومنزلت ہے۔ لہٰذا میں نے کہا ''نہیں'' اتنے میں عمرؓ آ گئے اور انہیں دیکھتے ہی سب بھاگ گئے اور آپؐ نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں شیاطین جن وانس عمرؓ کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے[1]۔ پھر میں لوٹ آئی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۵۶۰: بَابٌ

۵۶۰: باب

۱۶۲۶: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ نَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيَ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ لَيْسَ بِالْحَافِظِ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ.

۱۶۲۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے میری قبر کی زمین پھٹے گی۔ پھر ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی پھر عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی۔ پھر میں بقیع والوں کے پاس آؤں گا اور اس کے بعد اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرمین (مکہ اور مدینہ) کے درمیان لوگوں کے ساتھ جمع کیا جاؤں گا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عاصم بن عمر العمری محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہیں۔

---

[1] اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کہ شیطان نبی اکرم ﷺ کو دیکھ کر نہیں بھاگا اور عمرؓ کو دیکھ کر بھاگ گیا۔ یہ اسلئے ہے کہ رسول اللہ ﷺ بمنزلہ بادشاہ اور عمر بمنزلہ کوتوال ہیں اور کوتوال ہی کو دیکھ کر لوگ زیادہ ڈرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کو یہ فضیلت نبی اکرم ﷺ کے توسط سے تو حاصل ہوئی۔ واللہ اعلم (مترجم)

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۶۱: بَابُ

۱۶۲۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُ فِيْ اُمَّتِي اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَخْبَرَنِي بَعْضُ اَصْحَابِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ مُحَدَّثُوْنَ يَعْنِي مُفَهَّمُوْنَ.

۵۶۱: باب

۱۶۲۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پچھلی امتوں میں بھی محدثون[1] ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمرؓ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مجھے بعض اصحاب سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہ ابن عیینہ فرماتے ہیں کہ محدثون سے مراد وہ لوگ ہیں جنکو دین کی سمجھ عطا کی گئی۔

۵۶۲. بَابُ

۱۶۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ الرَّازِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي مُوْسٰى وَجَابِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

۵۶۲: باب

۱۶۲۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر ایک شخص داخل ہوگا۔ وہ جنتی ہے۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے۔ پھر فرمایا کہ ایک جنتی شخص آنے والا ہے۔ اس مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث ابن مسعودؓ کی حدیث سے غریب ہے۔

۱۶۲۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَرْعٰى غَنَمًا لَهُ اِذْ جَاءَ الذِّئْبُ فَاَخَذَ شَاةً فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَقَالَ الذِّئْبُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۲۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا کہ اچانک ایک بھیڑیا آیا اور اسکی بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اس سے بکری چھین لی۔ بھیڑیا کہنے لگا کہ تم اس دن کیا کرو گے، جس دن صرف درندے رہ جائیں گے اور میرے علاوہ کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں ابوبکرؓ و عمرؓ اس پر ایمان لائے۔ ابوسلمہؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی اس وقت دونوں حضرات مجلس میں موجود نہیں تھے۔ محمد بن بشار بھی محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ سعد سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

---

[1] محدثون سے مراد وہ لوگ ہیں جو انتہائی فراست اور تخمینہ لگا کر بات کرتے ہیں۔ یہ دولت اللہ ہی طرف سے عنایت ہوتی ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ محدث وہ ہے جس سے فرشتے بات کریں اور بعض روایات بھی اس معنیٰ کی تائید کرتی ہیں کیونکہ ان میں ''مُكَلَّمُوْنَ'' کے الفاظ آئے ہیں۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ محدث وہ ہے جسکی زبان پر حق اور صحیح بات جاری ہو۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عمرؓ کی زبان اور دل میں حق جاری ہوتا ہے۔ واللہ اعلم (مترجم)

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۶۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۳۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ابوبکر، عمرؓ اور عثمان احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ لرزنے لگا۔ آپؑ نے فرمایا: اے احد ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصہ مناقب حضرت عمر فاروق ؓ: امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مناقب وفضائل بے شمار ہیں ان کی عظیم ترین شخصیت وحیثیت اور ان کے بلند ترین مقام ومرتبہ کی منقبت میں یہی ایک بات کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پاک ﷺ کی دعاء قبول کر کے ان کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دی اور ان کے ذریعہ اپنے دین کو زبردست حمایت وشوکت عطاء فرمائی۔ ان کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ منجانب اللہ راہ صواب ان پر روشن ہو جاتی تھی الہام والقاء کے ذریعہ غیبی طور پر ان کی راہنمائی ہوتی تھی ان کے دل میں وہی بات ڈالی جاتی تھی جو حق ہوتی تھی اور ان کی رائے وحی الٰہی اور کتاب اللہ کے موافق پڑتی تھی۔ اسی بناء پر علماء نے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے حق میں ان کی رائے خلافتِ صدیقؓ کے حق میں ہونے کی دلیل ہے۔ ابنِ مردویہؒ نے حضرت مجاہدؒ کا قول نقل کیا ہے کہ (کسی معاملہ ومسئلہ میں) حضرت عمر فاروقؓ جو رائے دیتے تھے اس کے موافق آیات قرآن نازل ہوتی تھیں۔ ابن عساکر سیدنا علی مرتضیٰؓ کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں قرآن حضرت عمر کی رائے میں سے ایک رائے ہے یعنی قرآنی آیات کا ایک بڑا حصہ حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے تاریخ الخلفاء میں لکھا ہے کہ ''موافقات عمرؓ'' یعنی حضرت عمرؓ کی رائے سے قرآن کریم میں جہاں جہاں اتفاق کیا گیا ہے ایسے مواقع بیس ہیں (۱) حدیث نمبر ۱۶۱۸ حضرت عمرؓ کے حق میں آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد گرامی یا تو ان کے ایام خلافت پر محمول ہے یعنی حضرت عمرؓ اپنے زمانہ خلافت میں تمام انسانوں سے بہتر تھے اس حقیقت کو آنحضرت ﷺ نے پہلے بیان فرما دیا تھا یا یہ کہ اس ارشاد گرامی میں ابوبکرؓ کے بعد کے الفاظ مقدر ہیں یعنی نبی کریم ﷺ نے گویا یہ فرمایا کہ آفتاب کسی شخص پر طلوع نہیں ہوا جو ابوبکرؓ کے بعد عمر سے بہتر ہو (۲) دَف سے مراد وہ گول باجا ہے جو چھلنی کی طرز کا اور ایک طرف سے منڈھا ہوا ہو اور اس میں جھانجھ نہ ہو۔ حضور ﷺ کا یہ فرمان کہ ''اگر تُو نے نذر مانی ہے'' یہ جملہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس نذر (منت) کا پورا کرنا کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی حاصل ہوتی ہو واجب ہے اور رسول ﷺ کا سفر جہاد سے باعافیت واپس تشریف آوری پر کہ جس میں جانیں چلی جاتی ہیں مسرت وشادمانی کا اظہار کرنا ایسی چیز تھی جس سے اللہ کی رضا وخوشنودی حاصل ہوتی ہے ورنہ ایسا نہ کرنا اس سے ثابت ہوا کہ ویسے تو دف بجانا جائز نہیں لیکن اس طرح کے موقع پر جائز ہے جن میں شارع علیہ السلام کی اجازت منقول ہوئی ہو۔ اس واقعہ کو بنیاد بنا کر تقریبات اور خوشی ومسرت کے مواقع اور عرسوں اور عید وغیرہ میں راگ اور باجے اور ناچ رنگ کی محفلوں کو جائز کہا جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے کیونکہ صحیح احادیث میں ان سب چیزوں کی حرمت اور گناہ ہونا ثابت ہے اگرچہ وہ راگ محض اپنا دل خوش کرنے کے لئے ہو جیسا کہ ہدایہ درمختار اور بحرالرائق وغیرہ میں لکھا ہے ''تم سے تو شیطان بھی خوف زدہ رہتا ہے'' میں شیطان سے مراد وہ سیاہ فام لڑکی تھی جو ایک شیطانی کام کر کے انسانی شیطان کا مصداق بن گئی تھی یا وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

شیطان مراد ہے جو اس لڑکی پر مسلط تھا جس نے تفریح طبع کے لئے لہو یعنی (بیہودگی) کی حد تک پہنچا دیا تھا یہ حدیث کی اجزائی وضاحت تھی اب اشکال یہ ہے کہ وہ لڑکی حضور علیہ السلام اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ کے سامنے تو دف بجاتی رہی اور حضور علیہ السلام خاموش رہے لیکن جیسے ہی حضرت عمرؓ تشریف لائے تو اس نے بند کر دیا تو آخر میں آپ علیہ السلام نے اس کو شیطان سے تعبیر کیا آخر ایسا کیوں! اس کا جواب یہ ہے کہ اس لڑکی نے جب دف بجانا شروع کیا تو اتنی منہمک ہوئی کہ جائز حد سے گذر گئی اور اس کا یہ عمل گناہ کے دائرے میں داخل ہو گیا لیکن اتفاق سے اسی وقت حضرت عمرؓ آ گئے اس لئے آنحضرت علیہ السلام نے مذکورہ الفاظ ارشاد فرمائے جن میں اس طرف اشارہ تھا کہ یہ کام بس اتنا ہی جائز ہے جتنے کی اجازت دی گئی ہے اس سے زیادہ منع ہے۔ حدیث نمبر ۱۶۲۵ اس حبشی عورت کی کرتب بازی اور تماشا آرائی کی اس ظاہری صورت کے اعتبار سے جو لہو و لعب کی صورت سے مشابہ تھی وہ حقیقت کے اعتبار سے لہو لعب نہیں تھا یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ دراصل وہ عورت نیزہ وغیرہ کی ذریعہ مشاقی دکھا رہی تھی جو جہاد کے لئے ایک کارآمد چیز تھی اور اسی لئے آنحضرت علیہ السلام نے اس کی وہ مشاقی خود اور حضرت عائشہؓ کو بھی دکھائی۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمرؓ علیین (جنت کی ایک وادی) میں بلند ترین مقام پر ہوں گے اور اہل جنت کے سردار ہوں گے ظاہر ہے جنت میں تو کوئی بھی ادھیڑ عمر کا نہیں ہوگا سب جواں ہوں گے اس لئے ادھیڑ عمر والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو ادھیڑ عمر میں اس دنیا سے رخصت ہوں گے۔ اگلوں سے مراد گذشتہ امتوں کے لوگ مراد ہیں جن میں اصحاب کہف آل فرعون کے اہل ایمان بھی شامل ہیں اور پچھلوں سے مراد اس وقت کے لوگ ہیں جن میں تمام اولیاء اللہ اور شہداء بھی شامل ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کی خلافت حکم نبوی علیہ السلام کے مطابق تھی۔ باہم محبت رکھنے والوں کی عادت ہے کہ جب آپس میں ان کی ایک دوسرے پر نظر پڑتی ہے تو بے اختیار مسکرانے لگتے ہیں اور شاداں و فرحاں ہو جاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح جسم کے اعضاء میں کان اور آنکھ اپنی خصوصی اہمیت اور حیثیت کی بناء پر سب سے زیادہ خوبی و عمدگی رکھتے ہیں اسی طرح یہ دونوں حضرات (ابوبکرؓ و عمرؓ) اپنی خصوصی اہمیت و حیثیت کے اعتبار سے ملت اسلامیہ میں سب سے زیادہ شرف و فضیلت رکھتے ہیں۔ حدیث سے واضح طور پر ثابت ہوا کہ آنحضرت علیہ السلام حضرت جبرئیلؑ اور حضرت میکائیلؑ (بلکہ تمام فرشتوں) سے افضل اعلیٰ و ہیں اسی طرح یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ تمام صحابہ سے افضل اور اعلیٰ ہیں جبکہ باقی تمام صحابہ لوگوں میں افضل و اعلیٰ ہیں۔ یعنی آپ علیہ السلام نے اس خواب کو سن کر یہ تعبیر لی کہ عمرؓ کی خلافت کے بعد فتنوں کا دور شروع ہو جائے گا دینی و ملی امور میں انتشار و اضمحلال آ جائے گا۔

مُنَاقِبُ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ وَلَهُ كُنِيَتَانِ يُقَالُ اَبُوْ عَمْرٍو وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب انکی دو کنیتیں ہیں ابو عمرو اور ابو عبداللہ

۱۶۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ عَلٰى حِرَآءٍ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اهْدَاءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ

۱۶۳۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام ایک مرتبہ (مکہ کے ایک پہاڑ) حراء پر تھے۔ آپؐ کے ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ بھی تھے۔ چنانچہ اس پہاڑ پر حرکت ہوئی تو آپؐ نے فرمایا رک جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہداء کے علاوہ کوئی نہیں۔ اس باب میں حضرت عثمانؓ، سعید بن زیدؓ، ابن عباسؓ، سہل بن سعدؓ، انسؓ اور بریدہؓ اسلمیؓ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَبُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

سے بھی روایت ہے۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۶۳: بَابٌ

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ.

۵۶۳: باب

۱۶۳۲: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے۔ اور میرا رفیق عثمان ہے۔ یعنی جنت میں۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند قوی نہیں اور یہ منقطع حدیث ہے۔

۵۶۴: بَابٌ

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهٖ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ حِرَاءَ حِيْنَ انْتَقَضَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُثْبُتْ حِرَآءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً وَالنَّاسُ مُجْهَدُوْنَ مُعْسِرُوْنَ فَجَهَّزْتُ ذٰلِكَ الْجَيْشَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ بِئْرَرُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَ الْفَقِيْرِ وَابْنِ السَّبِيْلِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ وَاَشْيَآءَ عَدَّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ.

۵۶۴: باب

۱۶۳۳: حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمیؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ محصور ہوئے تو اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر لوگوں سے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یاد دلاتا ہوں کہ وہ وقت یاد کرو جب پہاڑ حرا ہلا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ رک جاؤ۔ تم پر نبی، صدیق اور شہداء کے علاوہ کوئی نہیں۔ (باغی) کہنے لگے ہاں۔ پھر آپؓ نے فرمایا: میں تمہیں یاد دلاتا ہوں کیا تم لوگ جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر فرمایا کون ہے جو اس تنگی اور مشقت کی حالت میں خرچ کرے اسکا (صدقہ وخیرات) قبول کیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے اس لشکر کو تیار کرایا۔ کہنے لگے ہاں۔ پھر فرمایا: اللہ کے لیے میں تمہیں یاد دلاتا ہوں کہ کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ رومہ کے کنوئیں سے کوئی شخص بغیر قیمت ادا کیے پانی نہیں پی سکتا تھا اور میں نے اسے خرید کر امیر وغریب اور مسافروں کے لیے وقف کر دیا تھا۔ کہنے لگے اے اللہ ہم جانتے ہیں۔ پھر آپؓ نے بہت سی باتیں گنوائیں۔ یہ حدیث اس سند یعنی ابو عبدالرحمٰن سلمی کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ دَاوُدَ نَا

۱۶۳۴: حضرت عبدالرحمٰن بن خبابؓ فرماتے ہیں کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

السَّكَنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ وَيُكْنٰى اَبَا مُحَمَّدٍ مَوْلٰى لِاٰلِ عُثْمَانَ قَالَ اَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ هِشَامٍ عَنْ فَرْقَدٍ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَ اَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَاعَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ.

میں نے نبی اکرم ﷺ کو غزوۂ تبوک کے لیے تیاری کے متعلق ترغیب دیتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ حضرت عثمان بن عفانؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: سواونٹ، پالان اور کجاوے وغیرہ سمیت میرے ذمے ہیں جو اللہ کی راہ کے لیے وقف ہیں۔ آپؐ نے پھر ترغیب دی تو عثمانؓ دوبارہ کھڑے ہوئے میں دوسواونٹ پالان اور کجاوے وغیرہ سمیت اپنے ذمے لیتا ہوں۔ آپؐ نے پھر ترغیب دی تو حضرت عثمانؓ تیسری مرتبہ کھڑے ہوئے اور تین سواونٹ اپنے ذمے لے لیے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ منبر سے یہ کہتے ہوئے نیچے تشریف لے آئے کہ آج کے بعد عثمانؓ کچھ بھی کرے اسکا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ آج کے بعد عثمانؓ کے کسی عمل پر اسکی پکڑ نہیں ہوگی۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس باب میں عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۶۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ الرَّمْلِيُّ نَا ضَمْرَةُ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَآءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ مِنْ كِتَابِيْ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَيَقُوْلُ مَاضَرَّ عُثْمَانَ مَاعَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۳۵: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ ایک ہزار دینار لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راوی حدیث حسن بن واقع کہتے ہیں کہ میری کتاب میں ایک جگہ اسطرح مذکور ہے کہ وہ غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنی آستین میں ایک ہزار دینار ڈال کر لائے اور آپ کی گود میں ڈال دیئے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دیناروں کو اپنی گود میں ہی الٹ پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ آج کے بعد عثمانؓ کو کوئی گناہ ضرر نہیں پہنچا سکا۔ تین مرتبہ یہی فرمایا: یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۶۳۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ نَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ نَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَرَسُوْلُ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى

۱۶۳۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان کا حکم دیا تو عثمان بن عفانؓ نبی اکرم ﷺ کے پیغامبر بن کر اہل مکہ کے پاس گئے ہوئے تھے۔ چنانچہ لوگوں نے بیعت کی پھر آپؐ نے فرمایا: عثمان، اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

اور اسکے رسول ﷺ کے کام سے گیا ہے اور اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا۔ (یعنی آپؐ نے ایک ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ ٹھہرا کر بیعت کی) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ عثمانؓ کے لیے لوگوں کے ہاتھوں سے بہتر تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنٰى وَاحِدٌ قَالُوْا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِصَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ اَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ قَالَ فَجِيْئَ بِهِمَا كَاَنَّهُمَا جَمَلَانِ اَوْ كَاَنَّهُمَا حِمَارَانِ قَالَ فَاَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَبِالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِيْ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُكُمْ

۱۶۳۷: حضرت ثمامہ بن حزن قشیری کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ لوگوں سے خطاب کرنے کے لیے چھت پر چڑھے تو میں بھی موجود تھا۔ آپؓ نے فرمایا: اپنے ان دو ساتھیوں کو میرے پاس لاؤ جنہوں نے تمہیں مجھ پر مسلط کیا ہے۔ چنانچہ انہیں لایا گیا۔ گویا کہ وہ دو اونٹ یا دو گدھے تھے۔ حضرت عثمانؓ انکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ نبی اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ میں بیرِ رومہ کے علاوہ میٹھا پانی نہیں تھا۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص اسے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دے گا اس کے لیے جنت کی بشارت ہے۔ چنانچہ میں نے اسے خالصتاً اپنے مال سے خرید لیا اور آج تم مجھے اس کنویں کا پانی پینے سے روک رہے ہو اور میں کھاری پانی پی رہا ہوں کہنے لگے اے اللہ ہم جانتے ہیں۔ پھر آپؓ نے فرمایا۔ میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مسجد نبوی چھوٹی پڑ گئی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو فلاں لوگوں سے زمین خرید کر مسجد میں شامل کرے گا۔ اسے جنت کی بشارت ہے۔ میں نے اسے بھی خالصتاً اپنے مال سے خرید لیا آج مجھے اس مسجد میں دو رکعت نماز بھی نہیں پڑھنے دیتے، کہنے لگا ہاں یا اللہ ہم جانتے ہیں۔ پھر فرمایا میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے غزوۂ تبوک کا پورا لشکر اپنے مال سے تیار کیا تھا۔ کہنے لگے ہاں معلوم ہے۔ پھر فرمایا میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم لوگوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيْضِ قَالَ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اُسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْالِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِوَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ.

کو علم نہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مکہ کے پہاڑ ثبیر پر چڑھے۔ میں (یعنی حضرت عثمانؓ) ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی آپؐ کے ساتھ تھے۔ اس پر وہ پہاڑ لرزنے لگا۔ یہاں تک کہ اسکے چند پتھر بھی نیچے گر گئے۔ آپؐ نے اسے اپنے پاؤں سے مارا اور فرمایا ثبیر رک جا۔ تجھ پر نبی ﷺ، صدیق اور دو شہید ہیں۔ کہنے لگے ہاں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: اللہ اکبر۔ ان لوگوں نے بھی گواہی دی۔ اور (فرمایا) رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں۔ یہ تین مرتبہ فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے حضرت عثمانؓ سے منقول ہے۔

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ اَنَّ خُطَبَآءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيْهِمْ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اٰخِرُهُمْ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّرَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ.

۱۶۳۸: حضرت ابو اشعث صنعانی فرماتے ہیں کہ شام میں بہت سے خطباء کھڑے ہوئے جن میں صحابہ کرامؓ بھی تھے۔ آخر میں مرہ بن کعبؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے حدیث نہ سنی ہوتی تو کبھی کھڑا نہ ہوتا۔ پھر آپؐ نے فتنوں کے متعلق بتایا اور فرمایا کہ یہ عنقریب ظاہر ہوں گے۔ اتنے میں وہاں سے ایک شخص منہ پر کپڑا لپیٹے ہوئے گزرا تو آپؐ فرمانے لگے یہ شخص اس دن ہدایت پر ہوگا (اور اس شخص کی طرف اشارہ کیا) حضرت مرہ فرماتے ہیں کہ میں نے اٹھ کر دیکھا تو وہ حضرت عثمانؓ تھے۔ پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا کہ یہ شخص۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے۔

۵۶۵: بَابٌ

۵۶۵: باب

۱۶۳۹: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

۱۶۳۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عثمان ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص (یعنی خلافت) پہنائیں۔ اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو مت اتارنا۔ اس حدیث مبارکہ میں طویل قصہ ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

طَوِيْلَةٌ وَهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۵۶۶. بَابُ

۱۶۴۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعَطَّارُ نَا الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ يُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۵۶۶: باب

۱۶۴۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ کو اسی ترتیب سے ذکر کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ یعنی عبیداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے اور کئی سندوں سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

۱۶۴۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا شَاذَانُ الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ هَارُوْنَ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ فِيْهَا هٰذَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۴۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ (عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس فتنے میں مظلوم قتل کئے جائیں گے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۵۶۷: باب

۱۶۴۲: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَاٰى قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالُوْا قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنْ هٰذَا الشَّيْخُ قَالُوْا ابْنُ عُمَرَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ اَتَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ اَتَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ حَتّٰى اُبَيِّنَ لَكَ مَا سَاَلْتَ عَنْهُ اَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ اَوْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۶۴۲: حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب کہتے ہیں کہ ایک مصری شخص حج کے لیے آیا تو کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ لوگ کہنے لگے قریشی ہیں۔ پوچھا کہ یہ بوڑھے شخص کون ہیں؟ اسے بتایا گیا کہ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ کہنے لگا میں آپؓ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور اس گھر کی حرمت کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا عثمانؓ جنگ احد کے موقع پر میدان سے فرار ہوئے تھے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہاں۔ پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان کے موقع پر موجود نہیں تھے۔ فرمایا۔ ہاں۔ پوچھا کیا یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے؟ فرمایا ہاں۔ کہنے لگا۔ اللہ اکبر (پھر تم لوگ انکی فضیلت کے قائل کیوں ہو) پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: آؤ میں تمہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ اَجْرُ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ عُثْمَانَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَاذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ وَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ قَالَ لَهُ اذْهَبْ بِهٰذَا الْاٰنَ مَعَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

تمہارے سوال کے جواب دوں۔ جہاں تک احد سے فرار کی بات ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں (یعنی حضرت عثمانؓ کو) معاف کر دیا۔ جنگ بدر کی حقیقت یہ ہے کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں اور آپؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ تمہارے لیے بدر میں شریک ہونے والے کے برابر اجر ہے اور تمہیں مال غنیمت سے حصہ بھی دیا جائے گا۔ اب آ و بیعت رضوان کی طرف تو اسکی وجہ یہ ہے کہ اگر حضرت عثمانؓ کے علاوہ کوئی اور مکہ میں ان سے زیادہ عزت رکھتا ہوتا تو نبی اکرم ﷺ حضرت عثمانؓ کی بجائے اسی کو بھیجتے۔ چونکہ بیعت رضوان ان کے مکہ جانے کے بعد ہوئی اس لئے وہ اس میں شریک نہیں ہو سکے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دے کر اسے دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمانؓ کی بیعت ہے۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اب یہ چیزیں سننے کے بعد تم جا سکتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۶۸: بَابٌ

۱۶۴۳: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ الْبَغْدَادِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَارَاَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلٰوةَ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا قَالَ اِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هٰذَا هُوَ صَاحِبُ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ ضَعِيْفٌ فِى الْحَدِيْثِ جِدًّا وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ صَاحِبُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ وَيُكْنٰى اَبَا الْحَارِثِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْاَلْهَانِيُّ صَاحِبُ اَبِىْ اُمَامَةَ ثِقَةٌ شَامِيٌّ يُكْنٰى اَبَا سُفْيَانَ.

۵۶۸: باب

۱۶۴۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تو آپؐ نے اسکی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے کسی کی نماز جنازہ ترک کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض رکھتا تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ بھی اس سے بغض رکھتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور محمد بن زیاد جو میمون بن مہران کے دوست ہیں حدیث میں ضعیف ہیں جبکہ حضرت ابو ہریرہؓ کے دوست محمد بن زیاد ثقہ ہیں۔ انکی کنیت ابو حارث ہے اور وہ بصری ہیں۔ اور ابو امامہؓ کے ساتھی محمد بن زیاد ہانی شامی بھی ثقہ ہیں۔ انکی کنیت ابو سفیان ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۶۹: بَابُ

۱۶۴۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِّلْاَنْصَارِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَقَالَ لِيْ يَا اَبَا مُوْسٰى اَمْلِكْ عَلَيَّ الْبَابَ فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ اَحَدٌ اِلَّا بِاِذْنٍ فَجَآءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ قَالَ ائْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ وَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ وَدَخَلَ وَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ فَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُثْمَانُ يَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ.

۱۶۴۵: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِيْ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ ثَنِيْ اَبُوْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا فَاَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ.

۵۶۹: باب

۱۶۴۴: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا اور ہم انصاریوں کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ آپؐ نے وہاں اپنی حاجت پوری کی اور مجھے حکم دیا کہ دروازے پر رہوتا کہ کوئی بغیر اجازت میرے پاس نہ آسکے۔ ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ کہنے لگے ابوبکرؓ۔ میں نے آپ کو بتایا۔ فرمایا انہیں آنے دو انہیں جنت کی بشارت دو۔ وہ اندر آگئے۔ پھر دوسرا شخص آیا تو اس نے بھی دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا کون۔ عمر بن خطابؓ ہوں۔ میں نے آپؐ سے عرض کیا کہ عمرؓ اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا انہیں آنے دو اور انہیں بھی جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا اندر آئے اور میں نے انہیں خوشخبری سنادی۔ پھر تیسرا شخص آیا تو میں نے نبی اکرمؐ سے عرض کیا کہ عثمانؓ بھی اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا: انہیں اندر آنے دو اور انہیں بھی ایک بلوے میں شہید ہونے پر جنت کی بشارت دیدو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے ابی عثمان نہدی سے منقول ہے اور اس باب میں جابرؓ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۴۵: حضرت ابوسہلہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ جب گھر میں محصور تھے تو مجھ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے۔ چنانچہ میں اسی پر صبر کرنے والا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسمٰعیل بن ابی خالد کی روایت سے جانتے ہیں۔

خلاصہ مناقب حضرت عثمانؓ: بئر رومہ یعنی رومہ کا کنواں یہ مدینہ کے اس بڑے کنویں کا نام ہے جو وادی عقیق میں مسجد قبلتین کے شمالی جانب واقع ہوا ہے اس کنویں کا پانی شیریں، لطیف اور پاکیزہ ہے اس مناسبت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے مطابق اس کنویں کو خریدنے اور وقف کرنے کے سبب حضرت عثمانؓ کا جنتی ہونا ثابت ہوا اس کنویں کا ایک نام ''بئر جنت'' یعنی جنتی کنواں بھی مشہور ہے۔ اس زمانہ میں حضرت عثمانؓ نے اس کنویں کو ایک لاکھ درہم کے عوض خریدا تھا۔ فلاں شخص کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اولاد سے مراد انصار سے تعلق رکھنے والے ایک خاندان کے وہ افراد جو مسجد نبوی کے قریب آباد تھے اور ان کی ملکیت میں ایک ایسی زمین تھی جس کو مسجد نبوی میں شامل کر دینے سے مسجد شریف وسیع اور کشادہ ہو جاتی تو حضور علیہ السلام نے صحابہ کرامؓ کو متوجہ کیا۔ حضرت عثمانؓ نے آنحضرت علیہ السلام کی خواہش کے مطابق اس زمین کو بیس ہزار یا پچپن ہزار درہم کے عوض خرید کر مسجد نبوی میں شامل کرنے کے لئے وقف کر دیا پھر بعد میں ۲۹ھ میں حضرت عثمانؓ نے اس کی دیواریں اور ستون منقش پتھروں اور چونے سے بنوائے اور چھت ساکھو کی لکڑی کی کروائی۔ اس کے علاوہ جنگ تبوک کی مہم میں تیس ہزار اور دس ہزار سوار شامل تھے تو اس بناء پر گویا حضرت عثمانؓ نے دس ہزار سے زیادہ فوج کے لئے سامان مہیا کیا اور اس اہتمام کے ساتھ کہ اس کے لئے ایک ایک تسمہ تک ان کے روپے سے خریدا گیا تھا اس کے علاوہ ایک ہزار اونٹ، ستر گھوڑے اور سامان رسد کے لئے ایک ہزار دینار پیش کئے۔ حضور علیہ السلام اس فیاضی سے اس قدر خوش ہوئے کہ اشرفیوں کو دست مبارک سے اچھالتے تھے اور فرماتے تھے ''آج کے بعد عثمانؓ کا کوئی کام اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں طرابلس، الجزائر، مراکش، اسپین، قبرص، طبرستان فتح ہوئے اس کے علاوہ بھی فتوحات ہوئیں۔ ایک عظیم الشان بحری جنگ بھی حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔ حضور علیہ السلام نے شہادت کی پیشین گوئی فرمائی۔ اسی طرح بیعت الرضوان کے موقع پر حضور علیہ السلام نے اپنے دست مبارک حضرت عثمانؓ کے ہاتھ کے قائم مقام قرار دیا اس بناء پر ان کی بیعت گویا سب لوگوں کی بیعت سے افضل و اشرف رہی۔ مخالفین حضرت عثمانؓ کو حضرت ابن عمرؓ کا مسکت اور مدلل جواب میں سے ایک منصف شخص کی تسلی و تشفی ہو جاتی ہے۔ ان مذکورہ ابواب اور مندرجہ بالا احادیث مبارکہ میں حضرت عثمانؓ کے فضائل و مناقب بیان کئے گئے ہیں معلوم ہوا کہ خلیفہ ثالث امیر المؤمنین و امام المسلمین حضرت عثمانؓ کے ساتھ محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور بغض رکھنے والے کا جنازہ لایا گیا تو نبی کریم علیہ السلام نے اس کا جنازہ پڑھانے سے انکار فرما دیا کہ ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ بھی بغض رکھتے ہیں۔ تفصیل کے لئے سیر الصحابہؓ حصہ اوّل دیکھئے۔

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَالُ وَلَهُ كُنِيَّتَانِ اَبُوْ تُرَابٍ وَاَبُو الْحَسَنِ

۱۶۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَيْشًا وَ اسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَمَضٰی فِی السَّرِيَّةِ فَاَصَابَ جَارِيَةً وَاَنْكَرُوْا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ اَرْبَعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنْ لَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِیٌّ وَّكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِذَا رَجَعُوْا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُ وْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا اِلٰی رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوْا

مناقب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ کی کنیت ابوتراب اور ابوالحسن ہے

۱۶۴۶: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے حضرت علیؓ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر روانہ فرمایا: پس وہ (حضرت علیؓ) ایک چھوٹا لشکر لے کر گئے۔ اور مال غنیمت میں سے ایک باندی لے لی تو لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری اور چار صحابہؓ نے عہد کیا کہ نبی اکرم علیہ السلام سے ملاقات ہونے پر بتادیں گے کہ حضرت علیؓ نے کیا کیا۔ مسلمانوں کی عادت تھی کہ جب کسی سفر سے لوٹتے تو پہلے نبی اکرم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے سلام عرض کرتے اور اس کے بعد اپنے گھروں کی طرف جایا کرتے تھے۔ چنانچہ جب یہ لشکر سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا تو ان چار آدمیوں میں ایک کھڑا

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَمْ تَرَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَامَ الثَّانِىْ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوْا فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِىْ وَجْهِهٖ فَقَالَ مَاتُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ اَنَّ عَلِيًّا مِنِّىْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِىُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِىْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ.

ہوا اور آپؐ کے سامنے قصہ بیان کیا اور عرض کیا کہ دیکھئے علیؓ نے کیا کیا۔ آپؐ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا۔ اور اس نے بھی وہی کچھ کہا جو پہلے نے کہا تھا۔ آپؐ نے اس سے بھی چہرہ پھیر لیا۔ تیسرے کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا لیکن جب چوتھے نے اپنی بات پوری کی تو نبی اکرم ﷺ اسکی طرف متوجہ ہوئے۔ آپؐ کے چہرہ انور پر غصے کے آثار نمایاں تھے اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ علیؓ سے تم کیا چاہتے ہو۔ علیؓ مجھ سے ہیں اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مؤمن کا دوست ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۶۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ سَرِيْحَةَ اَوْزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى شُعْبَةُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَيْمُوْنَ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَاَبُوْ سَرِيْحَةَ هُوَ حُذَيْفَةُ بْنُ اُسَيْدٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۶۴۷: حضرت ابوسریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں (شعبہ کو شک ہے) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، علیؓ بھی اس کا دوست ہے[1]۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ شعبہ اس حدیث کو میمون بن عبداللہ سے وہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی نقل کرتے ہیں۔ ابوسریحہ کا نام حذیفہ بن اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ یہ صحابی ہیں۔

۱۶۴۸: حَدَّثَنَا اَبُوالْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِىُّ نَا اَبُوْ عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ نَا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ نَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِىُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ زَوَّجَنِىْ ابْنَتَهٗ وَحَمَلَنِىْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهٗ صَدِيْقٌ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ هٰذَا حَدِيْثٌ

۱۶۴۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھے دارالہجرۃ لے کر آئے پھر بلالؓ کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمرؓ پر رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق بات کرتے ہیں اگرچہ وہ کڑوی ہو اسی لیے وہ اس حال میں ہیں کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمانؓ پر رحم فرمائے۔ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیؓ پر رحم فرمائے۔ اے اللہ: یہ جہاں کہیں بھی ہو حق اس کے ساتھ

---

[1] شیعہ حضرات کا حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل پر اس حدیث سے استدلال قطعاً درست نہیں کیونکہ مولیٰ کے کئی معنی ہیں۔ کبھی دوست، کبھی مالک، کبھی رب اور اس کے علاوہ بھی کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا لفظ مولیٰ کو کسی ایک معنی کے ساتھ مخصوص کر دینا باطل اور عقل کے خلاف ہے۔ پھر اگر فرض کرلیا جائے کہ مولیٰ سے مراد خلیفہ ہی ہے تب بھی اس سے انکی خلافت تو ثابت ہوتی ہے۔ لیکن خلافت بلافصل نہیں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

www.sirat-e-mustaqeem.com

غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

رہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۶۴۹ : حَدَّثَنَاسُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِىْ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ اِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَاُنَاسٌ مِنْ رُءُوْسَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجَ اِلَيْكَ نَاسٌ مِّنْ اَبْنَائِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَرِقَّائِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا خَرَجُوْا مِنْ اَمْوَالِنَا وَ ضِيَاعِنَافَارْدُدْ هُمْ اِلَيْنَا فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ سَنُفَقِّهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ اَوْلَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّيْنِ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ عَلَى الْاِيْمَانِ قَالُوْا مَنْ هُوَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ مَنْ هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ وَ كَانَ اَعْطٰى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَّبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِهٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ.

۱۶۴۹: حضرت علی بن ابی طالبؓ نے رحبہ کے مقام پر فرمایا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر کئی مشرک ہماری طرف آئے جن میں سہیل بن عمرو اور کئی مشرک سردار تھے اور عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) ہماری اولاد، بھائیوں اور غلاموں میں سے بہت سے ایسے لوگ آپؐ کے پاس چلے گئے جنہیں دین کی کوئی سمجھ بوجھ نہیں۔ یہ لوگ ہمارے اموال اور جائدادوں سے فرار ہوئے ہیں۔ لہٰذا آپؐ یہ لوگ ہمیں واپس کر دیجئے اگر انہیں دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: اے اہل قریش تم لوگ اپنی حرکتوں سے باز آ جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسے لوگ مسلط کریں گے جو تمہیں قتل کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کے ایمان کو آزمالیا ہے۔ ابوبکرؓ و عمرؓ اور لوگوں نے پوچھا کہ: وہ کون ہے یا رسول اللہ ﷺ؟ آپؐ نے فرمایا: وہ جوتیوں میں پیوند لگانے والا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنی نعلین مبارک مرمت کے لیے دی تھیں۔ حضرت ربعی بن خراش فرماتے ہیں کہ پھر علیؓ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے گا۔ وہ اپنی جگہ جہنم میں تلاش کرلے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اس سند سے صرف ربعی کی روایت سے جانتے ہیں وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۷۰: بَابٌ

۵۷۰: باب

۱۶۵۰ : حَدَّثَنَاقُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِىْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اِنَّا كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِىْ اَبِىْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا عَنِ الْاَعْمَشِ

۱۶۵۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ، منافقین کو ان کے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کی وجہ سے پہچانتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو ہارون عبدی کے متعلق شعبہ کلام کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث اعمش سے بھی ابو صالح کے حوالے سے ابوسعید رضی اللہ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ.

سے منقول ہے۔

۵۷۱: بَابٌ

۱۶۵۱: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِی النَّضْرِ عَنِ الْمُسَاوِرِ الْحِمْیَرِیِّ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَلَا یُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۵۷۱: باب

۱۶۵۱: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ منافق حضرت علیؓ سے محبت نہیں کرسکتا اور کوئی مؤمن اس سے (یعنی حضرت علیؓ سے) بغض نہیں رکھ سکتا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۵۷۲: بَابٌ

۱۶۵۲: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی نِ الْفَزَارِیُّ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّیِّ نَا شَرِیْکٌ عَنْ اَبِیْ رَبِیْعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَّاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُحِبُّهُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِیٌّ مِّنْهُمْ یَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلَاثًا وَاَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَ سَلْمَانُ وَاَمَرَنِیْ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُحِبُّهُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ شَرِیْکٍ.

۵۷۲: باب

۱۶۵۲: حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ بھی ان سے محبت کرتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ہمیں بتائیے کہ وہ کون ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ علیؓ بھی انہی میں سے ہیں۔ ابوذرؓ مقدادؓ اور سلیمانؓ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔

۵۷۳: بَابٌ

۱۶۵۳: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی نَا شَرِیْکٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ حُبْشِیِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَلَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا اَوْعَلِیٌّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ.

۱۶۵۴: حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسَی الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِیُّ نَا عَلِیُّ بْنُ قَادِمٍ نَا عَلِیُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَیٍّ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ جُمَیْعِ بْنِ عُمَیْرِ التَّیْمِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ عَلِیٌّ تَدْمَعُ عَیْنَاهُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اٰخَیْتَ بَیْنَ

۵۷۳: باب

۱۶۵۳: حضرت حبشی بن جنادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ علیؓ مجھ سے اور میں علیؓ سے ہوں اور میری طرف سے (عہد ونقض میں) میرے اور علیؓ کے سوا کوئی دوسرا ادا نہیں کرسکتا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۶۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار ومہاجرین کے درمیان اخوت قائم کی تو حضرت علیؓ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپؐ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَصْحَابِکَ وَلَمْ تُوَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ اَحَدٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْتَ اَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَفِيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى.

نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس باب میں حضرت زید بن ابی اوفیٰؓ سے بھی روایت ہے۔

۵۷۴: بَابٌ

۵۷۴: باب

۱۶۵۵: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عِيْسَى بْنِ عُمَرَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَاْكُلُ مَعِي هٰذَا الطَّيْرَ فَجَآءَ عَلِيٌّ فَاَكَلَ مَعَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ السُّدِّيِّ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ وَالسُّدِّيُّ اِسْمُهُ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ اَدْرَكَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَرَاَى الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ.

۱۶۵۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا۔ آپؐ نے دعا کی کہ یا اللہ اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھا سکے۔ چنانچہ حضرت علیؓ آئے اور آپؐ کے ساتھ کھانا کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو سدی کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں لیکن یہ حدیث انسؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ سدی کا نام اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن ہے۔ انہوں نے انس بن مالکؓ کو پایا اور حسین بن علیؓ کو دیکھا ہے۔

۱۶۵۶: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَنَا عَوْفٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِي وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَاَنِي هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۵۶: حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن ہند جملی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تو آپؐ مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۵۷۵: بَابٌ

۵۷۵: باب

۱۶۵۷: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الرُّوْمِيُّ بْنِ نَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مُنْكَرٌ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَرِيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرَ شَرِيْكٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۶۵۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ۔ یہ حدیث غریب اور منکر ہے۔ بعض اسے شریک سے روایت کرتے ہوئے صنابحی کا ذکر نہیں کرتے۔ ہم اسے شریک کے ثقات کے علاوہ کسی کی روایت سے نہیں جانتے۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

١٦٥٨ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَمَّرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّهُ لَاَنْ تَكُوْنَ لِيْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ وَخَلَفَهُ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَخْلُفُنِيْ مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِيْ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوْا لِيْ عَلِيًّا قَالَ فَاَتَاهُ وَبِهِ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنِهِ فَدَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَآءَكُمْ اَلْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّ حُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۵۸: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے سعد سے پوچھا کہ تم ابوتراب کو برا کیوں نہیں کہتے؟ انہوں نے فرمایا جب تک مجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ تین باتیں یاد ہیں میں انہیں کبھی برا نہیں کہوں گا۔ اوران تینوں میں سے ایک کا میرے لیے ہونا میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے بہتر ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے علیؓ کو کسی جنگ میں جاتے ہوئے چھوڑ دیا۔ علیؓ کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ: کیا آپؐ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: کیا تم اس مقام پر فائز نہیں ہونا چاہتے جس پر موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کو مقرر کیا تھا۔ (فرق صرف اتنا ہے کہ وہ نبی تھے) اور میرے بعد نبوت نہیں۔ دوسری چیز یہ کہ جنگ خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آج میں جھنڈا اس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اوراس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور وہ بھی (اللہ اوراسکا رسول ﷺ) اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم سب چاہتے تھے کہ آج جھنڈا اسے دیا جائے لیکن آپ ﷺ نے علیؓ کو بلوایا۔ وہ حاضر ہوئے تو انکی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ آپؐ نے انکی آنکھوں میں لعاب ڈالا اور جھنڈا انہیں دے دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہی ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی "نَدْعُ اَبْنَاءَ نَا..... الآیہ" (آیت مباہلہ) تیسری چیز یہ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپؐ نے فاطمہؓ، علیؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلا کر فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت (گھر والے) ہیں۔

۵۷۶: بَابٌ

۵۷۶: باب

١٦٥٩ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ وَاَمَّرَ عَلٰى اَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَلَى الْاٰخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَقَالَ اِذَا كَانَ الْقِتَالُ

۱۶۵۹: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دولشکر ایک ساتھ روانہ کیے۔ ایک کا امیر حضرت علیؓ کو اور دوسرے کا حضرت خالد بن ولید کو مقرر کیا اور فرمایا: جب جنگ ہوگی تو پورے لشکر کے امیر علیؓ ہوں گے۔ چنانچہ علیؓ نے ایک قلعہ فتح کیا اور مال غنیمت میں سے ایک باندی لے لی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَعَلِيٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدٌ كِتَابًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِيْ بِهٖ قَالَ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهٗ ثُمَّ قَالَ مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُوْلِهٖ وَاِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَكَتَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

اس پر خالد نے میرے ہاتھ ایک خط نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا جس میں حضرت علیؓ کی شکایت کی۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ خط دے دیا۔ آپؐ نے اسے پڑھا تو چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو گیا۔ فرمایا: تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو جو للہ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت رکھتا اور اللہ ورسول کو وہ محبوب ہے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے غصے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تو صرف قاصد ہوں۔ اس پر آپؐ خاموش ہو گئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۵۷۷: بَابٌ

۵۷۷: باب

۱۶۶۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهٗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَجْلَحِ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَجْلَحِ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَنْتَجِيَ مَعَهٗ.

۱۶۶۰: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کی لڑائی کے موقع پر علیؓ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی لوگ کہنے لگے آج آپؐ نے اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ آپؐ نے فرمایا: میں نے نہیں کی بلکہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اجلح کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابن فضیل کے علاوہ کئی راوی اجلح سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے کان میں کچھ کہوں۔

۵۷۸: بَابٌ

۵۷۸: باب

۱۶۶۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّجْنِبَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهٗ جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا

۱۶۶۱: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالت جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اسکے معنی پوچھے تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد مسجد سے گزرنا ہے[1]۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام محمد بن

[1] یہ صرف حضرت علیؓ اور نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت ہے اور کسی کے لیے جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ مِنِّیْ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاسْتَغْرَبَهُ.

اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے یہ حدیث سنی اور اسے غریب کہا۔

۵۷۹: بَابُ

۵۷۹: باب

۱۶۶۲: حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُوْسٰی نَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ عَنْ مُسْلِمِ الْمُلَائِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلّٰی عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُسْلِمِ الْاَعْوَرِ وَمُسْلِمٌ الْاَعْوَرُ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِذَاكَ الْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ حَبَّةَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ هٰذَا.

۱۶۶۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیر کے دن نبوت عطا کی گئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منگل کو نماز پڑھی ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مسلم اعور کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ مسلم اسے حبہ سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۶۶۳: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِالسَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَيُسْتَغْرَبُ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ.

۱۶۶۳: حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم میرے لیے اسی طرح ہو جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سعد رضی اللہ عنہ سے کئی روایتوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے غریب سمجھی جاتی ہے۔

۱۶۶۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ.

۱۶۶۴: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے علیؓ سے فرمایا: تم میرے لیے وہی حیثیت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی۔ فرق یہ ہے کہ وہ دونوں نبی تھے اور مجھ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اور اس باب میں حضرت سعدؓ، زید بن ارقمؓ، ابو ہریرہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۵۸۰: بَابُ

۵۸۰: باب

۱۶۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کے دروازے کے علاوہ مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حدیث غریب ہے۔ہم اس حدیث کو شعبہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۶۶۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَخِيْ مُوْسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّنِيْ وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ وَاَبَا هُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۶۶: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنؓ وحسینؓ کے ہاتھ پکڑے اور فرمایا: جو مجھ سے محبت کرے گا۔اور ساتھ ہی ساتھ ان دونوں ان کے والدین (یعنی علی اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے بھی محبت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میری جگہ میں ہوگا ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ہم اس حدیث کو جعفر بن محمد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۵۸۱: بَابٌ

۵۸۱: باب

۱۶۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ صَلّٰى عَلِيٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَاَبُوْ بَلْجٍ اِسْمُهُ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ وَاَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ النِّسَآءِ خَدِيْجَةُ.

۱۶۶۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے علیؓ نے نماز پڑھی۔یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ہم اس حدیث کو شعبہ کی ابوبلج سے روایت کے متعلق نہیں جانتے۔ابوبلج کا نام یحییٰ بن سلیم ہے۔بعض محدثین کا کہنا ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے ابوبکرؓ ہیں۔حضرت علیؓ آٹھ برس کی عمر میں مسلمان ہوئے اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ ایمان لائیں۔

۱۶۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِيٌّ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فَاَنْكَرَهُ وَقَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ حَمْزَةَ اِسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ.

۱۶۶۸: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے حضرت علیؓ ایمان لائے۔عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی کے سامنے اسکا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ ایمان لائے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوحمزہؒ کا نام طلحہ بن زید ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۸۲: بَابٌ

۱۶۶۹: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَخِيْ يَحْيَى بْنِ عِيْسَى الرَّمْلِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عِيْسَى الرَّمْلِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ عَهِدَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ ﷺ اَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۶۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي الْجَرَّاحِ قَالَ ثَنِيْ جَابِرُ بْنُ صُبَيْحٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ شَرَاحِيْلَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۵۸۲: باب

۱۶۶۹: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو نبی اُمّی تھے انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ مؤمن ہی تجھ سے محبت کرے گا اور منافق تجھ سے بغض رکھے گا۔ عدی بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس قرن (زمانے) میں سے ہوں جن کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۷۰: حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اس میں علیؓ بھی تھے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے کہ یا اللہ مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک علیؓ کو نہ دیکھ لوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

خلاصہ مناقب حضرت علیؓ: علی مجھ سے ہیں یہ ارشاد گرامی دراصل کمال قرب وتعلق، اخلاص و یگانگت اور نسب ونسل میں باہم اشتراک سے کنایہ ہے (۲) مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو میں دوست رکھتا ہوں اس کو علیؓ بھی دوست رکھتے ہیں اور ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جو شخص میرا حامی و مددگار اور دوست ہوتا ہے اس کے حامی و مددگار اور دوست علیؓ ہوتے ہیں (۳) حضرت علیؓ ان چند صحابہ کرام میں سے ایک تھے جن کا کسی کے ساتھ بھائی چارہ قائم نہیں ہوا تھا اس پر حضرت علیؓ کو سخت ملال اور رنج ہوا اور وہ سمجھے کہ شاید مجھے نظر انداز کر دیا گیا ہے لہٰذا وہ روتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی خدمت آئے اور شکوہ کیا تو حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں تو تمہارا بھائی موجود ہی ہوں دنیاوی رشتہ وقرابت کے اعتبار سے بھی تو پھر تمہیں کیا ضرورت ہے کہ کسی کے ساتھ تمہارا بھائی چارہ قائم کراؤں (۴) حضرت علیؓ علم کے گھر کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں کیونکہ اس حقیقت کو نظر انداز نہ کیا جائے کہ آنحضرت ﷺ سے اکتساب فیض کرنے والے تمام ہی صحابہؓ امت کے لئے مدار علم ہیں امت کو دین کا جو بھی علم پہنچا وہ تمام صحابہؓ نے مشترک طور پر پہنچایا کسی صحابیؓ کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ امت کو علم نبوت تنہا اسی نے منتقل کیا ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد علوم دین کا دارومدار اسی کی ذات تھی اس کی دلیل میں بہت سی حدیثیں پیش کی جاسکتی ہیں ویسے اس حدیث کے بارے میں علماء محدثین نے بہت کلام کیا ہے اور بعض نے سخت جرح کی ہے نیز محدثین نے اس حدیث کو ان الفاظ میں نقل کیا ''انا مدينة العلم وابوبكرٍ اسا سها و عمر فيطانها و عثمانُ سقفها وعليٌّ بابُها'' یعنی میں علم کا شہر ہوں ،ابوبکرؓ اس شہر کی بنیاد ہیں، عمرؓ اس شہر کی فصیل ہیں، عثمانؓ اس شہر کی چھت ہیں اور علیؓ اس شہر کا دروازہ ہیں (۵) حضرت علیؓ سے بغض

www.sirat-e-mustaqeem.com

اندر واقع تھے اور اپنے اپنے گھر میں آنے جانے کے لئے ان کو مسجد میں سے گذرنا پڑتا تھا (۷) حضرت علیؓ سے آنحضرت ﷺ کی اس سرگوشی کا موضوع دراصل اس غزوہ کی بابت کچھ ایسے نقطے اور راز کی باتیں بتانا تھیں جن کا تعلق دین کے ضمن آنے والے دنیاوی انتظام و معاملات سے تھا اور جن کا برسر عام تذکرہ حکمت عملی و پالیسی کے خلاف تھا چنانچہ بخاری کی روایت میں ہے کہ جب کچھ لوگوں نے حضرت علیؓ سے سوال کیا کہ آپ ﷺ کے پاس کوئی ایسی چیز ہے یعنی (کوئی ایسا خدائی حکم و فرمان) جس کا ذکر قرآن مجید میں نہیں۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا اس ذات کی قسم جس نے زمین سے دانہ اگایا اور ذی روح کو پیدا کیا میرے پاس اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے جو قرآن میں موجود ہے ہاں کتاب اللہ کی وہ سمجھ مجھے حاصل ہے جو (حق تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم کے تحت) کسی کو حاصل ہوتی ہے اور یہ ایک صحیفہ میرے پاس ہے جس میں وراثت اور دیت وغیرہ کے کچھ احکام لکھے ہوئے ہیں۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۷۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۶۷۱: حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ احد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر دو زرہیں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پتھر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے۔ چنانچہ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بٹھایا اور ان پر پاؤں رکھ کر چڑھ گئے۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۷۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا صَالِحُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الصَّلْتِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الصَّلْتِ بْنِ دِيْنَارٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الصَّلْتِ بْنِ دِيْنَارٍ وَضَعَّفَهٗ وَتَكَلَّمُوْا فِيْ صَالِحِ بْنِ مُوْسٰى.

۱۶۷۲: حضرت جابرؓ بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی شہید کو زمین پر چلتا ہوا دیکھ کر خوش ہوتا ہو وہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف صلت بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں اور ان کے متعلق بعض اہل علم کلام کرتے ہیں۔ بعض محدثین صالح بن موسیٰ پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔

۱۶۷۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْعَنَزِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ الْيَشْكُرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ سَمِعَتْ اُذُنِيْ

۱۶۷۳: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ میرے کانوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یہ الفاظ سنے کہ طلحہ اور زبیرؓ جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔ یہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَایَ فِی الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۶۷۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۷۴: حضرت موسیٰ بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ میں معاویہؓ کے پاس گیا تو وہ کہنے لگے کیا میں تمہیں ایک بشارت نہ دوں؟ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہؓ ان لوگوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو معاویہؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۵۸۳: بَابٌ

۵۸۳: باب

۱۶۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ نَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُوْسٰى وَعِيْسٰى ابْنَيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِمَا طَلْحَةَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِاَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ مَنْ هُوَ وَكَانُوْا لَا يَجْتَرِءُوْنَ عَلٰى مَسْئَلَتِهِ يُوَقِّرُوْنَهُ وَيَهَابُوْنَهُ فَسَاَلَهُ الْاَعْرَابِيُّ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اِنِّي اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ بُكَيْرٍ وَقَدْ رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ كِبَارِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِيْ كُرَيْبٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ اَبِيْ كُرَيْبٍ وَوَضَعَهُ فِيْ كِتَابِ الْفَوَائِدِ.

۱۶۷۵: حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہؓ نے ایک جاہل اعرابی سے کہا کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھو کہ کون ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے ہیں۔ صحابہؓ یہ سوال پوچھنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ آپؐ کی توقیر (عزت) کرتے اور ڈرتے تھے۔ چنانچہ اس اعرابی نے پوچھا تو آپؐ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے دوبارہ پوچھا اس مرتبہ بھی آپؐ نے چہرہ انور پھیر لیا۔ تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں۔ اتنے میں، میں بھی سبز کپڑے پہنے ہوئے مسجد کے دروازے میں پہنچا اور نبی اکرم ﷺ کی نظر مجھ پر پڑی تو آپؐ نے پوچھا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے۔ اعرابی نے کہا کہ میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص ان میں سے ہے جنہوں نے اپنا کام مکمل کر لیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابوکریب کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں۔ کئی کبار محدثین اسے ابوکریب سے نقل کرتے ہیں۔ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا وہ بھی یہ حدیث ابوکریب ہی سے نقل کرتے ہیں اور انہوں نے اسے کتاب الفوائد میں بیان کیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۶۷۶ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۷۶: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بنو قریظہ سے لڑائی میں میرے لیے اپنے والدین کو جمع کیا اور فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۸۴. بَابٌ

۱۶۷۷ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو نَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَيُقَالُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ.

۵۸۴: باب

۱۶۷۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حواری کے معنیٰ مددگار کے ہیں۔

۵۸۵: بَابٌ

۱۶۷۸ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ وَزَادَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْهِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ مَنْ يَّاْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۵۸۵: باب

۱۶۷۸: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے مددگار ہوتے ہیں میرا مددگار زبیرؓ ہے۔ ابونعیم اس حدیث میں یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات جنگ خندق کے موقع پر فرمائی۔ چنانچہ آپؐ نے پوچھا کہ کون ہے جو میرے پاس کفار کے متعلق خبر لے کر آئے؟ زبیرؓ نے عرض کیا: میں۔ آپؐ نے تین مرتبہ پوچھا اور زبیرؓ نے تینوں مرتبہ کہا کہ میں خبر لاتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۸۶: بَابٌ

۱۶۷۹ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَوْصَى الزُّبَيْرُ اِلَى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَبِيْحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَا مِنِّيْ عُضْوٌ اِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى ذَاكَ اِلٰى فَرْجِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

۵۸۶: باب

۱۶۷۹: حضرت ہشام بن عروہؓ سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے موقع پر زبیرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا کوئی عضو ایسا نہیں کہ جو نبی اکرم ﷺ کیساتھ جنگ میں زخمی نہ ہوا ہو۔ یہاں تک کہ میری شرمگاہ تک زخمی ہوگئی تھی۔ یہ حدیث حماد بن زید کی روایت سے حسن غریب ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَنَاقِبُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ عَوْفِ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بن عبدعوف زہری رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّهِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هٰذَا وَهٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ.

۱۶۸۰: حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ عمرؓ، عثمان علیؓ، طلحہؓ۔ زبیرؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، سعید بن زید اور ابوعبیدہ بن جراحؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب کے سب) جنت میں ہیں۔ ابومصعب، عبدالعزیز بن محمد سے وہ عبدالرحمٰن بن حمید سے وہ اپنے والد سے وہ سعید بن زید سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں اور یہ حدیث عبدالرحمٰن بن عبید بھی اپنے والد سے وہ سعید بن زیدؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۶۸۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ الْمَرْوَزِيُّ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِيْ نَفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا الْاَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ نَشَدْتُمُوْنِيْ بِاللّٰهِ اَبُو الْاَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُوْلُ هٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ.

۱۶۸۱: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند لوگوں کو یہ حدیث سنائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس آدمی جنتی ہیں۔ ابوبکر، عمرؓ، علیؓ، عثمان، زبیرؓ، طلحہؓ، عبدالرحمٰن، ابوعبیدہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ، راوی کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں سے خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے کہا اے ابواعور: ہم تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتے ہیں کہ دسویں شخص کے متعلق بھی بتائیے کہ وہ کون ہے؟ فرمانے لگے تم نے مجھے اللہ کی قسم دے دی ہے۔ (لہٰذا سنو) ابواعور بھی جنتی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کا نام سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے۔ میں نے امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۵۸۷: بَابٌ

۱۶۸۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمْرَكُنَّ لَمَّا يُهِمُّنِيْ بَعْدِيْ وَلَنْ يَّصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ قَالَ ثُمَّ تَقُوْلُ عَائِشَةُ فَسَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ تُرِيْدُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَقَدْ كَانَ وَصَلَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۶۸۳: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ الْبَصْرِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَا نَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَوْصٰى بِحَدِيْقَةٍ لِاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِ مِائَةِ اَلْفٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۵۸۷: باب

۱۶۸۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرمایا کہ مجھے اپنے بعد تم لوگوں کی فکر رہتی ہے کہ تمہارا کیا ہوگا۔ تمہارے حقوق ادا کرنے پر صرف صبر کرنے والے ہی صبر کر سکیں گے۔ ابوسلمہؓ کہتے ہیں کہ پھر عائشہؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیرے باپ یعنی عبدالرحمٰن بن عوف کو جنت کے چشمے سے سیراب کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے ازواج مطہرات کو ایسا مال (بطور ہدیہ) دیا تھا۔ جو چالیس ہزار میں فروخت ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۶۸۳: حضرت ابوسلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) کے لیے ایک باغ کی وصیت کی جو چار لاکھ میں فروخت ہوا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ وُهَيْبٍ

۱۶۸۴: حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ.

حضرت ابواسحٰق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۸۴: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ: سعد جب تجھ سے دعا کرے تو اسکی دعا قبول فرما۔ یہ حدیث اسمٰعیل سے بھی منقول ہے۔ وہ قیس سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ جب سعدؓ تجھ سے دعا کرے تو اسکی دعا قبول فرما۔

۵۸۸: بَابٌ

۱۶۸۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرُؤٌ خَالَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُجَالِدٍ وَكَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ اُمُّ

۵۸۸: باب

۱۶۸۵: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ سعدؓ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص مجھے (ان جیسا) اپنا ماموں دکھائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مجالد کی روایت سے جانتے ہیں۔ حضرت سعد کا تعلق قبیلہ بنو زہرہ سے تھا اور نبی

www.sirat-e-mustaqeem.com

النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ لِذٰلِکَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ هٰذَا خَالِي.

اکرم ﷺ کی والدہ بھی اسی قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں اس لیے آپؐ نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں۔

۵۸۹: بَابُ

۱۶۸۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعَا سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ عَلِيٌّ مَاجَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهُ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاکَ اَبِي وَاُمِّي وَ قَالَ لَهُ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَقَدْرَوٰی غَيْرُ وَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.

۵۸۹: باب

۱۶۸۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اولدین کو ایک ساتھ کسی پر فدا نہیں کیا لیکن غزوۂ احد میں سعدؓ سے فرمایا کہ اے طاقتور پہلوان تیر چلاؤ۔ میرے والدین تجھ پر فدا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ کئی حضرات یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اور وہ میںّب سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۸۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۸۷: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے دن میرے لئے اپنے والدین کو جمع فرمایا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور عبداللہ بن شداد بن ہاد سے بھی منقول ہے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۱۶۸۸: حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ مَاسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْدِي اَحَدًا بِاَبَوَيْهِ اِلَّا لِسَعْدٍ فَاِنِّي سَمِعْتُهُ يَوْمَ اُحُدٍ يَقُولُ اِرْمِ سَعْدُ فِدَاکَ اَبِي وَاُمِّي هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۶۸۸: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعدؓ کے علاوہ کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع فرماتے نہیں سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سعد: تیر پھینکو، میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۹۰: بَابُ

۱۶۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ

۵۹۰: باب

۱۶۸۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ (کسی جنگ سے) مدینہ طیبہ تشریف لائے تو رات کو آنکھ نہ لگی۔ فرمانے لگے کوئی نیک شخص آج رات میری حفاظت کرتا۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ ہم ابھی یہی سوچ رہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِي نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَامَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

تھے کہ کسی کے ہتھیاروں کی جھنکار سنی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کیا سعد بن ابی وقاصؓ ہوں۔ آپؐ نے پوچھا کیوں آئے ہو؟ عرض کیا مجھے خوف لاحق ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کو کوئی ضرر نہ پہنچائے لہٰذا میں حفاظت کرنے کے لیے آیا ہوں۔ آپؐ نے ان کے لیے دعا کی اور پھر سو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِي الْاَعْوَرِ وَاسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابواعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۹۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ اَنَا حُصَيْنٌ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اَنَّهُ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ اَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ اٰثَمْ قِيْلَ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِحِرَاءَ فَقَالَ اُثْبُتْ حِرَاءَ فَاِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ قِيْلَ وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِيْلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ قَالَ اَنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۶۹۰: حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ فرماتے ہیں کہ میں نو آدمیوں کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں کے متعلق بھی یہی گواہی دوں تو بھی گناہ گار نہیں ہوں گا۔ پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا: ہم ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حراء پر تھے کہ آپؐ نے حراء کو مخاطب کر کے فرمایا رک جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہداء کے علاوہ کوئی نہیں۔ لوگوں نے پوچھا وہ سب کون کون تھے؟ فرمایا ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمان، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعدؓ، اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ پوچھا گیا کہ دسواں کون ہے؟ حضرت سعدؓ نے فرمایا میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے سعید بن زیدؓ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

۱۶۹۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنِيْ شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۶۹۱: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں حجاج بن محمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حر بن صباح سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اخنس سے انہوں نے سعید بن زید سے اور انہوں نے نبیؐ سے اسی کے ہم معنی نقل کی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

حضرت ابوعبیدہ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۹۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ

۱۶۹۲: حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ ایک قوم کا سردار اور اس کا نائب نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَ السَّيِّدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا اَمِيْنَكَ قَالَ فَاِنِّيْ سَابْعَثُ مَعَكُمْ اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُسْلِمُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَاَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ صِلَةُ بْنُ زُفَرَ مِنْ ذَهَبٍ.

اور عرض کیا کہ ہمارے ساتھ اپنے ایک امین کو بھیج دیجئے۔ آپ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ ایسے شخص کو بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہوگا۔ چنانچہ لوگ اس منصب پر فائز ہونے کی تمنا کرنے لگے۔ آپ نے ابوعبیدہ کو بھیجا۔ ابواسحٰق جب یہ حدیث صلہ سے روایت کرتے تو فرماتے کہ میں نے یہ حدیث ان سے ساٹھ سال پہلے سنی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عمرؓ اور انسؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔ ہم سے محمد بن بشار نے مسلم بن قتیبہ اور ابوداؤد کے حوالے سے شعبہ سے اور انہوں نے ابواسحٰق سے نقل کیا ہے کہ حذیفہؓ نے فرمایا کہ صلہ بن زفر، سونے جیسے ہیں (بہت اچھے ہیں)۔

۱۶۹۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ الدَّوْرَقِيُّ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَيُّ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ قَالَتْ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ فَسَكَتَتْ.

۱۶۹۳: حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کو اپنے صحابہؓ میں سے سب سے زیادہ کس سے پیار تھا؟ ام المؤمنین نے فرمایا حضرت ابوبکرؓ سے۔ میں نے پوچھا ان کے بعد؟ فرمایا عمرؓ سے، میں نے پوچھا ان کے بعد؟ فرمایا ابوعبیدہ بن جراحؓ سے۔ میں نے پوچھا ان کے بعد؟ اس مرتبہ وہ خاموش رہیں۔

۱۶۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ.

۱۶۹۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ، عمرؓ اور ابوعبیدہ بن جراح (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کتنے بہترین آدمی ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف سہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: مناقب حضرت طلحہؓ: غزوہ احد کے دن حضرت طلحہؓ نے کمال جانثاری کا ثبوت دیا تھا اور آنحضرت ﷺ کو کفار کے حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خود سپر بنالیا تھا وہ تلواروں کو اپنے ہاتھ پر روک روک کر آنحضرت ﷺ کو گزند سے بچاتے تھے چنانچہ نہ صرف یہ کہ ان کا ہاتھ زندگی بھر کے لئے شل اور بے کار ہوگیا تھا بلکہ ان کے پورے جسم پر اسی (۸۰) زخم لگے تھے صحابہؓ جب بھی غزوہ احد کے دن کا تذکرہ کرتے تو کہا کرتے تھے کہ وہ دن درحقیقت طلحہؓ کی جانثاری اور فداکاری سے بھرپور دن تھا اور قدیم الاسلام غزوہ بدر کے علاوہ اور تمام غزوات میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ غزوہ بدر میں حضور ﷺ کے کام سے کہیں گئے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے ان کو جنتی ہونے کی خوشخبری عطاء فرمائی (۲)

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضرت زبیر بن العوام کی والدہ حضور علیہ السلام کی حقیقی پھوپھی تھیں۔ زبیر بن العوام قدیم الاسلام میں اس وقت سولہ سال کے تھے آنحضرت علیہ السلام کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر نبیؑ کے حواری یعنی خاص دوست اور مددگار ہوتے ہیں اور میرے حواری حضرت زبیرؓ ہیں حضرت زبیرؓ نے تمام خطرات اور دشواریوں کے باوجود غزوہ احزاب میں دشمن کی خبر لانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا تو حضور علیہ السلام نے ان کی زبردست تحسین کی اور اپنا حواری ہونے کا اعزاز عطاء فرمایا اور جنت کی خوشخبری سنائی۔ (۳) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی خاطر اپنا مال اور اپنی دولت خرچ کی خصوصاً حضور علیہ السلام کی ازواج مطہرات کے خرچہ کے لئے ایک باغ دیا تھا جو چار لاکھ میں فروخت ہوا تھا۔ ان کو بھی حضور علیہ السلام نے جنتی ہونے کی بشارت سنائی تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے نمایاں کارنامے انجام دیئے۔ حضور علیہ السلام نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں ان کی خدمات بہت زیادہ ہیں۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کو اس امت کا امین اس اعتبار سے فرمایا گیا کہ یا تو ان میں یہ وصف دوسرے صحابہ کی بہ نسبت زیادہ غالب تھا یا یہ کہ خود ان کے دوسرے اوصاف کی بہ نسبت یہ وصف ان پر زیادہ غالب تھا بہرحال ابوعبیدہؓ اپنے ذاتی محاسن و کمالات کی بناء پر بڑے شان والے صحابی ہیں ان کے مناقب اور فضائل میں اور بھی بہت سی روایتیں منقول ہیں۔

وہ دس (۱۰) صحابہ کرامؓ جن کو حضور علیہ السلام نے جنتی ہونے کی خوشخبری سنائی تھی ان کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے ان میں سعید بن زیدؓ بھی ہیں جو ابتداء میں اسلام لائے تھے ان کی بھی بہت قربانیاں اور خدمات ہیں۔

مَنَاقِبُ اَبِی الْفَضْلِ عَمِّ النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۶۹۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ثَنِىْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا وَ لِقُرَيْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُبْشَرَةٍ وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَحْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلِ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰى عَمِّىْ فَقَدْ اٰذَانِىْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابوالفضل عباس بن عبدالمطلبؓ کے مناقب

۱۶۹۵: حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ عباسؓ نبی اکرم علیہ السلام کے پاس غضبناک حالت میں آئے میں بھی وہاں موجود تھا۔ آپؐ نے فرمایا: (کیا بات ہے) کیوں غصہ میں ہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ علیہ السلام قریش کو ہم سے کیا دشمنی ہے کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو خوش ہو کر ملتے ہیں۔ اور جب ہم سے ملتے ہیں اور طرح ملتے ہیں۔ اس پر نبی اکرم علیہ السلام کو بھی غصہ آ گیا۔ یہاں تک کہ آپ کا چہرۂ انور سرخ ہو گیا۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تم میں سے کسی شخص کے دل میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ تمہیں اللہ اور اس کے رسول (علیہ السلام) کے لیے محبوب نہ رکھے۔ پھر فرمایا: اے لوگو جس نے میرے چچا کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی کیونکہ چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۱: بَابُ

۱۶۹۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا شَبَابَةُ نَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ اَوْ مِنْ صِنْوِ اَبِيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۵۹۱: باب

۱۶۹۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عباسؓ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ اور چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ابوزناد کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۵۹۲: بَابُ

۱۶۹۷: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ نَا وَهْبُ بْنُ جُرَيْرٍ نَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعُمَرَ فِي الْعَبَّاسِ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ وَ كَانَ عُمَرُ كَلَّمَهُ فِيْ صَدَقَتِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۵۹۲: باب

۱۶۹۷: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ سے حضرت عباسؓ کے بارے میں فرمایا کہ چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔ کیونکہ عمرؓ نے ان سے صدقے کے متعلق کوئی بات کی تھی۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَ لَهُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ فَاَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۶۹۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عباسؓ سے فرمایا کہ پیر کے دن صبح آپ اپنے بیٹوں کو لے کر میرے پاس آئیں تاکہ میں آپ لوگوں کے لیے ایسی دعا کروں جس سے اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے بیٹوں کو نفع پہنچائے چنانچہ ہم ان کے ساتھ گئے۔ آپؐ نے ہمیں ایک چادر اوڑھا دی اور پھر دعا کی کہ یا اللہ! عباس اور ان کے بیٹوں کی مغفرت فرما۔ ظاہری بھی اور باطنی بھی (ایسی مغفرت کہ) کوئی گناہ باقی نہ رہے۔ اے اللہ! انہیں اپنے بیٹوں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۶۹۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۶۹۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَقَدْ ضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ وَهُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

نے فرمایا کہ میں نے جعفرؓ کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی روایت سے غریب ہے اس حدیث کو ہم صرف عبداللہ بن جعفر کی روایت سے جانتے ہیں۔ یحیٰی بن معین وغیرہ انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ یہ علی بن مدینی کے والد ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۱۷۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُوْرَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۰۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص نے یہ کام جعفرؓ سے بہتر نہیں کیے۔ جوتی پہننا، سواری پر سوار ہونا اور اونٹ کی کاٹھی پر چڑھنا (یعنی اونٹنی پر سوار ہونا۔) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۰۱: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جعفر بن ابی طالبؓ سے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت دونوں میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَبُوْ يَحْيَى التَّيْمِيُّ نَا اِبْرَاهِيْمُ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنْ كُنْتُ لَاَسْأَلُ الرَّجُلَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الْاٰيَاتِ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَنَا اَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا اَسْاَلُهُ اِلَّا لِيُطْعِمَنِيْ شَيْئًا فَكُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِيْ حَتّٰى يَذْهَبَ بِيْ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَيَقُوْلُ لِاِمْرَاَتِهٖ يَا اَسْمَآءُ اَطْعِمِيْنَا فَاِذَا اَطْعَمَتْنَا اَجَابَنِيْ وَكَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَنِّيْهِ بِاَبِي الْمَسَاكِيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْاِسْحَاقَ الْمَخْزُوْمِيُّ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَدِيْنِيُّ وَقَدْ

۱۷۰۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ہمیشہ صحابہ کرامؓ سے قرآن کریم کی آیات کی تفسیر پوچھا کرتا تھا۔ اگرچہ میں خود اس سے زیادہ بھی جانتا ہوتا۔ صرف اس لیے کہ وہ مجھے کھانا کھلا دے چنانچہ اگر میں جعفر سے کوئی چیز پوچھتا تو وہ ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ گھر لے جا کر ہی جواب دیتے اور اپنی بیوی سے کہتے اسماء ہمیں کھانا کھلاؤ۔ جب وہ کھانا کھلا دیتیں تو جواب دیتے۔ حضرت جعفر مسکینوں سے محبت کرتے تھے۔ ان کے ساتھ بیٹھتے اور ان سے گفتگو کرتے تھے، اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ابومساکین کہا کرتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابواسحٰق مخزومی کا نام ابراہیم بن فضل مدنی ہے۔ بعض محدثین ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

مَنَاقِبُ اَبِىْ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

ابومحمد حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مناقب

۱۷۰۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نُعْمٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا جَرِيْرٌ وَابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيْدَ نَحْوَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ وَابْنُ اَبِىْ نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ الْكُوْفِيُّ.

۱۷۰۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ سفیان بھی جریر اور ابن فضیل سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی کوفی ہے۔

۱۷۰۴: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ نَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ اَخْبَرَنِى الْحَسَنُ بْنُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِىَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِىْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَىْءٍ لَا اَدْرِىْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِىْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِىْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهٗ فَاِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَاىَ وَابْنَا ابْنَتِىَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۰۴: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں کسی کام سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوپر کچھ لپیٹے ہوئے تھے مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا تھا۔ جب میں کام سے فارغ ہوا تو پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھولا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کولہے پر حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان سے محبت کرے اس سے بھی محبت فرما۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۰۵: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِىُّ الْعَمِّىُّ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ نَا اَبِىْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ يَعْقُوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ نُعْمٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا يَسْاَلُ عَنْ دَمِ

۱۷۰۵: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم فرماتے ہیں کہ ایک عراقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مچھر کے خون کے متعلق پوچھا کہ اگر کپڑے کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمانے لگے دیکھو یہ مچھر کے خون کا حکم پوچھ رہا ہے۔ اور انہی لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند (یعنی امام حسینؓ) کو قتل کیا ہے میں نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْبُغُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ يَعْقُوْبَ وَقَدْ رَوٰی اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ هٰذَا وَ ابْنُ اَبِیْ نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ نُعْمٍ الْبَجَلِیُّ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حسنؓ اور حسینؓ دونوں میرے دنیا کے پھول ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ شعبہ اس حدیث کو محمد بن ابی یعقوب سے نقل کرتے ہیں اور ابو ہریرہؓ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن ابی نعم سے عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی مراد ہیں۔

۱۷۰۶: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ نَا رَزِيْنٌ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ سَلْمٰی قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ وَهِیَ تَبْكِیْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَعْنِیْ فِی الْمَنَامِ وَعَلٰی رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَالَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۰۶: حضرت سلمٰیؓ فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ ام سلمہؓ کے ہاں گئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کیوں رو رہی ہیں۔؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے سر مبارک اور داڑھی پر خاک تھی۔ میں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں ابھی حسینؓ کا قتل دیکھ آیا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۰۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنِیْ يُوْسُفُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِیْ لِیَ ابْنَیَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ.

۱۷۰۷: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کے اہل بیت میں سے آپ سب سے زیادہ محبت کس سے کرتے ہیں۔ فرمایا حسنؓ اور حسینؓ سے۔ نیز نبی اکرم ﷺ حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ اور پھر انہیں سونگھتے اور اپنے ساتھ چپٹاتے۔ یہ حدیث انسؓ کی روایت سے غریب ہے۔

۵۹۳: بَابٌ

۵۹۳: باب

۱۷۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ نَا الْاَشْعَثُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللّٰهُ عَلٰی يَدَيْهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ يَعْنِی الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ.

۱۷۰۸: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید (سردار) ہے۔ یہ دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس سے مراد حسن بن علی رضی اللہ عنہما ہیں۔

۵۹۴: بَابٌ

۵۹۴: باب

۱۷۰۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ثَنِیْ اَبِیْ ثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ

۱۷۰۹: حضرت ابو بردہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک حسنؓ اور حسینؓ آ گئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ بُرَیْدَةَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَخْطُبُنَا اِذَا جَآءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلَیْهِمَا قَمِیْصَانِ اَحْمَرَانِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَیْنَ یَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰی هٰذَیْنِ الصَّبِیَّیْنِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰی قَطَعْتُ حَدِیْثِیْ وَرَفَعْتُهُمَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ.

دونوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں۔ چلتے تھے تو (چھوٹے ہونے کی وجہ سے) گر جاتے تھے۔ آپ منبر پر سے نیچے تشریف لائے اور دونوں کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھا لیا۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ سچ فرماتے ہیں کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں فتنہ (آزمائش) ہیں۔ لہٰذا دیکھو کہ جب میں نے انہیں دیکھا کہ گر گر کر چل رہے ہیں تو صبر نہ کر سکا اور اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھا لیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حسین بن واقد کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۷۱۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ عَیَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَیْمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

۱۷۱۰: حضرت یعلی بن مرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسینؓ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔ اللہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں جو حسینؓ سے محبت کرتا ہے۔ حسینؓ بھی نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِنْهُمْ اَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۷۱۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ لوگوں میں حسینؓ سے زیادہ کوئی نبی اکرم ﷺ سے مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِهُهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الزُّبَیْرِ.

۱۷۱۲: حضرت ابو جحیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ حسن بن علیؓ آپؐ کے زیادہ مشابہ تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۷۱۳: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ الْبَغْدَادِیُّ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ قَالَتْ ثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِیَادٍ فَجِیْئَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ فَجَعَلَ یَقُوْلُ بِقَضِیْبٍ فِیْ اَنْفِهٖ وَیَقُوْلُ مَارَاَیْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا لِمَ یُذْکَرُ قَالَ قُلْتُ اَمَا اِنَّهٗ کَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۱۷۱۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت ابن زیاد کے پاس تھا۔ جب حضرت امام حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا تو وہ (یعنی ابن زیاد) اپنی چھڑی ان کی ناک میں پھیرتے ہوئے کہنے لگا کہ میں نے اس طرح کا حُسن نہیں دیکھا تو اس کا کیوں تذکرہ کیا جائے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یہ نبی اکرم ﷺ سے زیادہ مشابہت رکھتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ .

تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۱۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ انَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّاسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاكَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

۱۷۱۴: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حسن سینے سے سر تک نبی اکرم ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ تھے اور حسین سینے سے نیچے تک۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۱۵ : حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّا جِيْئَ بِرَاْسِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَاَصْحَابِهٖ نُضِدَتْ فِى الْمَسْجِدِ فِى الرَّحْبَةِ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْجَاءَ تْ قَدْ جَاءَ تْ فَاِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَ تْ تَخَلَّلُ الرُّءُ وْسَ حَتّٰى دَخَلَتْ فِىْ مِنْخَرَىْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتّٰى تَغَيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوْا قَدْ جَاءَ تْ قَدْ جَاءَ تْ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاَثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۱۷۱۵: حضرت عمارہ بن عمیر فرماتے ہیں کہ جب عبیداللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لا کر رحبہ کی مسجد میں ڈال دیئے گئے تو میں بھی وہاں گیا۔ جب وہاں پہنچا تو لوگ کہنے لگے وہ آ گیا وہ آ گیا۔ دیکھا تو وہ ایک سانپ تھا جو آیا اور سروں میں سے ہوتا ہوا عبیداللہ بن زیاد کے نتھنوں میں گھس گیا۔ تھوڑی دیر نکلا اور چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا۔ پھر لوگ کہنے لگے وہ آ گیا، وہ آ گیا۔ اس نے دو یا تین مرتبہ اسی طرح کیا۔

۵۹۵. بَابٌ

۵۹۵: باب

۱۷۱۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالاَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَاَلَتْنِىْ اُمِّىْ مَتٰى عَهْدُكَ تَعْنِىْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَالِىْ بِهٖ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّىْ فَقُلْتُ لَهَادَعِيْنِىْ اٰتِى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّىَ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَاَسْاَلُهٗ اَنْ يَّسْتَغْفِرَلِىْ وَلَكِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهٗ فَسَمِعَ صَوْتِىْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ

۱۷۱۶: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے پوچھا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کتنے دن بعد حاضر ہوتے ہو؟ عرض کیا: اتنے دنوں سے میرا آنا جانا چھوٹا ہوا ہے۔ اس پر وہ بہت ناراض ہوئیں میں نے کہا: اچھا اب جانے دیجئے میں آج ہی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپؐ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں گا اُن سے اپنی اور آپ کی مغفرت کی دعا کرنے کے لیے کہوں گا۔ میں گیا اور آپؐ کے ساتھ مغرب پڑھی پھر آپؐ عشاء تک نماز میں مشغول رہے اور پھر عشاء پڑھ کر لوٹے۔ میں آپؐ کے پیچھے ہو لیا۔ آپؐ نے میری آواز سنی تو پوچھا کون ہے؟ حذیفہؓ۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا تمہیں کیا کام ہے۔ اللہ تمہاری

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلِاُمِّکَ قَالَ اِنَّ هٰذَا مَلَکٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ.

اور تمہاری والدہ کی مغفرت فرمائے۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ ایک ایسا فرشتہ تھا جو آج کی رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا۔ آج اس نے اپنے رب سے مجھے سلام کرنے اور یہ خوشخبری دینے کے لیے آنے کی اجازت چاہی کہ فاطمہؓ جنتی عورتوں کی سردار اور حسنؓ وحسینؓ جنت کے جوانوں کے سردار ہوں گے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسرائیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۷۱۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۱۷: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؓ وحسینؓ کو دیکھا تو دعا کی کہ یا اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَدْ ضَعَّفَهٗ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

۱۷۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو کندھے پر بٹھائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے کہا: اے لڑکے تم کتنی بہترین سواری پر سوار ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سوار بھی تو بہترین ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اور زمعہ بن صالح کو بعض علماء نے حفظ کے اعتبار سے ضعیف کہا ہے۔

۱۷۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۱۹: حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو کندھے پر بٹھائے ہوئے یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے مناقب

۱۷۲۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ

۱۷۲۰: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنُ الْحَسَنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ هُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَزَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ قَدْ رَوٰى عَنْهُ سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج کے موقع پر اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر عرفات کے میدان میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ۔آپؐ نے فرمایا: اے لوگو میں تم لوگوں میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر انہیں پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے ۔ایک قرآن مجید دوسرے میرے اہل بیت ۔اس باب میں حضرت ابوذرؓ، ابوسعیدؓ، زید بن ارقمؓ اور حذیفہ بن اسیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔زید بن حسن سے سعید بن سلیمان اور کئی حضرات روایت کرتے ہیں۔

۱۷۲۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَ اَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَاَنْتِ عَلٰى خَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَاَبِي الْحَمْرَاءِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۷۲۱: رسول اللہ ﷺ کے پروردہ عمرو بن ابی سلمہؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت: ’’ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ ...الآیہ‘‘ (یعنی اے اہل بیت اللہ چاہتا ہے کہ تمہاری ناپاکی کو دور کر دے) ام سلمہؓ کے گھر میں نازل ہوئی تو آپؐ نے حضرت فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلایا اور ان پر ایک چادر ڈال دی ۔علیؓ آپؐ کے پیچھے تھے ۔ چنانچہ آپؐ نے ان سب پر چادر ڈالنے کے بعد فرمایا: اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے ناپاکی کو دور کردے اور انہیں اچھی طرح پاک کردے ۔اس پر ام اسلمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں بھی انہیں میں ہوں ۔آپؐ نے فرمایا تم اپنی جگہ ہو اور بھلائی پر ہو۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ، معقل بن یسارؓ، ابوحمراءؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۱۷۲۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوْفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَالْاَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَلَنْ

۱۷۲۲: حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں وہ چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے ۔ان میں سے ایک دوسری سے بہت بڑی ہے اور جو بڑی ہے وہ اللہ کی کتاب ہے گویا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹک رہی ہے اور دوسری میرے اہل بیت ۔یہ دونوں حوض (کوثر) پر پہنچنے تک کبھی جدا نہیں ہوں گے۔ پس دیکھو کہ تم میرے بعد

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ كَثِيْرِ النَّوَّاءِ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ اُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ اَوْقَالَ رُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَ حَمْزَةُ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ بِلَالٌ وَ سَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَالْمِقْدَادُ وَحُذَيْفَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوْفًا.

۱۷۲۳: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نجباء یا فرمایا کہ نقباء عطا فرمائے ہیں جو اس کے رفقاء ہوتے ہیں لیکن مجھے چودہ عطا کئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے پوچھا: وہ کون ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں' میرے دونوں بیٹے، جعفرؓ، ابوبکرؓ، عمرؓ، مصعب بن عمیرؓ، بلالؓ، سلمانؓ عمارؓ، مقدادؓ، حذیفہؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ، یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور حضرت علیؓ سے موقوفاً منقول ہے۔

۱۷۲۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ نَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ نَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهِ وَ اَحِبُّوْنِيْ بِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ بِحُبِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۷۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سے محبت کرو اس لیے کہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں میں سے کھلاتا ہے اور مجھ سے اللہ کی محبت کی وجہ سے محبت کرو اور اسی طرح میرے اہل بیت سے میری وجہ سے (محبت کرو)۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ :

حضرت معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ، ابی بن کعبؓ، اور ابوعبیدہ بن جراحؓ کے مناقب

۱۷۲۵: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ دَاوُدَ الْعَطَّارِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ اَقْرَؤُهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هٰذَا

۱۷۲۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ان پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکرؓ ہیں۔ اللہ کے حکم کی تعمیل میں سب سے زیادہ سخت عمرؓ، سب سے زیادہ باحیاء عثمان بن عفانؓ، حلال وحرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبلؓ، سب سے زیادہ علم میراث جاننے والے زید بن ثابتؓ اور سب سے زیادہ قراءت جاننے والے ابی بن کعبؓ ہیں۔ پھر ہر امت کا امین ہوتا ہے۔ اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراحؓ ہیں۔ یہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو قتادہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوقلابہ بھی انسؓ سے اسی کی مانند مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۷۲۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۷۲۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں تمہیں سورۃ البینہ پڑھ کر سناؤں۔ انہوں نے پوچھا کیا میرا نام لے کر؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ اس پر وہ (یعنی ابی بن کعبؓ) رونے لگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابی بن کعبؓ بھی یہی حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۱۷۲۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۲۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں انصار میں سے چار آدمیوں نے قرآن جمع کیا۔ حضرت ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ، اور ابوزیدؓ۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا کون سے ابوزید؟ انہوں نے فرمایا میرے ایک چچا ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۲۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ.

۱۷۲۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کتنے بہترین انسان ہیں۔ اسی طرح عمرؓ، ابوعبیدہؓ، اسید بن حضیرؓ، ثابت بن قیسؓ، معاذ بن جبلؓ اور معاذ بن عمرو بن جموح بھی کیا خوب لوگ ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۷۲۹ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا اَمِيْنًا قَالَ فَاِنِّيْ سَاَبْعَثُ

۱۷۲۹: حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ ایک قوم کا سردار اور اس کا نائب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے ساتھ کسی امین کو بھیجئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کیساتھ ایسا امین بھیجوں گا جو حقیقت میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَعَكُمْ اَمِينًا حَقَّ اَمِينٍ فَاشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صِلَةٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِىَ عَنْ عُمَرَوَ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

امین ہوگا۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس پر لوگ اس خدمت کے انجام دینے کی تمنا کرنے لگے۔ پھر آپؐ نے ابوعبیدہؓ کو بھیجا ۔ابواسحٰق (راوی حدیث) جب یہ حدیث صلہ سے بیان کرتے تو فرماتے کہ میں نے یہ حدیث ساٹھ سال پہلے سنی تھی ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمرو، انسؓ بھی نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کا امین ابوعبیدہؓ ہے۔

مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلمان فارسیؓ کے مناقب

۱۷۳۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِىْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ رَبِيْعَةَ الْاِيَادِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰى ثَلٰثَةٍ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَّ سَلْمَانَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ.

۱۷۳۰: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے۔ علیؓ، عمارؓ اور سلمانؓ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حسن بن صالح کی روایت سے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُنْيَتُهُ اَبُو الْيَقْظَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمار بن یاسرؓ کے مناقب انکی کنیت ابویقظان ہے

۱۷۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ هَانِيءِ بْنِ هَانِيءٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۳۱: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ عمار بن یاسرؓ حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی تو آپؐ نے فرمایا: اسے آنے دو۔ مرحبا اے پاک ذات اور پاک خصلت والے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۳۲: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الْكُوْفِيُّ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سِيَاهٍ

۱۷۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمارؓ کو جن دو کاموں میں بھی اختیار دیا گیا انہوں نے ان میں سے بہتر ہی کو اختیار کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اس سند سے صرف عبدالعزیز بن سیاہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ یہ کوفی شیخ ہیں۔ محدثین ان سے روایت کرتے ہیں۔ ان کے بیٹے کا نام یزید

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَهُوَ شَيْخٌ كُوفِيٌّ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ النَّاسُ وَلَهُ ابْنٌ يُقَالُ لَهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثِقَةٌ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ .

بن عبدالعزیز ہے۔ یہ بھی ثقہ ہیں۔ان سے یحییٰ بن آدم نے احادیث نقل کی ہیں۔

١٧٣٣ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي لَا اَدْرِيْ مَا قَدْرُ بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَ مَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوٰى اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالٍ مَوْلٰى رِبْعِيٍّ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوٰى سَالِمُ الْمُرَادِيُّ الْكُوْفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رِبْعِيِّ ابْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

١٧٣٣: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ میں کب تک تم لوگوں میں ہوں لہٰذا میرے بعد آنے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء (پیروی) کرنا، عمار رضی اللہ عنہ کی راہ پر چلنا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بات کی تصدیق کرنا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ابراہیم بن سعد اس حدیث کو سفیان ثوری سے وہ عبدالملک بن عمیر سے وہ ہلال سے (ربعی کے مولیٰ) سے وہ ربعی سے وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ سالم مرادی کوفی نے بواسطہ عمرو بن حزم اور ربعی بن حراش حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اسکے ہم معنی مرفوع حدیث نقل کی۔

١٧٣٤ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدِيْنِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ يَا عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ اَبِي الْيُسْرِ وَحُذَيْفَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ .

١٧٣٤: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمارؓ تمہیں بشارت ہو کہ تمہیں باغی لوگ شہید کریں گے ۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابو یسر اور حذیفہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر غفاریؓ کے مناقب

١٧٣٥ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ هُوَ اَبُو الْيَقْظَانِ عَنْ اَبِيْ حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَفِي

١٧٣٥: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آسمان نے ابوذرؓ سے زیادہ سچے پر سایہ نہیں کیا اور نہ ہی زمین نے ان سے زیادہ سچے کو اٹھایا۔ اس باب میں حضرت ابودرداءؓ اور ابوذرؓ سے بھی روایت ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْبَاب عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ ذَرٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۷۳۶ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنِيْ اَبُوْ زُمَيْلٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِیْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰى مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْهِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَتَعْرِفُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ نَعَمْ فَاعْرِفُوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَمْشِیْ فِی الْاَرْضِ بِزُهْدِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ.

یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۳۶: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق فرمایا کہ آسمان نے ابوذرؓ سے زیادہ زبان کے سچے اور وعدے کو پورا کرنے والے پر سایہ نہیں کیا اور نہ ہی اس سے زیادہ سچے اور وفا شعار شخص کو زمین نے اٹھایا۔ وہ (یعنی ابوذرؓ) عیسیٰ بن مریم سے مشابہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اسطرح پوچھا گویا کہ رشک کر رہے ہوں کہ کیا ہم انہیں بتادیں۔ فرمایا ہاں بتادو۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ بعض اس حدیث کو اسطرح نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ابوذرؓ زمین پر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرح زہد کیساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے مناقب

۱۷۳۷ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ نَا اَبُوْ مُحَيَّاةَ يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَخِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا اُرِيْدَ قَتْلُ عُثْمَانَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ مَاجَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِیْ نَصْرِكَ قَالَ اُخْرُجْ اِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّیْ فَاِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌ لِّیْ مِنْكَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَى النَّاسِ، فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ كَانَ اِسْمِیْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ، وَنَزَلَتْ فِیَّ اٰيَاتٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِیَّ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ وَنَزَلَ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ اِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُوْدًا عَنْكُمْ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِیْ نَزَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ

۱۷۳۷: حضرت عبدالملک بن عمیر، حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے بھتیجے سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ کے قتل کا ارادہ کیا گیا تو عبداللہ بن سلامؓ ان کے پاس گئے۔ انہوں نے پوچھا کیوں آئے ہو؟ عرض کیا آپ کی مدد کے لیے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا تم باہر رہ کر لوگوں کو مجھ سے دور رکھو تو یہ میرے لئے تمہارے اندر رہنے سے بہتر ہے۔ وہ (یعنی عبداللہ بن سلامؓ) باہر آئے اور لوگوں سے کہا اے لوگو زمانہ جاہلیت میں میرا یہ نام تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے میرا نام عبداللہ رکھا۔ میرے متعلق قرآن کریم کی کئی آیات نازل ہوئیں۔ چنانچہ'' وشهد من بنی اسرائیل ...... ''اور'' قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ ...الآیۃ'' میرے ہی بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ (جان لوکہ) اللہ کی تلوار میان میں ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر میں تمہارے ہمسائے ہیں۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہے تھے۔ لہٰذا تم لوگ اس شخص کے متعلق اللہ سے ڈرو۔ اللہ کی قسم اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو تمہارے ہمسائے فرشتے تم سے دور ہو جائیں گے اور تم پر اللہ کی تلوار

www.sirat-e-mustaqeem.com

جِيرَانَكُمُ الْمَلَائِكَةَ وَلَتُسَلَّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدِ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالُوا اقْتُلُوا الْيَهُوْدِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ رَوٰى شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ.

میان سے نکل آئے گی جو پھر قیامت تک کبھی میان میں واپس نہیں جائے گی۔ لوگ کہنے لگے اس یہودی کو بھی عثمانؓ کے ساتھ قتل کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبدالملک بن عمیر کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعیب بن صفوان بھی اسے عبدالملک بن عمیر سے وہ عمر بن محمد بن عبداللہ بن سلام سے اور وہ اپنے دادا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۷۳۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيْلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوْصِنَا قَالَ أَجْلِسُوْنِيْ فَقَالَ إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيْمَانَ مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِيْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَأَسْلَمَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۳۸: حضرت یزید بن عمرہ کہتے ہیں کہ جب معاذ بن جبلؓ کی موت کا وقت قریب آیا تو ان سے درخواست کی گئی کہ اے ابو عبدالرحمٰن ہمیں وصیت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: مجھے بٹھاؤ۔ پھر فرمایا ایمان اور علم اپنی جگہ موجود ہیں جو انہیں تلاش کرے گا۔ وہ یقیناً پالے گا۔ تین مرتبہ یہی فرمانے کے بعد فرمایا: علم کو چار شخصوں کے پاس تلاش کرو۔ ایک ابو درداءؓ، دوسرے سلمان فارسیؓ، تیسرے عبداللہ بن مسعودؓ، اور چوتھے عبداللہ بن سلامؓ، جو یہودی تھے بعد میں مسلمان ہوئے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ان کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ وہ ان دس میں سے ہیں جو جنتی ہیں۔ اس باب میں حضرت سعدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے مناقب

۱۷۳۹ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ يَحْيَى ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوْا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ أَصْحَابِيْ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَيَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَأَبُو الزَّعْرَاءِ اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

۱۷۳۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء (پیروی) کرنا، عمارؓ کے راستے پر چلنا اور عبداللہ بن مسعودؓ کے عہد کو لازم پکڑنا (یعنی نصیحت پر عمل کرنا۔) یہ حدیث اس سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف یحییٰ بن سلمہ بن کھیل کی روایت سے جانتے ہیں۔ اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ ابو زعراء کا نام عبداللہ بن ھانی ہے لیکن ابوزعراء جن سے شعبہ،

www.sirat-e-mustaqeem.com

هَانِیءٍ وَاَبُو الزَّعْرَاءِ الَّذِیْ رَوٰی عَنْهُ شُعْبَةُ وَ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ عُیَیْنَةَ اِسْمُهٗ عَمْرٌو وَهُوَابْنُ اَخِیْ اَبِی الْاَحْوَصِ صَاحِبُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں وہ عمرو بن عمرو ہیں۔ وہ ابوحوص کے بھتیجے اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوست ہیں۔

۱۷۴۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ نَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا مُوْسٰی یَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ وَمَا نَرٰی حِیْنًا اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ ﷺ لِمَا نَرٰی مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرَوَاهُ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ.

۱۷۴۰: حضرت ابواسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ابوموسیٰؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور میرے بھائی جب یمن سے آئے تو صرف عبداللہ بن مسعودؓ ہی کے متعلق معلوم ہوتا تھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہیں۔ کیونکہ وہ اور انکی والدہ اکثر آپؐ کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری اسے ابواسحق سے روایت کرتے ہیں۔

۱۷۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ نَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ اَتَیْنَا حُذَیْفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِاَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَدْیًا وَدَلًّا فَنَاْخُذَ عَنْهُ وَ نَسْمَعَ مِنْهُ قَالَ كَانَ اَقْرَبُ النَّاسِ هَدْیًا وَدَلًّا وَسَمْتًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰی یَتَوَارٰی مِنَّا فِیْ بَیْتِهٖ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ هُوَ مِنْ اَقْرَبِهِمْ اِلَی اللّٰهِ زُلْفٰی هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۷۴۱: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ ہم حذیفہؓ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہمیں وہ شخص بتایئے جو نبی اکرم ﷺ سے دوسرے لوگوں کی نسبت چال چلن میں زیادہ قریب تھا تاکہ ہم اس سے علم حاصل کریں اور احادیث سنیں۔ انہوں نے فرمایا: وہ عبداللہ بن مسعودؓ ہی ہیں۔ وہ آپؐ کے پوشیدہ خانگی حالات سے بھی واقف ہوتے تھے جن کا ہمیں علم تک نہ ہوتا۔ نبی اکرم ﷺ کے جھوٹ سے محفوظ صحابہ کرامؓ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان سب میں ام عبد کے بیٹے عبداللہ بن مسعودؓ کے علاوہ کوئی اللہ تعالیٰ سے اتنا قریب نہیں جتنے وہ ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا صَاعِدُ الْحَرَّانِیُّ نَا زُهَیْرٌ نَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ غَیْرِ مَشُوْرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَیْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ هٰذَا حَدِیْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِیْثِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ.

۱۷۴۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں بغیر مشورے کے کسی لشکر کا امیر مقرر کرتا تو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کرتا۔

اس حدیث کو ہم صرف حارث کی علیؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۷۴۳: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَكِیْعٍ نَا اَبِیْ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ عَنْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ

۱۷۴۳: ہم سے روایت کی سفیان بن وکیع نے انہوں نے اپنے والد سے وہ سفیان ثوری سے وہ ابواسحق سے وہ حارث

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْ غَیْرِ مَشُوْرَةٍ لَاَمَّرْتُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ.

سے اور وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو بغیر مشورے کے امیر مقرر کرتا تو ام عبد کے بیٹے (ابن مسعودؓ کو کرتا)۔

۱۷۴۴ : حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۷۴۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن چار آدمیوں سے سیکھو۔ ابن مسعودؓ، ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ اور ابوحذیفہؓ کے مولیٰ سالم سے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۵ : حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَصْرِیُّ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ نَیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَیْثَمَةَ بْنِ اَبِیْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ الْمَدِیْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّیَسِّرَلِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَیَسَّرَلِیْ اَبَا هُرَیْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَیْهِ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّیَسِّرَلِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتُ لِیْ فَقَالَ مِنْ اَیْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْکُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَیْرَ وَاَطْلُبُهٗ فَقَالَ اَلَیْسَ فِیْکُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِکٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَیْهِ وَحُذَیْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارُ الَّذِیْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّیْطَانِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْکِتَابَیْنِ قَالَ الْقَتَادَةُ وَالْکِتَابَانِ الْاِنْجِیْلُ وَالْقُرْاٰنُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ وَخَیْثَمَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَبْرَةَ نُسِبَ اِلٰی جَدِّهٖ.

۱۷۴۵: حضرت خیثمہ بن ابی سبرہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے کوئی نیک دوست عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوہریرہؓ سے ملوادیا۔ میں انکے پاس بیٹھا اور اپنی دعا کے متعلق بتایا۔ انہوں نے پوچھا کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ کوفہ کا رہنے والا ہوں اور خیر کی طلب مجھے یہاں لائی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کیا تمہارے پاس سعد بن مالکؓ نہیں جنکی دعا قبول ہوتی ہے۔ کیا نبی اکرم ﷺ کے لیے وضو کا پانی رکھنے اور جوتیاں سیدھی کرنے والے ابن مسعودؓ نہیں ہیں۔؟ کیا نبی اکرم ﷺ کے راز دار حذیفہؓ نہیں ہیں؟ کیا عمارؓ نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی دعا کے مطابق شیطان سے دور کردیا ہے۔؟ اور کیا دو کتابوں والے سلمانؓ نہیں ہیں۔ قتادہ کہتے ہیں کہ دو کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور خیثمہ، عبدالرحمٰن بن سبرہ کے بیٹے ہیں سند میں وہ اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں۔

مَنَاقِبُ حُذَیْفَةَ ابْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حذیفہؓ بن یمانؓ کے مناقب

۱۷۴۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِیْسٰی عَنْ شَرِیْکٍ عَنْ اَبِی الْیَقْظَانِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِاسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنْ اَسْتَخْلِفْتُ عَلَیْکُمْ فَعَصَیْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰکِنْ مَا

۱۷۴۶: حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) کاش آپؐ کسی کو خلیفہ مقرر فرمادیتے ؟ فرمایا: اگر میں خلیفہ مقرر کروں اور پھر تم اسکی نافرمانی کرو تو عذاب میں مبتلا ہوجاؤ گے لیکن جو چیز تم سے حذیفہؓ بیان کرے

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُ وْهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُلْتُ لِاِسْحَاقَ بْنِ عِيْسٰى يَقُوْلُوْنَ هٰذَا عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ لَا عَنْ زَاذَانَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيْثُ شَرِيْكٍ.

اسکی تصدیق کرنا اور جو عبداللہ بن مسعودؓ پڑھے وہی پڑھنا۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن راوی کہتے ہیں کہ میں نے اسحٰق بن عیسٰی سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ابووائل سے منقول ہے۔ انہوں نے کہا نہیں بلکہ زاذان سے انشاء اللہ۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور شریک سے منقول ہے۔

مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت زید بن حارثہؓ کے مناقب

۱۷۴۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلَاثَةِ الْافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ وَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حُبِّيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۴۷: حضرت اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اسامہ کو بیت المال سے ساڑھے تین ہزار اور عبداللہ بن عمرؓ کو تین ہزار دیئے تو انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ نے اسامہ کو مجھ پر فضیلت کیوں دی ہے۔ اللہ کی قسم انہوں نے کسی غزوہ میں مجھ سے سبقت حاصل نہیں کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اس لیے کہ اسامہؓ کے والد زیدؓ نبی اکرم ﷺ کو تمہارے باپ سے زیادہ عزیز اور اسامہ تم سے زیادہ محبوب تھے۔ لہٰذا میں نے نبی اکرم ﷺ کے محبوب شخص کو اپنے محبوب پر مقدم کیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُوْا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآءِ هِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۴۸: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد ﷺ ہی کہا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ''اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآءِ هِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَاللّٰهِ'' (یعنی انہیں ان کے اصل باپ ہی کی طرف منسوب کیا کرو) یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۴۹: حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرُّوْمِيِّ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَبَلَةُ بْنُ حَارِثَةَ اَخُوْ زَيْدٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِبْعَثْ مَعِيَ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَذَا قَالَ فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَأَيْتُ رَأْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَأْيِيْ

۱۷۴۹: حضرت جبلہ بن حارث فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ میرے بھائی زید کو بھیج دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا وہ یہ ہے اگر تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں نہیں روکتا۔ زید نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: اللہ کی قسم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت چھوڑ کر کسی کو اختیار نہیں کر سکتا۔ جبلہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ میرے بھائی کی رائے میری رائے سے افضل تھی۔ یہ حدیث حسن غریب

www.sirat-e-mustaqeem.com

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ الرُّوْمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ.

ہے۔ہم اس حدیث کوصرف ابن رومی کی روایت سے جانتے ہیں۔وہ علی بن مسہر سے روایت کرتے ہیں۔

۱۷۵۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِيْ اِمَارَتِهِ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمْرَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ.

۱۷۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اوراس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کومقرر کردیا۔لوگ انکی امارت پرطعن کرنے لگے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرتم اسکی امارت پرطعن کرتے ہوتو کیا ہواتم تو اسکے باپ کی امارت پر بھی طعن کرتے تھے۔اللہ کی قسم وہ امارت کا مستحق اور میرے نزدیک سب سے عزیز تھااوراسکے بعد یہ میرے نزدیک سب سے عزیز ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔علی بن حجراسے اسماعیل بن جعفر سے وہ عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اوروہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

مَنَاقِبُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت اسامہ بن زیدؓ کے مناقب

۱۷۵۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهُ يَدْعُوْلِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۵۱: حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض بڑھا تو میں اور کچھ لوگ مدینہ واپس آئے۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا تو آپؐ کی زبان بند ہوچکی تھی۔لہٰذا آپؐ نے کوئی بات نہیں کی لیکن اپنے ہاتھ مجھ پر رکھتے اور انہیں اٹھاتے۔میں جانتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعا فرمارہے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۵۲: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ اُحِبُّهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۵۲: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہؓ کی ناک پونچھنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ دیجئے میں ناک صاف کردیتی ہوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہؓ اس سے محبت کرو کیونکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۵۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ

۱۷۵۳: حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بیٹھا ہوا تھا کہ علیؓ اور عباسؓ آئے اور مجھ سے کہا کہ اے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا يَا اُسَامَةُ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ قَالَ اَتَدْرِيْ مَاجَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ اِئْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا قَدْ سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ كَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ .

اسامہ نبی اکرمؐ سے ہمارے لیے اجازت مانگو۔ میں نے نبی اکرمؐ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ دونوں کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا لیکن میں جانتا ہوں؟ انہیں اجازت دے دو وہ اندر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم آپؐ سے یہ پوچھنے آئے ہیں کہ آپؐ کے نزدیک آپؐ کے اہل میں سے آپؐ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا فاطمہؓ بنت محمدؐ سے۔ عرض کیا: ہم آپ کی اولاد کے متعلق نہیں پوچھ رہے بلکہ گھر والوں کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ان میں سے میرے نزدیک وہ سب سے زیادہ محبوب ہے جس پر اللہ نے اور میں نے انعام کیا اور وہ اسامہ بن زیدؓ ہے۔ انہوں نے پوچھا: ان کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا علی بن ابی طالبؓ۔ حضرت عباسؓ کہنے لگے یا رسول اللہ آپؐ نے اپنے چچا کو آخر میں کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا: علیؓ نے آپ (یعنی عباسؓ) سے پہلے ہجرت کی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کہا ہے۔

مَنَاقِبُ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ کے مناقب

۱۷۵۴ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَزْدِيُّ نَا زَائِدَةُ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا ضَحِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۱۷۵۴: حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جب سے میں مسلمان ہوا نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پاس آنے سے کبھی نہیں روکا اور آپؐ جب بھی مجھے دیکھتے مسکراتے ہوئے دیکھتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۵۵ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنِيْ زَائِدَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۵۵: حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پاس حاضر ہونے سے کسی وقت نہیں روکا اور آپؐ جب بھی مجھے دیکھتے ہنستے ہوئے دیکھتے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۱۷۵۶ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ نَا اَبُو اَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ اَبِي جَهْضَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ رَاَى جِبْرَئِيلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَالَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ اَبُو جَهْضَمٍ لَمْ يُدْرِكِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ اِسْمُهُ مُوسَى بْنُ سَالِمٍ.

۱۷۵۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ نَا قَاسِمُ ابْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَالِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُؤْتِيَنِي اللّٰهُ الْحُكْمَ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ وَ قَدْرَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۷۵۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے مناقب

۱۷۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے دومرتبہ جبرائیل کو دیکھا اور نبی اکرم ﷺ نے دومرتبہ ان کے لیے دعا فرمائی ۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ کیونکہ ابوجہضم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کونہیں پایا۔ان کا نام موسیٰ بن سالم ہے۔

۱۷۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دومرتبہ اللہ (عزوجل) سے دعا کی کہ مجھے حکمت عطا فرمائے ۔ یہ حدیث اس سند سے عطاء کی روایت سے حسن غریب ہے۔ عکرمہ نے بھی اسے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۱۷۵۸: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الوہاب ثقفی انہوں نے خالد حذاء انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے سینے سے لگایا اور دعا کی کہ یا اللہ اسے حکمت عطا فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۱۷۵۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّمَا بِيَدِي قِطْعَةُ اِسْتَبْرَقٍ وَلَا اُشِيرُ بِهَا اِلٰى مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِي اِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے مناقب

۱۷۵۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشمی مخمل کا ایک ٹکڑا ہے۔ میں اس سے جنت کی جس جانب بھی اشارہ کرتا ہوں وہ مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے۔ میں نے یہ خواب حضرت حفصہؓ کو سنایا تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیان کردیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا بھائی نیک شخص ہے یا فرمایا عبداللہ نیک آدمی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۶۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰئ فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اُرَى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے مناقب

۱۷۶۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے زبیرؓ کے گھر میں چراغ (کی روشنی) دیکھی تو فرمایا۔ عائشہؓ مجھے یقین ہے کہ اسماء کے ہاں ولادت ہوئی ہے۔ تم لوگ اسکا نام نہ رکھنا میں خود اس کا نام رکھوں گا۔ پھر آپؐ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور کھجور چبا کر اسکے منہ میں دی ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۶۱ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِاَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنَيْسٌ قَالَ فَدَعَالِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَاَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مٰلِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت انس بن مالکؓ کے مناقب

۱۷۶۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گزرے تو میری والدہ ام سلیم نے آپؐ کی آواز سن کر عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ انیس ہے۔ پھر آپؐ نے میرے لیے تین دعائیں کہیں ان میں سے دو تو میں نے دنیا میں دیکھ لیں اور تیسری (دعا) کی آخرت میں امید رکھتا ہوں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور کئی سندوں سے حضرت انس بن مالکؓ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۱۷۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيْمَا اَعْطَيْتَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۶۲: حضرت ام سلیمؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انس بن مالکؓ آپؐ کا خادم ہے اس کے لیے دعا کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا اے اللہ اس کا مال و اولاد زیادہ کر اور جو کچھ اسے عطا فرمایا ہے اس میں برکت پیدا فرما۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۶۳ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ نَصْرٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَنَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ عَنْ اَبِيْ نَصْرٍ وَاَبُوْ نَصْرٍ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ اَبِيْ خَيْثَمَةَ الْبَصْرِيُّ رَوٰى عَنْ

۱۷۶۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک سبزی (ساگ وغیرہ) توڑتے ہوئے دیکھا تو اسی کے نام پر میری کنیت رکھ دی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جابر جعفی کی روایت سے جانتے ہیں۔ جابر جعفی ابونصر سے روایت کرتے ہیں۔ ابونصر وہ خیثمہ بن ابی خیثمہ بصری ہیں۔ یہ انسؓ سے احادیث روایت

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنَسٍ اَحَادِيْث.

کرتے ہیں۔

۱۷۶۴ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مَيْمُوْنٌ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ نَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَا ثَابِتُ خُذْعَنِّيْ فَاِنَّكَ لَنْ تَاْخُذَ عَنْ اَحَدٍ اَوْثَقَ مِنِّيْ اِنِّيْ اَخَذْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ جِبْرَئِيْلَ وَاَخَذَهُ جِبْرَئِيْلُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

۱۷۶۴: حضرت ثابت بنانی کہتے ہیں کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ اے ثابت مجھ سے علم حاصل کرلو کیونکہ تمہیں مجھ سے زیادہ معتبر آدمی نہیں ملے گا۔ اس لیے کہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے اور جبرائیل نے اللہ تعالیٰ سے لیا (سیکھا) ہے۔

۱۷۶۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَعْقُوْبَ وَلَمْ يَذْكُرْفِيْهِ وَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرَئِيْلَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ.

۱۷۶۵: ہم سے روایت کی ابوکریب نے انہوں نے زید بن حباب انہوں نے میمون ابوعبداللہ انہوں نے ثابت انہوں نے انس بن مالکؓ سے ابراہیم بن یعقوب کی حدیث کی مانند حدیث نقل کی لیکن اس میں یہ مذکور نہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ علوم جبرائیلؑ سے حاصل کئے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ہم اس حدیث کو صرف زید بن حباب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۷۶۶ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رُبَّمَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاذَاالْاُذُنَيْنِ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ يَعْنِيْ يُمَازِحُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۶۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اکثر مجھے اے دو کان والے کہا کرتے تھے۔ابواسامہؒ کہتے ہیں کہ یہ فرمانا آپ کا مذاق کے طور پر تھا۔یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۷۶۷ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَسِنِيْنَ وَدَعَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ يَجِدُ مِنْهُ رِيْحَ الْمِسْكِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَقَدْاَدْرَكَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَرَوٰى عَنْهُ.

۱۷۶۷: حضرت ابوخلدہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعالیہ سے پوچھا کہ کیا انسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ انسؓ نے نبی اکرم ﷺ کی دس سال خدمت کی ہے اور آپؐ نے حضرت انسؓ کے لیے دعا بھی فرمائی ۔ ان کا (حضرت انسؓ) ایک باغ تھا جو سال میں دو مرتبہ پھل دیا کرتا تھا اور اس میں ایک درخت تھا جس سے مشک کی خوشبو آتی تھی ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔انہوں نے انس بن مالکؓ کو پایا ہے اور ان سے روایت کی ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوہریرہؓ کے مناقب

۱۷۶۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى نَا

۱۷۶۸: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْمَعُ مِنْکَ اَشْیَاءَ فَلَا اَحْفَظُهَا قَالَ اُبْسُطْ رِدَائَکَ فَبَسَطْتُ فَحَدَّثَ حَدِیْثًا کَثِیْرًا فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا حَدَّثَنِیْ بِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْرُوِیَ مِنْ غَیْرِوَجْهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ.

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپؐ سے بہت سی احادیث سنتا ہوں لیکن یاد نہیں کرسکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے چادر پھیلائی اور پھر آپؐ نے بہت سی احادیث بیان فرمائیں ان میں سے میں کچھ نہیں بھولا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے۔

١٧٦٩: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِیِّ الْمُقَدَّمِیُّ نَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ اَبِی الرَّبِیْعِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَبَسَطْتُ ثَوْبِیْ عِنْدَهٗ ثُمَّ اَخَذَهٗ فَجَمَعَهٗ عَلٰی قَلْبِیْ قَالَ فَمَا نَسِیْتُ بَعْدَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

١٧٦٩: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر چادر بچھادی۔ پھر آپؐ نے اسے اکٹھا کرکے میرے دل پر رکھ دیا۔ اور اس کے بعد میں کچھ نہیں بھولا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

١٧٧٠: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا هُشَیْمٌ نَا یَعْلَی بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَنْتَ کُنْتَ اَلْزَمَنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَحْفَظَنَا لِحَدِیْثِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ.

١٧٧٠: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہؓ سے فرمایا کہ آپؐ ہم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ اور ہم سب سے زیادہ ان کی حدیثوں کو یاد رکھنے والے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

١٧٧١: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ نَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدِ الْحَرَّانِیُّ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ فَقَالَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَرَاَیْتَ هٰذَا الْیَمَانِیَّ یَعْنِیْ اَبَا هُرَیْرَةَ اَهُوَ اَعْلَمُ بِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْکُمْ نَسْمَعُ مِنْهُ مَالَا نَسْمَعُ مِنْکُمْ اَوْ یَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَمْ یَقُلْ قَالَ اَمَّا اَنْ یَّکُوْنَ سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَمْ نَسْمَعْ عَنْهُ وَذٰلِکَ اَنَّهٗ کَانَ مِسْکِیْنًا لَا شَیْءَ لَهٗ ضَیْفًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَدُهٗ مَعَ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَکُنَّا نَحْنُ اَهْلَ بُیُوْتَاتٍ وَغِنًی وَکُنَّا نَاْتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَرَفَیِ النَّهَارِ لَا اَشُکُّ اِلَّا اَنَّهٗ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَمْ نَسْمَعْ وَلَا تَجِدُ اَحَدًا فِیْهِ خَیْرًا یَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

١٧٧١: مالک بن عامر کہتے ہیں کہ ایک شخص طلحہ بن عبیداللہ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے ابومحمد: آپ نے اس یمنی (ابوہریرہؓ) کو دیکھا ہے کیا وہ تم سے زیادہ احادیث جانتا ہے؟ کیونکہ ہم اس سے وہ احادیث سنتے ہیں جو تم لوگوں سے نہیں سنتے یا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ صحیح ہے کہ اس نے ہم سے زیادہ احادیث سنی ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ مسکین تھا اسکے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔ آپ کا مہمان رہتا تھا اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہی کھاتا پیتا تھا جبکہ ہم لوگ گھربار والے اور مالدار لوگ تھے۔ ہم صبح وشام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں کہ اس نے نبی اکرم ﷺ سے وہ احادیث سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں اور تم کسی نیک شخص کو کبھی نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہوئے نہیں دیکھو گے۔ یہ حدیث

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَالَمْ يَقُلْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ وَقَدْرَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ.

حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن اسحٰق کی روایت سے جانتے ہیں۔ یونس بن بکیر وغیرہ یہ حدیث محمد بن اسحٰق سے نقل کرتے ہیں۔

۱۷۷۲: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ اِبْنَةِ اَزْهَرِ السَّمَّانِ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا اَبُوْ خَلْدَةَ نَا اَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَاكُنْتُ اَرٰى اَنَّ فِيْ دَوْسٍ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ خَلْدَةَ اِسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ وَاَبُو الْعَالِيَةِ اِسْمُهُ رُفَيْعٌ.

۱۷۷۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا قبیلہ دوس سے۔ آپؐ نے فرمایا: میرا خیال تھا کہ اس قبیلہ سے کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جس میں خیر ہو۔ یہ حدیث غریب صحیح ہے۔ ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور ابو عالیہ کا نام رفیع ہے۔

۱۷۷۳: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ نَا الْمُهَاجِرُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَالِيْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ لِيْ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِيْ مِزْوَدِكَ هٰذَا اَوْفِيْ هٰذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَاْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِيْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ فَاِنَّهُ انْقَطَعَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۱۷۷۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس کھجوریں لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: ان میں برکت کی دعا کیجئے۔ آپؐ نے انہیں جمع کر کے میرے لئے دعا کی اور فرمایا: لو پکڑو اور اسے اپنے توشہ دان میں رکھ دو۔ جب تم لینا چاہو تو ہاتھ ڈال کر نکال لینا اور اسے جھاڑنا نہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس میں سے کتنے ہی ٹوکرے اللہ کی راہ میں خرچ کیے پھر خود بھی اس سے ہم کھاتے تھے۔ اور لوگوں کو بھی کھلاتے تھے اور وہ تھیلی کبھی میری کمر سے جدا نہیں ہوتی تھی۔ لیکن جس روز حضرت عثمانؓ کو قتل کیا گیا اس روز وہ گرگئی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے ابوہریرہؓ سے اس سند کے علاوہ بھی منقول ہے۔

۱۷۷۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمُرَابِطِيُّ نَارَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ لِمَ كُنِّيْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَا تَفْرَقُ مِنِّيْ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَهَابُكَ قَالَ كُنْتُ اَرْعٰى غَنَمَ اَهْلِيْ وَكَانَتْ لِيْ هُرَيْرَةٌ صَغِيْرَةٌ فَكُنْتُ اَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِيْ شَجَرَةٍ فَاِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِيْ فَلَعِبْتُ بِهَا فَكَنَّوْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۷۴: حضرت عبداللہ بن رافعؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ سے پوچھا کہ آپ کی کنیت ابوہریرہ کیوں رکھی گئی؟ فرمایا: کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا۔ میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا اور میری ایک چھوٹی سی بلی تھی۔ رات کو میں اسے ایک درخت پر بٹھا دیتا اور دن میں اسے ساتھ لے جاتا اور اس سے کھیلتا رہتا۔ اسی طرح لوگ مجھے ابوہریرہؓ کہنے لگے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۷۷۵ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَخِيْهِ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ اَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ اِلَّا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ كَانَ يَكْتُبُ وَ كُنْتُ لَا اَكْتُبُ.

۱۷۷۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کے علاوہ مجھ سے زیادہ احادیث کسی کو یاد نہیں وہ بھی اس لیے کہ وہ لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کے مناقب

۱۷۷۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا اَبُوْ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًا وَاهْدِبِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۷۶: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی کہ یا اللہ اسے ہدایت والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اسکے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۷۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ النُّفَيْلِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جَلِيْسٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلّٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ لَا تَذْكُرُوْا مُعَاوِيَةَ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِبِهٖ.

۱۷۷۷: حضرت ابوادریس خولانی کہتے ہیں کہ جب عمر بن خطابؓ نے عمیر بن سعد کو حمص کی حکمرانی سے معزول کر کے معاویہؓ کو وہاں کا حاکم مقرر کیا تو لوگ کہنے لگے کہ عمیر کو معزول کر کے معاویہ کو مقرر کر دیا۔ عمیر کہنے لگے معاویہ کے متعلق اچھی بات ہی سوچو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے متعلق یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ ان کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن عاصؓ کے مناقب

۱۷۷۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ مِشْرَحٍ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ.

۱۷۷۸: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ اسلام لائے اور عمرو بن عاص مؤمن ہوا۔ (یعنی انہیں ایمان قلبی عطا کیا گیا)۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابن لہیعہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ مشرح سے روایت کرتے ہیں اور اسکی سند قوی نہیں۔

۱۷۷۹ : حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِيْ

۱۷۷۹: حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن عاص (رضی اللہ عنہ) قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف نافع بن عمرو الجمعی کی روایت سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قُرَيْشٍ هٰذَا حَدِيْثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجُمَحِيِّ وَنَافِعٌ ثِقَةٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ لَمْ يُدْرِكْ طَلْحَةَ.

جانتے ہیں۔ نافع ثقہ ہیں لیکن اسکی سند متصل نہیں کیونکہ ابن ابی ملیکہ نے طلحہ کو نہیں پایا۔

مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلاً فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَااَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلاَنٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلاَنٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلاَ نَعْرِفُ لِزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ سِمَاعًا مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

حضرت خالد بن ولیدؓ کے مناقب

۱۷۸۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی جگہ ٹھہرے۔ تو لوگ ہمارے سامنے سے گزرنے لگے۔ آپؐ مجھ سے پوچھتے کہ یہ کون ہے؟ میں بتاتا تو کسی کے متعلق فرماتے کہ یہ کتنا اچھا بندہ ہے اور کسی کے بارے میں فرماتے کہ یہ کتنا برا بندہ ہے یہاں تک کہ خالد بن ولیدؓ گزرے تو آپؐ نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے بتایا: خالد بن ولیدؓ۔ آپؐ نے فرمایا: خالد بن ولیدؓ کتنا اچھا آدمی ہے یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ زید بن اسلم نے ابو ہریرہؓ سے احادیث سنی ہیں یا نہیں۔ میرے نزدیک یہ حدیث مرسل ہے اور اس باب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۷۸۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيْرٍ فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت سعد بن معاذؓ کے مناقب

۱۷۸۱: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ ریشمی کپڑا بھیجا گیا۔ لوگ اسکی نرمی پر تعجب کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس پر تعجب میں پڑ گئے ہو۔ جنت میں سعد بن معاذؓ کے رومال بھی اس (ریشمی کپڑے) سے اچھے ہیں۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمُ اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ

۱۷۸۲: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جب سعد بن معاذؓ کا جنازہ ہمارے سامنے رکھا گیا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انکی وفات پر رحمٰن کا عرش بھی ہل گیا۔ اس باب میں اسیر بن حضیر، ابوسعید اور رمیثہ سے بھی روایت ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَرُمَيْثَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۸۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ انا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَااَخَفَّ جَنَازَتَهُ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۸۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب سعد بن معاذؓ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین کہنے لگے کہ اس کا جنازہ کتنا ہلکا ہے کیونکہ اس نے بنو قریظہ کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ خبر جب نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچی تو آپؐ نے فرمایا: فرشتے اسے اٹھائے ہوئے تھے۔

یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

مَنَاقِبُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت قیس بن سعد بن عبادہؓ کے مناقب

۱۷۸۴ : حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيْرِ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَعْنِيْ مِمَّايَلِيْ مِنْ اُمُوْرِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْاَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا الْاَنْصَارِيُّ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ قَوْلَ الْاَنْصَارِيِّ.

۱۷۸۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک امیر کے کوتوال کا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت کاموں کو بجالاتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف انصاری کی روایت سے جانتے ہیں۔ محمد بن یحییٰ بھی انصاری سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں انصاری کا قول مذکور نہیں ہے۔

مَنَاقِبُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهُ

حضرت جابر بن عبداللہؓ کے مناقب

۱۷۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۸۵: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو نہ خچر پر سوار تھے اور نہ کسی ترکی گھوڑے پر بلکہ پیدل ہی تشریف لائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَنَا بِشْرُبْنُ السَّرِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَغْفَرَلِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ مَارُوِيَ مِنْ

۱۷۸۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اونٹ کی رات میرے لیے پچیس مرتبہ مغفرت کی دعا فرمائی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور اونٹ کی رات سے مراد وہ رات ہے جس کے بارے میں کئی سندوں سے منقول ہے کہ جابرؓ نے فرمایا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَبَاعَ بَعِيْرَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ جَابِرٌ لَيْلَةَ بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعِيْرَ اسْتَغْفَرَ لِيْ خَمْسًا وَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً كَانَ جَابِرٌ قَدْقُتِلَ اَبُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَكَانَ جَابِرٌ يَعُوْلُهُنَّ وَيُنْفِقُ عَلَيْهِنَّ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَرُّ جَابِرًا وَيَرْحَمُهُ بِسَبَبِ ذٰلِكَ هٰكَذَا رُوِيَ فِيْ حَدِيْثٍ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ هٰذَا .

اپنا اونٹ آپ کو اس شرط پر فروخت کر دیا کہ مدینہ منورہ تک اس پر سواری کروں گا۔ جابرؓ ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے۔ کہ اس رات آپؐ نے میرے لئے پچیس مرتبہ مغفرت کی دعا فرمائی حضرت جابرؓ کے والد عبداللہ بن عمرو بن حزام جنگ احد میں شہید ہوگئے تھے۔ اور کئی بیٹیاں چھوڑ گئے تھے۔ حضرت جابرؓ انکی پرورش کرتے اور انہیں خرچ دیا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے نبی اکرم ﷺ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے اور ان پر رحم فرماتے تھے۔ حضرت جابرؓ سے ایک روایت میں اسی طرح منقول ہے۔

مَنَاقِبُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مصعب بن عمیرؓ کے مناقب

۱۷۸۷ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا وَ مِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَيَهْدِ بُهَاوَاَنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا ثَوْبًا كَانُوْا اِذَا غَطَّوْا بِهٖ رَاْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّوْا بِهٖ رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا رَاْسَهُ وَاجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ الْاِذْخِرَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ نَحْوَهُ.

۱۷۸۷: حضرت خبابؓ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے ہجرت کی لہٰذا ہمارا اجر اللہ ہی پر ہے۔ ہم میں سے کئی اس حالت میں فوت ہوگئے کہ دنیاوی اجر میں سے کچھ بھی نہ حاصل کر سکے اور ایسے بھی ہیں جنکی امیدیں بار آور ثابت ہوئیں اور وہ اس کا پھل کھا رہے ہیں۔ مصعب بن عمیرؓ اس حال میں فوت ہوئے کہ ایک کپڑے کے علاوہ کچھ بھی نہیں چھوڑا وہ (کپڑا) بھی ایسا کہ اگر اس کپڑے سے ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں اور اگر پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا۔ پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر اذخر (گھاس) ڈال دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم سے یہ حدیث ہناد نے ابن ادریس کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ ابو وائل سے اور وہ خباب بن ارت سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

مَنَاقِبُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت براء بن مالکؓ کے مناقب

۱۷۸۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا سَيَّارٌ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَا ثَابِتٌ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ اَقْسَمَ

۱۷۸۸: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت سے غبار آلود بالوں، پریشان اور پرانے کپڑوں والے ایسے ہیں جنکی طرف کوئی التفات (توجہ) بھی نہیں کرتا لیکن اگر وہ کسی چیز پر اللہ کی قسم کھا بیٹھیں تو

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

اللہ انکی قسم سچی کر دے انہی میں سے حضرت براء بن مالکؓ بھی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری کے مناقب

۱۷۸۹: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِیُّ نَا اَبُوْ یَحْیَى الْحِمَّانِیُّ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسَى عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ یَا اَبَا مُوْسَى لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ بُرَیْدَةَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَنَسٍ.

۱۷۸۹: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوموسیٰ تمہیں اللہ تعالیٰ نے آل داؤد علیہ السلام کی سریلی آوازوں میں سے آواز عطا کی ہے۔ یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت بریدہ' ابوہریرہ اور انس (رضی اللہ عنہم) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سہل بن سعدؓ کے مناقب

۱۷۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِیْعٍ نَا الْفُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ نَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَیَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَ الْمُهَاجِرَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ اَبُوْ حَازِمٍ اسْمُهٗ سَلَمَةُ بْنُ دِیْنَارٍ الْاَعْرَجُ الزَّاهِدُ.

۱۷۹۰: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ خندق کھدوار ہے تھے تو ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم مٹی نکال رہے تھے۔ جب آپ ﷺ ہمارے پاس سے گزرتے تو دعا فرماتے کہ یا اللہ آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں لہٰذا انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما دے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابوحازم کا نام سلم بن دینار اعرج زاہد ہے۔

۱۷۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَةِ فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنْ اَنَسٍ.

۱۷۹۱: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر، انہوں نے شعبہ، انہوں نے قتادہ، انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے اے اللہ آخرت کی زندگی کے علاوہ کوئی زندگی نہیں لہٰذا انصار و مہاجرین کی تکریم کر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے انسؓ سے منقول ہے۔

خلاصۃ الابواب: حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب حضور ﷺ کے چچا ہیں واقعہ فیل سے ایک سال قبل پیدا ہوئے تھے ان کی والدہ پہلی عرب خاتون ہیں جس نے کعبہ اقدس پر مریر و دیباج اور قسم قسم کے قیمتی کپڑوں کا غلاف چڑھایا تھا بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عباسؓ بچپن میں کہیں گم ہو گئے تھے اور جب تلاش و بسیار کے بعد ہاتھ نہیں لگے تو ان کی والدہ نے منت مانی کہ اگر میرا بیٹا مل گیا تو میں بیت الحرام پر غلاف چڑھاؤں گی چنانچہ حضرت عباسؓ کا سراغ مل گیا اور وہ گھر آ گئے تو ان کی والدہ نے بڑے اہتمام کے ساتھ منت پوری کی۔ حضرت عباسؓ نے اسلام تو بہت پہلے قبول کر لیا تھا لیکن کسی مصلحت کی وجہ سے اپنے اسلام کا اظہار نہیں کرتے تھے چنانچہ جنگ بدر میں بڑی کراہت کے ساتھ اور مجبوری کے تحت مشرکین مکہ کے ساتھ شریک تھے بعد میں مکہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

سے باقاعدہ ہجرت کر کے مدینہ آ گئے حضور ﷺ کا غیر معمولی ادب واحترام کرتے تھے۔ منقول ہے کہ ایک دن کسی نے ان سے سوال کیا کہ آپ بڑے ہیں یا آنحضرت ﷺ تو انہوں نے جواب دیا کہ بڑے تو آنحضرت ﷺ ہی ہیں ہاں عمر میری زیادہ ہے۔ حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد کے لئے عزت وشوکت اور مغفرت کی دعا کی تھی چنانچہ دعاء قبول ہوئی کہ وہ زمانہ آیا جب کئی صدیوں تک خلافت وحکمرانی کا اعزاز عباسیوں میں رہا یہ بھی ارشاد فرمایا کہ کسی آدمی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ حضرت عباسؓ کو اللہ اور رسول ﷺ کے لئے محبوب نہ رکھے یہ بھی فرمایا کہ اے لوگو جس نے میرے چچا کو تکلیف پہنچائی گویا اس نے مجھے تکلیف پہنچائی کیونکہ چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت جعفرؓ چونکہ بہت زیادہ مساکین نواز تھے اور ان کے ساتھ بہت زیادہ اٹھنا بیٹھنا رکھتے تھے اس مناسبت سے آنحضرت ﷺ نے ان کی کنیت ابوالمساکین رکھ دی تھی ان کی بہت بڑی فضیلت بیان کی اور حضرت جعفرؓ سے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت دونوں میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو۔ جناب جعفر طیارؓ جنگ موتہ میں اسلامی لشکر کے کماندار تھے جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا اس جنگ میں انہوں نے جام شہادت نوش کیا تھا حضور ﷺ نے فرمایا وہ اپنے پروں کے ذریعہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں اُڑتے پھر رہے ہیں۔

حضرات حسنینؓ کے فضائل اور مناقب بہت زیادہ ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حسنؓ اور حسینؓ دونوں بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ اس کا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ حسنؓ اور حسینؓ تمام اہل جنت کے سردار ہیں کیونکہ تمام اہل جنت جوان ہونگے لیکن انبیاء اور خلفاء راشدینؓ مستثنیٰ ہیں یعنی ان سے یہ دونوں افضل نہیں ہوں گے نیز حضور ﷺ کے تمام اہلِ بیت بہت فضیلت والے ہیں۔ حضرت معاذ بن جبلؓ زید بن ثابتؓ حضرت عمار بن یاسرؓ حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے فضائل اور مناقب حدیث اور سیرت کی کتب میں بغور پڑھنے کے لائق ہیں۔

مناقب عبداللہ بن مسعودؓ: اُمّ عَبد کے بیٹے سے مراد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہیں ان کی والدہ کی کنیت ام عبد تھی۔ دَل کے معنی سیرت، حالت، ہیئت کے بھی آتے ہیں اور بعض حضرات نے اس کے معنی خوش کلامی، خوش گوئی کے بھی کئے ہیں لیکن یہاں حدیث میں اس لفظ سے سکینت (یعنی متانت وسنجیدگی وقار اور خوبصورتی کے معنی مراد ہیں ''سمت'' کے معنی ہیں راستہ، میانہ روی، ھـدیٰ کے معنی ''طریقہ'' سیرت، اہل خیر کی ہیئت وحالت کے ہیں حاصل یہ کہ یہ تینوں لفظ یعنی دَل، سَمت، ھدیٰ معنی مفہوم میں قریب قریب ہیں اور عام طور پر یہ تینوں ایک دوسرے کے ساتھ ہی استعمال ہوتے ہیں۔ بہرحال حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو حضور ﷺ کے ساتھ بہت زیادہ محبت اور تعلق تھا صاحب الطہور والسواک مشہور تھے کئی خدمات نبوی ﷺ ان کے سپرد تھیں نبی کریم ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت بھی دی تھی قرآن مجید کے بہت بڑے عالم تھے۔ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کو صاحب سترِ رسول ﷺ کہا جاتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ان پر وہ مختلف راز اور بھید منکشف فرما رکھے تھے جن کا عام انکشاف دینی وملی مصالح کے تحت مناسب نہیں تھا۔ حضرت زید بن حارثہؓ اور اسامہ بن زیدؓ کی فضیلت احادیث باب سے واضح ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت اسامہؓ کی تنخواہ اپنے بیٹے ابن عمرؓ سے زیادہ مقرر کی ابن عمرؓ کے شکوہ کرنے پر جواب میں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو یہ دونوں (زیدؓ اور اسامہؓ) بہت محبوب تھے حضرت عائشہؓ کی حدیث اس پر روشنی ڈال رہی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ ان کے متعلق حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا کہ اگر ابن عباسؓ ہمیں سلام کرتے تو میں ان کے سلام کا جواب دیتا اور حضور ﷺ نے ان کے حق میں علم وحکمت کی دعاء فرمائی اس دعاء کی برکت سے اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

تعالیٰ نے بہت علم عطاء فرمایا اور عزت سے سرفراز کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ ابن عمرؓ نیک آدمی ہے۔ عبداللہ بن الزبیرؓ بہت کمالات والے تھے ان کی ۳۳ روایتیں احادیث کی کتابوں میں ملتی ہیں انہوں نے حضرت ام المؤمنین سیّدہ عائشہؓ جیسی خالہ کی آغوش تربیت میں پرورش پائی تھی۔ حضرت انس بن مالکؓ تو حضور ﷺ کے خاص خادم تھے آپ ﷺ سے بہت کچھ حاصل کیا تھا۔ حضور ﷺ نے ان کے حق میں بہت دعاء کی تھی اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت نصیب کیا۔ حضرت ابوہریرہؓ کے کثیر مناقب ہیں سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ احادیث بہت کثرت کے ساتھ حضور ﷺ سے سنی اور پھر لوگوں تک پہنچایا۔ حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں نبی کریم ﷺ نے ہدایت کی دعاء فرمائی نبی پاک ﷺ کی دعا قبول ہوئی انہوں نے اسلام اور مسلمانوں کی بہت زیادہ خدمت کی بہت بڑے عالم، مدبر، منتظم تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے غزوہ بدر اور احد وغیرہ بڑے بڑے معرکے ہوئے مگر ان میں سے کسی میں مشرکین کے ساتھ معاویہؓ کی شرکت کا پتہ نہیں چلتا۔ ان کے مشرف با اسلام ہونے کی خوشی میں آنحضرت ﷺ نے انہیں مبارک باد دی قبول اسلام کے بعد حضرت معاویہؓ حنین اور طائف کے غزوات میں شریک ہوئے حنین کی جنگ کے مالِ غنیمت میں آنحضرت ﷺ نے ان کو سو (۱۰۰) اونٹ اور ۴۰ اوقیہ سونا یا چاندی مرحمت فرمائی اور ان کو کتابت وحی کا جلیل القدر منصب ملا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں دمشق کا عامل بنایا اور ان کی بہت قدر فرماتے۔ حضرت عثمانؓ نے شام کا والی بنا دیا اس ولایت کے زمانہ میں انہوں نے رومیوں کے مقابلہ میں بڑی زبردست فتوحات حاصل کیں۔ ان کے بہت زیادہ کارناموں سے ایک کارنامہ بحری بیڑا ہے جو انہوں نے بحر روم میں اُتارا جو ۵۰۰ جہازوں پر مشتمل تھا۔ تفصیل کے لئے سیر الصحابہؓ جلد ششم دیکھئے۔

۵۹۶: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحِبَهُ

۵۹۶: باب صحابہ کرامؓ کی فضیلت کے بارے میں

۱۷۹۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيِّ الْبَصْرِيُّ نَا مُوْسَى ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِي اَوْرَاٰى مَنْ رَاٰنِي قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ مُوْسٰى وَقَدْ رَاَيْتُ طَلْحَةَ قَالَ يَحْيٰى وَقَالَ لِيْ مُوْسٰى وَقَدْ رَاَيْتَنِيْ وَنَحْنُ نَرْجُوا اللّٰهَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ وَرَوٰى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ عَنْ مُوْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

۱۷۹۲: حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایسے مسلمان کو دوزخ کی آگ نہیں چھوسکے گی جس نے مجھے دیکھا ہو یا اسے دیکھا ہو جس نے مجھے دیکھا ہو۔ طلحہ نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو دیکھا ہے اور موسیٰ نے کہا کہ میں نے طلحہ کو دیکھا ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ موسیٰ نے مجھ سے کہا کہ تم نے مجھے دیکھا ہے اور ہم سب نجات کی امید رکھتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ علی بن مدینی اور کئی حضرات یہ حدیث موسیٰ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۷۹۳: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ هُوَ السَّلْمَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۱۷۹۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِىْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَاتِىْ قَوْمٌ بَعْدَذٰلِكَ تَسْبِقُ اَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ اَوْشَهَادَاتُهُمْ اَيْمَانَهُمْ وَفِى الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

(صحابہ کرامؓ) ہیں ۔ان کے بعد ان کے بعد والے (یعنی تابعین) اوران کے بعدان کے بعدوالے (یعنی تبع تابعین) پھران کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جوقسموں سے پہلے گواہی دیں گے اورگواہی دینے سے پہلے قسمیں کھائیں گے ۔ اس باب میں حضرت عمرؓ،عمران بن حصینؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۷: بَابُ مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

۵۹۷: باب بیعت رضوان والوں کی فضیلت کے بارے میں

۱۷۹۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۷۹۴: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت (رضوان) کی ان میں سے کوئی دوزخ میں نہیں جائے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۸: بَابُ فِيْ مَنْ يَسُبُّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۹۸: باب اس کے بارے میں جوصحابہ کرام کو برا بھلا کہے

۱۷۹۵ : حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِىْ فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْاَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّاَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ نَصِيْفَهٗ يَعْنِىْ نِصْفَ مُدِّهٖ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهٗ.

۱۷۹۵: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہؓ کو برا نہ کہو۔اس لیے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کردے تو ان کے (یعنی صحابہ کرامؓ کے) ایک مُد بلکہ آدھے مُد کے برابر بھی نہیں ہوگا۔یہ حدیث حسن صحیح ہے اور "نصیفہ" سے نصف مد مراد ہے۔حسن بن علی بھی ابومعاویہ سے وہ اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوسعیدؓ سے اوروہ رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۷۹۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ نَا عُبَيْدَةُ بْنُ اَبِىْ رَائِطَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِىْ

۱۷۹۶: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد میرے صحابہؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا اورانہیں ہدف ملامت نہ بنانا اس لیے کہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَ مَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَا هُمْ فَقَدْاٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰهَ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

محبت کی اور جس نے ان سے بغض کیا اس نے مجھ سے بغض کیا اور جس نے انہیں ایذا (تکلیف) پہنچائی گویا کہ اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے اذیت دی گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی اللہ تعالیٰ عنقریب اسے (اپنے عذاب میں) گرفتار کر دیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۷۹۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ خِدَاشٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۱۷۹۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے درخت کے نیچے بیعت کی (یعنی بیعت رضوان) وہ سب جنت میں داخل ہوں گے سوائے سرخ اونٹ والے کے[1]۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۹۸: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًالِحَاطِبِ جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَشْکُوْحَاطِبًا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ کَذَبْتَ لَا یَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ شَهِدَبَدْرًاوَ الْحُدَیْبِیَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۷۹۸: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حاطب کا ایک غلام انکی شکایت لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: حاطب دوزخ میں جائے گا۔ فرمایا: نہیں تم جھوٹ بولتے ہو۔ لیے کہ وہ غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ میں موجود تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ نَاجِیَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ اَبِیْ طَیْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ اَبِیْ طَیْبَةَ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مُرْسَلٌ وَهٰذَا اَصَحُّ.

۱۷۹۹: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) میں سے جو جس زمین پر فوت ہوگا قیامت کے دن وہاں کے لوگوں کا قائد اور ان کے لیے نور ہو کر اٹھے گا۔ یہ حدیث غریب ہے عبداللہ بن مسلم اس حدیث کو ابوطیبہ سے وہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔

۱۸۰۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ نَافِعٍ نَا النَّضْرُ بْنُ حَمَّادٍ نَا سَیْفُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَارَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی

۱۸۰۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو برا کہتے ہوں تو ان سے کہہ دو کہ تمہارے شر پر اللہ کی لعنت۔ یہ حدیث منکر ہے۔ ہم اس

---

[1] سرخ اونٹ والے سے مراد جد بن قیس منافق ہے۔ وہ بیعت کے وقت اپنا اونٹ تلاش کرتا رہا اور بیعت (رضوان) میں شریک نہیں ہوا۔ (مترجم)

www.sirat-e-mustaqeem.com

شَرِیْکٍ هٰذَا حَدِیْثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

حدیث کو عبید اللہ بن عمر کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۰۱: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اَنَّ بَنِیْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ اِسْتَاذَنُوْنِیْ اَنْ یُّنْكِحُوْا اِبْنَتَهُمْ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ یُّرِیْدَ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَنْ یُّطَلِّقَ ابْنَتِیْ وَ یَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّهَا بَضْعَةٌ مِّنِّیْ یَرِیْبُنِیْ مَا رَابَهَا وَ یُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَا هَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ .

۱۸۰۱: حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنو ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت چاہی کہ ہم اپنی لڑکی کا نکاح علیؓ سے کر دیں۔ میں اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ آپؐ نے تین مرتبہ اسی طرح کہنے کے بعد فرمایا: ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ علی بن ابی طالبؓ میری بیٹی کو طلاق دینا چاہے تو دے دے اور انکی بیٹی سے نکاح کرلے۔ میری بیٹی۔ (فاطمہؓ) میرے دل کا ٹکڑا ہے جو اسے برا لگتا ہے وہ مجھے بھی برا لگتا ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف ہوتی ہے۔ مجھے اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۰۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعِیْدِ الْجَوْهَرِیُّ نَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ جَعْفَرِ الْاَحْمَرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ اَحَبَّ النِّسَاءِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِیٌّ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ یَعْنِیْ مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۸۰۲: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت فاطمہؓ سے اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبت علیؓ سے تھی۔ ابراہیم کہتے ہیں یعنی آپؐ کے اہل بیت (گھر والوں) میں سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۸۰۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَلِیًّا ذَكَرَ بِنْتَ اَبِیْ جَهْلٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ یُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَا هَا وَیُنْصِبُنِیْ مَا اَنْصَبَهَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ هٰكَذَا قَالَ اَیُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَیْرِ وَقَالَ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّكُوْنَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْكَةَ

۱۸۰۳: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی کا ذکر کیا تو یہ بات نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپؐ نے فرمایا فاطمہؓ میرا دل کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے تکلیف پہنچاتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف پہنچاتی ہے جو چیز اسے تعب دیتی ہے وہ مجھے بھی تعب دیتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایوب بھی ابن ابی ملیکہ سے وہ ابو زبیر اور کئی حضرات سے روایت کرتے ہیں جبکہ بعض حضرات ابن ابی ملیکہ سے مسور کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ احتمال یہ ہے کہ انہوں نے دونوں سے روایت کی ہو۔ چنانچہ عمرو بن دینار بھی

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَوٰی عَنْهُمَا جَمِيْعًا وَّقَدْرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِبْنِ مَخْرَمَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ.

ابن ابی ملیکہ سے اور وہ مسور سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۸۰۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِیُّ نَا عَلِیُّ بْنُ قَادِمٍ نَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرِ الْهَمْدَانِیُّ عَنِ السُّدِّیِّ عَنْ صُبَيْحٍ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِبْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسَلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَصُبَيْحٌ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ لَيْسَ بِمَعْرُوْفٍ.

۱۸۰۴: حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے فرمایا کہ میں بھی اس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے اور جن سے تم صلح کرو گے ان سے میں بھی صلح کروں گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ حضرت ام سلمہؓ کے مولیٰ معروف (مشہور) نہیں ہیں۔

۱۸۰۵: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِیُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَلَّلَ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِیْ وَحَامَتِیْ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكِ عَلٰی خَيْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ اَحْسَنُ شَیْءٍ رُوِیَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَعُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ وَاَبِی الْحَمْرَاءِ.

۱۸۰۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن، حسین، علی اور فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو ایک چادر اوڑھائی اور دعا کی کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت اور خاص لوگ ہیں ان سے ناپاکی کو دور کر کے انہیں اچھی طرح پاک کر دے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خیر پر ہی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ اس باب کی سب سے بہتر روایت ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ، عمرو بن ابی سلمہؓ اور ابوحمراء سے بھی روایت ہے۔

۱۸۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ فِیْ قِيَامِهَا وَقُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِیْ مَجْلِسِهٖ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَادَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِیْ مَجْلِسِهَا فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ

۱۸۰۶: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عادات، چال چلن، خصلتوں اور اٹھنے بیٹھنے میں فاطمہؓ بنت محمد ﷺ سے زیادہ آپؐ سے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا۔ جب فاطمہؓ آتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے ان کا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ (یعنی فاطمہؓ) بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو جاتیں۔ آپ کا بوسہ لیتیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ چنانچہ جب نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو فاطمہؓ آئیں اور آپؐ پر گر پڑیں۔ آپ کا بوسہ لیا۔ پھر سر اٹھا کر رونے لگیں۔ پھر دوبارہ آپؐ پر گریں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں۔ (حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَاَكَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتُ لَاظُنُّ اَنَّ هٰذِهٖ مِنْ اَعْقَلِ نِسَاءِ نَا فَاِذَاهِيَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا اَرَاَيْتِ حِيْنَ اَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ اَكْبَبْتِ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَضَحِكْتِ مَا حَمَلَكِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَتْ اِنِّيْ اِذَنْ لَبَذِرَةٌ اَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهٖ هٰذَا فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَسْرَعُ اَهْلِهٖ لُحُوْقًا بِهٖ فَذَاكَ حِيْنَ ضَحِكْتُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْرُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ.

عائشہؓ فرماتی ہیں) پہلے تو میں سمجھتی تھی کہ وہ عورتوں میں سب سے زیادہ عقل مند ہیں لیکن بہرحال عورت تھیں۔ پھر جب آپ فوت ہوگئے۔ تو میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی کہ آپ کیوں گر کر سر اٹھا کر روئیں اور دوسری مرتبہ ہنسیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی حیات طیبہ میں، میں نے یہ راز چھپایا۔ بات یہ ہے کہ پہلے آپ نے مجھے بتایا کہ آپؐ اس مرض میں وفات پا جائیں گے اس پر میں رونے لگی اور دوسری مرتبہ فرمایا کہ تم اہل بیت میں سے سب سے پہلے مجھ سے ملوگی۔ (یعنی جنت میں) اس پر میں ہنسنے لگی۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے۔

۱۸۰۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيْدَ الْكُوْفِيُّ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا اِنْ كَانَ مَاعَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۸۰۷: جمیع بن عمیر تیمی کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے پاس حاضر ہوا اور پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کس سے سب سے زیادہ محبت تھی۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ فاطمہؓ سے۔ پھر پوچھا کہ مردوں میں سے کس سے سب سے زیادہ محبت تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کے (یعنی فاطمہؓ کے) شوہر سے اور میں اچھی طرح جانتی ہوں کہ وہ (یعنی علیؓ) بکثرت روزے رکھتے اور نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بَابُ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۱۸۰۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَاِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُ عَائِشَةُ فَقُوْلِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَامُرُ النَّاسَ يُهْدُوْنَ اِلَيْهِ اَيْنَ مَا كَانَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ فَاَعْرَضَ عَنْهَا ثُمَّ عَادَ اِلَيْهَا فَاَعَادَتِ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَا

۱۸۰۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ لوگ میری باری کا انتظار کیا کرتے تھے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں ہوتے تو اسی دن ہدیہ لاتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میری سوکنیں سب حضرت ام سلمہؓ کے ہاں جمع ہوئیں اور کہنے لگیں۔ اے ام سلمہؓ لوگ ہدایا بھیجنے کے لیے عائشہؓ کی باری کا انتظار کرتے ہیں حالانکہ ہم بھی اسی طرح خیر چاہتی ہیں جس طرح عائشہؓ۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ لوگوں کو حکم دیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں بھی ہوں وہیں ہدایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَوَاحِبَاتِیْ قَدْ ذَكَرْنَ اَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاْمُرِ النَّاسَ يُهْدُوْنَ اَيْنَ مَا كُنْتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذٰلِكَ قَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّهُ مَااُنْزِلَ عَلَیَّ الْوَحْیُ وَاَنَا فِیْ لِحَافِ امْرَأَةٍ مِّنْكُنَّ غَيْرِهَا وَقَدْ رَوٰی بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مُرْسَلًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رُمَيْثَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا وَ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِیَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِيْهِ عَلٰی رِوَايَاتٌ مُخْتَلِفَةٌ وَقَدْ رَوٰی سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ.

بھیجا کریں۔ ام سلمہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا۔ لیکن جب تیسری مرتبہ بھی یہی بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام سلمہؓ تم مجھے عائشہؓ کے متعلق تنگ نہ کیا کرو۔ اس لیے کہ اس کے علاوہ تم میں سے کسی کے لحاف میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی۔ بعض حضرات یہ حدیث حماد بن زید سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہشام بن عروہ سے عوف کے حوالے سے بھی منقول ہے وہ رمیثہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے اسی قسم کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس میں روایات مختلف ہیں۔ سلیمان بن ہلال، ہشام بن عروہ سے حماد بن زید ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۸۰۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ الْمَكِّیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِیْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ وَقَدْ رَوٰی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوٰی اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا .

۱۸۰۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام ایک مرتبہ ایک ریشمی کپڑے پر میری صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا: کہ یہ (یعنی عائشہؓ) دنیا و آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبداللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن مہدی اس حدیث کو عبداللہ بن دینار سے اسی سند سے مرسلاً نقل کرتے ہوئے اس میں حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ ابواسامہ بھی ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۸۱۰ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ وَهُوَ يُقْرِئُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تَرٰی

۱۸۱۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہؓ یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے جواب دیا "علیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" آپؐ وہ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

لا نَرٰی هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ.

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۱۱: حَدَّثَنَا سُوَیْدٌ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ نَازَکَرِیَّا عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ یَقْرَئُ عَلَیْکِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَیْهِ السَّلَامَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۱۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے کہا ''وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ''۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۱۲: حَدَّثَنَا حُمَیْدُ ابْنُ مَسْعَدَةَ نَا زِیَادُ بْنُ الرَّبِیْعِ نَا خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِیُّ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ مَا اَشْکَلَ عَلَیْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۱۸۱۲: حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ جب ہم لوگوں یعنی (صحابہ کرامؓ) کو کسی حدیث کے بارے میں اشکال ہوتا اور اس کے بارے میں ہم حضرت عائشہؓ سے پوچھتے تو ان کے پاس اس کا علم ہوتا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۱۳: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِیْنَارٍ الْکُوْفِیُّ نَا مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَارَاَیْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۱۸۱۳: حضرت موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۱۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ وَبُنْدَارٌ قَالَا نَا یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهٗ عَلٰی جَیْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَةُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۱۴: حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ''ذاتِ سلاسل'' کے لشکر کا امیر مقرر کیا۔ حضرت عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں جب میں آیا تو آپؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ: آپ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا عائشہؓ سے۔ میں نے پوچھا: مردوں میں سے؟ آپؐ نے فرمایا اس کے والد سے یعنی ابوبکرؓ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۵: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعِیْدٍ الْجَوْهَرِیُّ نَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ الْاُمَوِیُّ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ اَبُوْهَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ قَیْسٍ.

۱۸۱۵: حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے آپؐ سے پوچھا کہ آپ کس سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا عائشہؓ سے۔ میں نے پوچھا مردوں میں سے؟ آپؐ نے فرمایا اس کے والد سے یعنی ابوبکرؓ سے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اسمٰعیل اسے قیس سے روایت کرتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۸۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ مُوْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ هُوَ اَبُوْ طُوَالَةَ الْاَنْصَارِيُّ مَدِيْنِيٌّ وَهُوَ ثِقَةٌ.

۱۸۱۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہؓ کی ساری عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید[1] کی تمام کھانوں پر۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر کی کنیت ابوطوالہ انصاری مدنی ہے۔ وہ ثقہ ہیں

۱۸۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ اَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَةَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ اَغْرِبْ مَقْبُوْحًا مَنْبُوْحًا اَتُؤْذِيْ حَبِيْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

۱۸۱۷: حضرت عمرو بن غالب سے روایت ہے کہ عمار بن یاسرؓ کی موجودگی میں کسی شخص نے حضرت عائشہؓ کو کچھ کہا تو انہوں نے فرمایا کہ مردود اور بدترین آدمی دفع ہو جا تم نبی اکرم ﷺ کی لاڈلی رفیقہ حیات کو اذیت پہنچاتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُوْلُ هِيَ زَوْجَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَعْنِيْ عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۱۸: حضرت عبداللہ بن زیدؓ اسدی سے روایت ہے کہ میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دنیا و آخرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۱۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۸۱۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے ان کے محبوب ترین شخص کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا: عائشہؓ۔ آپؐ سے پوچھا گیا کہ مردوں میں سے کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ان کے والد یعنی ابوبکرؓ۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ فَضْلِ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۱۸۲۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ

۱۸۲۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت خدیجہؓ کے علاوہ نبی اکرم ﷺ کی کسی بیوی پر رشک نہیں آیا حالانکہ میں نے ان کو نہیں پایا۔ اس (رشک) کی وجہ

[1] ثرید گوشت کے شوربے میں روٹی کو بھگو کر کھانے کو ثرید کہتے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلٰی خَدِیْجَةَ وَمَابِیْ اَنْ اَکُوْنَ اَدْرَکْتُهَا وَمَا ذٰلِکَ اِلَّا لِکَثْرَةِ ذِکْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَاِنْ کَانَ لَیَذْبَحُ الشَّاةَ فَیَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِیْجَةَ فَیُهْدِیْهَا لَهُنَّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

صرف اتنی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بکثرت یاد کرتے اور اگر کوئی بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو تلاش کر کے انہیں گوشت کا ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۲۱: حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ نَاالْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا حَسَدْتُ امْرَاَةً مَا حَسَدْتُ خَدِیْجَةَ وَمَا تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا بَعْدَ مَامَاتَتْ وَ ذٰلِکَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَشَّرَهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْهِ وَلَا نَصَبَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۲۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت خدیجہؓ کے علاوہ کسی پر اتنا رشک نہیں کیا۔ حالانکہ میرا نکاح آپؐ سے انکی وفات کے بعد ہوا لیکن نبی اکرم ﷺ نے انہیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دی تھی جو موتی سے بنا ہوا ہے۔ نہ اس میں شور وغل ہے نہ ایذاء وتکلیف ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۲۲: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَاءِ هَا خَدِیْجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَخَیْرُ نِسَائِهَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَفِی الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۲۲: حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدیجہؓ اپنے زمانے کی عورتوں میں سے سب سے بہتر اور مریم بنت عمران اپنے زمانے کی عورتوں میں سب سے اچھی تھیں۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۲۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ زَنْجُوَیْهِ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُکَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ خَدِیْجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِیَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۲۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے (اتباع واقتداء کرنے) کے لیے چار عورتیں ہی کافی ہیں۔ مریمؑ بنت عمران، خدیجہؓ بنت خویلد، فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور فرعون کی بیوی آسیہؓ۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ فِیْ فَضْلِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۲۴: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِیُّ نَا یَحْیَی بْنُ کَثِیْرٍ الْعَنْبَرِیُّ اَبُوْ غَسَّانَ نَا مُسْلِمُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ کَانَ ثِقَةً عَنِ الْحَکَمِ بْنِ اَبَانَ عَنْ عِکْرِمَةَ قَالَ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مَاتَتْ فُلَانَةٌ لِبَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ قِیْلَ لَهُ اَتَسْجُدُ هٰذِهِ السَّاعَةَ

۱۸۲۴: حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فجر کی نماز کے بعد کہا گیا کہ نبی اکرم ﷺ کی فلاں بیوی فوت ہوگئی ہیں۔ وہ فوراً سجدہ میں گر گئے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ اس وقت سجدہ کر رہے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو تو

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَ اَلَيْسَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَارَاَيْتُمْ اٰيَةً فَاسْجُدُوْا فَاَىُّ اٰيَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذِهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

سجدہ کیا کرو۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے اُٹھ جانے (یعنی وفات) سے بڑھ کر کونسی نشانی ہوگی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۸۲۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ نَاهَاشِمُ بْنُ سَعِيْدِ الْكُوْفِيُّ نَا كِنَانَةُ قَالَ حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَلَغَنِيْ عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اَلَا قُلْتِ وَكَيْفَ تَكُوْنَانِ خَيْرًا مِنِّيْ وَزَوْجِيْ مُحَمَّدٌ وَاَبِيْ هَارُوْنُ وَعَمِّيْ مُوْسٰى وَكَانَ الَّذِيْ بَلَغَهَا اَنَّهُمْ قَالُوْا نَحْنُ اَكْرَمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَقَالُوْا نَحْنُ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُ عَمِّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ هَاشِمِ الْكُوْفِيِّ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ.

۱۸۲۵: حضرت صفیہ بنت حیی ؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے حضرت حفصہ ؓ اور عائشہ ؓ سے ایک بات پہنچی تھی میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ؐ نے فرمایا تم نے ان سے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم مجھ سے بہتر کیسے ہوسکتی ہو۔ میرے شوہر محمد ﷺ ہیں۔ میرے والد ہارون علیہ السلام ہیں اور میرے چچا موسیٰ علیہ السلام ہیں[1]۔ اور وہ بات یہ تھی کہ حضرت حفصہ ؓ اور حضرت عائشہ ؓ نے کہا تھا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے نزدیک تم سے زیادہ معزز ہیں۔ اس لیے کہ ہم آپ ؐ کی بیویاں بھی ہیں اور ان کے چچا کی بیٹیاں بھی۔ اس باب میں حضرت انس ؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ہاشم کوفی کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۸۲۶: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اِنِّي ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ نَبِيٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۸۲۶: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ ؓ کو پتہ چلا کہ حفصہ ؓ نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ وہ یہودی کی بیٹی ہے۔ اس پر حضرت صفیہ ؓ رونے لگیں۔ اتنے میں انکے ہاں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے جبکہ وہ رو رہی تھیں۔ آپ ؐ نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا حفصہ ؓ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم نبی کی بیٹی ہو تمہارے چچا نبی ہیں اور تم نبی کی بیوی ہو۔ پس وہ (یعنی حفصہ ؓ) تم پر کس بات میں فخر کرتی ہے۔ پھر آپ ؐ نے فرمایا حفصہ اللہ سے ڈرو۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ

۱۸۲۷: حضرت ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فتح

---

[1] حضرت صفیہ ؓ یہودی قبیلے کے سردار حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں۔ اس قبیلے کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا اور یہ ہارون علیہ السلام جو موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں کی اولاد میں سے ہیں۔ اسی لیے آپ ﷺ نے ہارون علیہ السلام کو والد اور موسیٰ علیہ السلام کو چچا فرمایا۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنِ عَثْمَةَ ثَنِیْ مُوْسَی بْنُ یَعْقُوْبَ الزَّمْعِیُّ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ وَهْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ اَخْبَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ یَمُوْتُ فَبَكَیْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ سَیِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْیَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

مکہ کے سال فاطمہؓ کو بلایا اوران کے کان میں سرگوشی کی ۔ وہ رونے لگیں ۔ پھر دوبارہ سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں ۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میں نے حضرت فاطمہؓ سے رونے اور ہنسنے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگیں کہ پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی وفات کی خبر دی جسے سن کر میں رونے لگی پھر فرمایا کہ تم مریم بنت عمران کے علاوہ (جنت میں) تمام عورتوں کی سردار ہوگی ۔ یہ سن کر میں ہنسنے لگی۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۸۲۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ نَا سُفْیَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُكُمْ خَیْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُكُمْ لِاَهْلِیْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَرُوِیَ هٰذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ.

۱۸۲۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہے اور میں تم سے سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں اور جب تم میں سے کوئی مرجائے تو اسے چھوڑ دو یعنی اسے برائی سے یاد نہ کیا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ہشام بن عروہ سے بھی ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً منقول ہے۔

۱۸۲۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنِ الْوَلِیْدِ عَنْ زَیْدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ شَیْئًا فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْهِمْ وَاَنَا سَلِیْمُ الصَّدْرِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَیْتُ اِلٰی رَجُلَیْنِ جَالِسَیْنِ وَهُمَا یَقُوْلَانِ وَاللّٰهِ مَا اَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِیْ قَسَمَهَا وَجْهَ اللّٰهِ وَلَا الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَتَثَبَّتُّ حِیْنَ سَمِعْتُهُمَا فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاحْمَرَّ وَجْهُهٗ وَقَالَ دَعْنِیْ عَنْكَ فَقَدْ اُوْذِیَ مُوْسٰی بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ هٰذَا

۱۸۲۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص میرے صحابہؓ کے متعلق میرے سامنے برائی بیان نہ کرے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جب انکی طرف جاؤں تو میرا دل صاف ہو۔ عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ مال لایا گیا تو آپؐ نے اسے تقسیم کیا اس کے بعد میں دو آدمیوں کے پاس گیا وہ بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم محمد (ﷺ) نے اس تقسیم سے اللہ کی رضا اور آخرت کا ارادہ نہیں کیا۔ جب میں نے یہ بات سنی تو مجھے بہت بری لگی ۔ پس میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر واقعہ بیان کیا تو آپ کا چہرۂ انور سرخ ہوگیا اور فرمایا مجھے چھوڑ دو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی۔ لیکن انہوں نے صبر کیا۔ یہ حدیث اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْزِيْدَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ رَجُلٌ.

سند سے غریب ہے اور اس سند میں ایک شخص (راوی) کا اضافہ ہے۔

۱۸۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِّنْ هٰذَا مِنْ غَيْرِهٰذَا الْوَجْهِ.

۱۸۳۰: ہم سے روایت کی محمد بن اسمٰعیل نے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے اور حسین بن محمد سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سدی سے انہوں نے ولید بن ابی ہشام سے انہوں نے زید بن زائدہ سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی قسم کی حدیث نقل کی ہے یعنی اس سند کے علاوہ اور سند سے۔

فَضْلُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابی بن کعبؓ کی فضیلت

۱۸۳۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ زِرَّبْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَرَأَ فِيْهَا اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُوْدِيَّةُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ وَلَا الْمَجُوْسِيَّةُ مَنْ يَّعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُّكْفَرَهٗ وَقَرَأَ عَلَيْهِ لَوْ اَنَّ لِاِبْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَا بْتَغٰى اِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ كَانَ لَهٗ ثَانِيًا لَا بْتَغٰى اِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا تُرَابٌ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِهٰذَا الْوَجْهِ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ وَقَدْ رَوٰى قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ.

۱۸۳۱: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ تمہارے سامنے قرآن کریم پڑھوں۔ پھر آپؐ نے سورۃ البینہ پڑھی اور اس میں اس طرح پڑھا "اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ..... يُكْفَرَهٗ تک" (یعنی اللہ کے نزدیک دین ایک ہی طرف کی ملت ہے نہ کہ یہودیت، نہ نصرانیت اور نہ مجوسیت اور جو شخص نیکی کرے گا اسے ضرور اسکا بدلہ دیا جائے گا)۔ پھر آپؐ نے " لَوْاَنَّ لِاِبْنِ اٰدَمَ.... آخر تک پڑھا" (یعنی اگر کسی کے پاس مال کی بھری ہوئی ایک وادی بھی ہو تو پھر بھی اسکی خواہش ہوگی کہ اسے دوسری بھی مل جائے اور اگر دو ہوں تو تیسری کی خواہش ہوگی۔ اور یہ کہ ابن آدم کا پیٹ مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اسکی توبہ قبول کرتے ہیں جو توبہ کرتا ہے۔) یہ حدیث حسن صحیح ہے اور دوسری سند سے بھی منقول ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابزی اسے اپنے والد سے اور وہ ابی بن کعبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔ حضرت قتادہ نے حضرت انسؓ سے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَضْلُ الْقُرَيْشِ وَالْاَنْصَارِ

باب: قریش اور انصار کی فضیلت

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ اِمْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ سَلَكَ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۸۳۲: حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا۔ اسی سند سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں تب بھی میں ان کا ساتھ دوں گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۸۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَاَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ فَقُلْنَا لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ اِيَّايَ حَدَّثَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۳۳: حضرت عدی بن ثابت، حضرت براء بن عازبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے متعلق فرمایا کہ ان سے وہی محبت کرتا ہے جو مؤمن ہے اور صرف منافق ہی بغض رکھتا ہے۔ جو ان سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے (یعنی انصار سے) بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ ہم نے عدی بن ثابت سے پوچھا کہ کیا آپ نے خود یہ حدیث براءؓ سے سنی۔ انہوں نے فرمایا: ہاں براءؓ نے مجھ ہی سے تو بیان کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ اَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ فَقَالُوْا لَا اِلَّا ابْنَ اُخْتٍ لَنَا فَقَالَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيْبَةٍ وَاِنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَاَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَ شِعْبَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ

۱۸۳۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار میں سے چند لوگوں کو جمع کر کے پوچھا کہ کیا تم میں کوئی غیر تو نہیں؟ لوگوں نے کہا ہمارے ایک بھانجے کے علاوہ کوئی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کسی کا بھانجا انہی میں سے ہوتا ہے۔ پھر فرمایا: قریش نئے نئے جاہلیت چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں اور نئی نئی مصیبت سے بھی دوچار ہوئے ہیں۔ (قتل وقید وغیرہ) میں چاہتا ہوں کہ انکی دل شکنی کا کوئی علاج کروں اور ان سے الفت کروں۔ کیا تم راضی نہیں کہ لوگ دنیا لے کر گھروں کو لوٹیں اور تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹو۔ انہوں نے عرض کیا: ہاں کیوں نہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: اگر دوسرے لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں چلوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَحِيْحٌ.

گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۳۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ اَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ نَا النَّضْرُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُعَزِّيْهِ فِيْمَنْ اُصِيْبَ مِنْ اَهْلِهٖ وَبَنِىْ عَمِّهٖ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَا اُبَشِّرُكَ بِبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ ذَرَارِيِّهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ.

۱۸۳۵: حضرت زید ارقمؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ کو غزوہ حرہ کے موقع پر شہید ہونے والے ان کے چند اقرباء اور چچازاد بھائیوں کی تعزیت میں لکھا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اے اللہ انصار کو، ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد کو بخش دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی یہ قتادہ نے نضر بن انسؓ سے انہوں نے زید بن ارقم سے۔

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرِئْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۳۶: حضرت ابوطلحہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اپنی قوم کو میرا سلام کہنا۔ میں انہیں پرہیزگار اور صابر جانتا ہوں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۳۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِىَ الَّتِىْ اٰوِىْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِىْ وَاِنَّ كَرِشِىَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِى الْبَابِ عَنْ اَنَسٍ.

۱۸۳۷: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سن لو کہ میرے خاص اور راز دار لوگ جن کے پاس میں لوٹ کر جاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں۔ اور میں جن لوگوں پر اعتماد کرتا ہوں وہ انصار ہیں۔ لہٰذا ان میں سے بروں کو معاف کردو اور نیکو کاروں کو قبول کرلو۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۸۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَنْصَارُ كَرِشِىْ وَعَيْبَتِىْ وَاِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۳۸: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار میرے اعتماد والے اور راز دار لوگ ہیں۔ لوگ بڑھتے جائیں گے اور یہ کم ہوتے جائیں گے لہٰذا ان کے نیکوں کو قبول کرو اور ان کے بروں کو معاف کردو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۳۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ

۱۸۳۹: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

دَاوٗدَ الْهَاشِمِیُّ نَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ نَا صَالِحُ بْنُ كَیْسَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ یُّرِدْ هَوَانَ قُرَیْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قریش کی ذلت چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دیتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبد بن حمید بھی یعقوب بن ابراہیم سے وہ اپنے والد سے وہ صالح بن کیسان سے اور وہ ابن شہاب سے اسی سند سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۱۸۴۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِیِّ وَالْمُؤَمَّلُ قَالَا نَا سُفْیَانُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیْ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھے گا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۴۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ نَا اَبُوْ یَحْیَی الْحِمَّانِیُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَیْشٍ نَكَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالًا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۱۸۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ تو نے قریش کو پہلے (قتل وقید) کے عذاب کا مزہ چکھادیا اب آخر میں انہیں عنایت اور رحمتوں کا مزہ چکھا۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۴۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ ثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْاُمَوِیُّ عَنِ الْاَعْمَشِ نَحْوَهٗ.

۱۸۴۲: ہم سے روایت کی عبدالوہاب وراق نے انہوں نے یحیٰی سے اور وہ اعمش سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۸۴۳: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِیْنَارٍ الْكُوْفِیُّ نَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ جَعْفَرٍ الْاَحْمَرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِنِسَاءِ الْاَنْصَارِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۸۴۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ انصار کو اور ان کی اولاد کو اور ان کی اولاد کی اولاد کو اور ان کی عورتوں کو بخش دے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۵۹۹: بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَیِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ

۵۹۹: باب انصار کے گھروں کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۴۴: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ یَحْیَی ابْنِ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ قَالَ

۱۸۴۴: حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں انصار میں سے بہتر لوگوں یا فرمایا: بہتر

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلاَ اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ اَوْ بِخَيْرِ الْاَنْصَارِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَنُوا النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو عَبْدِالْاَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْا لْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْ سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ فَقَبَضَ اَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِيْ بِيَدَيْهِ قَالَ وَفِيْ دُوْرِ الْاَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِىْ اُسَيْدِ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

انصار کے متعلق نہ بتاؤں ۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کیوں نہیں۔آپؐ نے فرمایا قبیلہ بنونجار اور پھر جوان کے قریب ہیں۔یعنی بنوعبدالاشہل پھران کے قریب والے بنوحارث بن خزرج پھران کے قریب والے بنوساعدہ۔پھرآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اور اپنی انگلیوں کو بند کر کے کھولا جیسے کوئی کچھ پھینکتا ہے اور فرمایا انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے۔یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ انسؓ اس حدیث کو ابوسعید ساعدی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

١٨٤٥ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ اُسَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دُوْرُ بَنِى النَّجَّارِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِىْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنِى الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِىْ سَاعِدَةَ وَفِىْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَااَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاَبُوْ اُسَيْدِ السَّاعِدِيُّ اسْمُهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيْعَةَ.

١٨٤٥: حضرت ابواسید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے گھروں میں سے سب سے بہتر گھر بنونجار کے ہیں پھر بنوعبدالاشہل کا، پھر بنوحارث بن خزرج کا، پھر بنوساعدی کا اور انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے۔ حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی ہے۔ چنانچہ کہا گیا: تمہیں بھی تو دوسروں پر فضیلت دی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اور ابواسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

١٨٤٦ : حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمٍ نَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ دِيَارِ الْاَنْصَارِ بَنُوا النَّجَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

١٨٤٦: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے گھروں میں سے بہترین گھر بنو نجار کے ہیں۔

یہ حدیث غریب ہے۔

١٨٤٧ : حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ نَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاَنْصَارِ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

١٨٤٧: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ انصار میں سے بہترین لوگ قبیلہ بنوعبدالاشہل کے لوگ ہیں۔یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

خلاصۃ الباب : صحابی ہونا بھی بہت بڑا اشرف اور مرتبہ ہے بلکہ جس نے حالت اسلام میں کسی صحابی کو دیکھا اور پھر حالت اسلام میں اس کی وفات ہوئی وہ بہت بڑا مرتبہ والا بن گیا جس کو تابعی کہتے ہیں ۔صحابہ کرامؓ کے بارے میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضور ﷺ نے بہت تاکید فرمائی کہ ان کا احترام وعزت کی جائے اور کسی صورت میں ان کی شان میں گستاخی برداشت نہیں فرمائی۔ یہاں تک ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی میرے صحابہ سے کسی کو گالی یا بُرا کہے تو سننے والا اس کے جواب میں یہ کہے کہ تمہارے شریر پر اللہ کی لعنت ہو (۲) حضرت فاطمہؓ کی شان بہت عظیم ہے جنت کی عورتوں کی سیّدہ ہیں اور فرمایا کہ جو فاطمۃ الزہراؓ کو بُرا لگتا ہے وہ مجھے بُرا لگتا ہے حدیث باب میں حضرت عائشہؓ کا فاطمہؓ کے بارے میں بیان بہت عمدہ ہے (۳) حضرت عائشہؓ کے فضائل بھی بے شمار ہیں ان کی سوانح اور مناقب پر مشتمل مستقل کتابیں تحریر کی گئی ہیں پڑھنے کے قابل ہیں۔ ان کو حضرت جبرئیلؑ سلام کرتے تھے ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاصؓ نے پوچھا کہ آپ ﷺ کو کس سے سب سے زیادہ محبت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہؓ سے۔ قرآن وحدیث کی بہت بڑی عالمہ تھیں بہت سارے صحابہؓ اور تابعینؒ سیّدہ صدیقہؓ کے شاگرد ہیں دین واسلام کا بہت بڑا حصہ حضرت عائشہؓ کے ذریعہ پھیلا۔

خلاصہ مناقب خدیجہؓ: ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ حضور ﷺ کی سب سے پہلی زوجہ مطہرہ ہیں جنہوں نے اپنا سارا مال حضور ﷺ پر قربان کر دیا مکہ میں ان کی بہت زیادہ عزت تھی لوگ ان کا بہت احترام کرتے تھے زمانہ جاہلیت میں بھی عفیفہ (پاکدامن) کے نام سے مشہور تھیں۔ حضور ﷺ کی بہت خدمت کرتی تھیں اور حضور ﷺ جب پریشان ہوتے تو حضرت خدیجہؓ تسلی دیا کرتی تھیں۔ حضور ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت سنائی تھی۔ ان کی وفات کے بعد جب ان کا خیال آجاتا تو آبدیدہ ہو جاتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں مجھے حضرت خدیجہؓ پر جتنا رشک آتا ہے اتنا کسی اور پر نہیں آتا۔ ان کے علاوہ باقی ازواج مطہراتؓ کے بھی بہت فضائل اور مناقب ہیں۔ امام ترمذیؒ نے کچھ بیان کئے ہیں۔

۶۰۰: بَابُ مَاجَآءَ فِي فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ

۱۸۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ نَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى كَانَ بِحَرَّةِ السُّقْيَا الَّتِيْ كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِيْ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِيْلَكَ وَدَعَا لِاَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَاَنَا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَدْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ مِثْلَ مَابَارَكْتَ لِاَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۱۸۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا اَبُوْ نُبَاتَةَ

۶۰۰: باب مدینہ منورہ کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۴۸: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور جب سعد بن ابی وقاصؓ کے محلے میں ''حرہ سقیا'' کے مقام پر پہنچے تو آپ نے وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا اور قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو کر دعا کی کہ اے اللہ ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور دوست تھے۔ انہوں نے اہل مکہ کے لیے برکت کی دعا کی تھی۔ میں بھی تیرا بندہ اور رسول ہوں اور میں تجھ سے اہل مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں کہ ان (اہل مدینہ) کے مد اور صاع میں اس سے دوگنی برکت عطا فرما جو تو نے اہل مکہ کو عطا فرمائی اور ہر برکت کے ساتھ دو برکتیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عائشہؓ، عبداللہ بن زیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۸۴۹: حضرت علی بن ابی طالبؓ اور ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

يُوْنُسُ بْنُ يَحْيَى بْنِ نُبَاتَةَ نَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْمُعَلّٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالاَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۱۸۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلِ الْمَرْوَزِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمِ الزَّاهِدُ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَابَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۱۸۵۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری کسی مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور مسجد حرام میں ایک نماز مسجد نبوی کی ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ سے متعدد طرق سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۸۵۱ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا وَ فِي الْبَابِ عَنْ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ.

۱۸۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس سے ہو سکے کہ مدینہ منورہ میں مرے تو وہیں مرنے کی کوشش کرے کیونکہ جو یہاں مرے گا میں اسکی شفاعت کروں گا۔ اس باب میں سبیعہ بنت حارث اسلمیہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند یعنی ایوب سختیانی کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۵۲ : حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ مَوْلَاةً لَّهُ اَتَتْهُ فَقَالَتْ اِشْتَدَّ عَلَيَّ الزَّمَانُ وَ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الْعِرَاقِ قَالَ فَهَلَّا اِلَى الشَّامِ اَرْضِ الْمَنْشَرِ وَاصْبِرِيْ لُكَاعِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلٰى شِدَّتِهَا وَلَاْ وَآئِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا اَوْشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ وَ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةِ

۱۸۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ان کی لونڈی ان کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مجھ پر زمانے کی گردش ہے لہٰذا میں چاہتی ہوں کہ عراق چلی جاؤں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شام کیوں نہیں چلی جاتی ہو وہ حشر ونشر کی زمین ہے۔ پھر اے نادان صبر کیوں نہیں کرتی اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس نے مدینہ منورہ کی سختیوں اور بھوک پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کا گواہ یا (فرمایا) شفیع ہوں گا۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ،

www.sirat-e-mustaqeem.com

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

سفیان بن ابی زہیرؓ اور سبیعہ اسلمیہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۵۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ السَّائِبِ ثَنَا اَبِیْ جُنَادَةُ بْنُ سَلْمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِيْنَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ جُنَادَةَ عَنْ هِشَامٍ فَقَالَ تَعَجَّبَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ.

۱۸۵۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ مسلمانوں کے شہروں میں سے سب سے آخر میں ویران ہوگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف جنادہ کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ ہشام سے نقل کرتے ہیں۔

۱۸۵۴ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَهُ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ الْاَعْرَابِیُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَيْعَتِیْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَيْعَتِیْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَ تُنَصِّعُ طَيِّبَهَا وَ فِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۵۴: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی پھر مدینہ منورہ ہی میں اسے بخار ہوگیا۔ چنانچہ وہ آیا اور عرض کیا کہ اپنی بیعت واپس لے لیں۔ آپؐ نے انکار کردیا۔ وہ دوبارہ حاضر ہوا اور اسی طرح عرض کیا۔ آپؐ نے پھر انکار کردیا۔ وہ تیسری مرتبہ پھر حاضر ہوا لیکن آپؐ نے اس مرتبہ بھی انکار کردیا۔ وہ پھر چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ طیبہ ایک بھٹی کی مثل ہے جو میل کچیل کو دور کردیتی ہے۔ اور طیب (پاکیزہ چیز) کو خالص کردیتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۵۵ : حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ وَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَوْرَاَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِيْنَةِ مَا ذَعَرْتُهَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ وَفِی الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ اَيُّوْبَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ نَحْوَهُ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۵۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں کسی ہرن کو بھی مدینہ منورہ میں چرتا ہوا دیکھ لوں تو خوف زدہ نہ کروں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دو پتھریلی زمینوں کے درمیان حرم ہے۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، عبداللہ بن زیدؓ، انسؓ، ابوایوبؓ، زید بن ثابتؓ، رافع بن خدیجؓ، جابرؓ، عبداللہؓ اور سہل بن حنیفؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۵۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَثَنَا الْاَنْصَارِیُّ نَا مَعْنٌ نَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

۱۸۵۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ ایسا پہاڑ ہے جو ہم

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَلَعَ لَهُ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَابَيْنَ لَا بَتَيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اسے محبوب رکھتے ہیں۔ اے اللہ ابراہیمؑ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں دونوں پتھریلی زمین کے بیچ کو یعنی مدینہ منورہ کو حرم ٹھہراتا ہوں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۸۵۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عِيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَامِرِيِّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِيْنَةِ اَوِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ قِنَّسْرِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ عَامِرٍ.

۱۸۵۷: حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ ان تین جگہوں میں سے جہاں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جا کر ٹھہریں گے وہی دارالہجرہ ہوگا۔ مدینہ، بحرین اور قنسرین۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔ اس روایت کے ساتھ ابو عامر منفرد ہیں۔

۱۸۵۸: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا اَوْشَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَصَالِحُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ اَخُوْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ.

۱۸۵۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مدینہ منورہ کی سختی اور بھوک برداشت کریگا قیامت کے دن میں اس کا شفیع یا (فرمایا) گواہ ہوں گا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور صالح بن ابی صالح، سہیل بن ابی صالح کے بھائی ہیں۔

۶۰۱: بَابٌ فِيْ فَضْلِ مَكَّةَ

۶۰۱: باب مکہ مکرمہ کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا اَنِّيْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ

۱۸۵۹: حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراءؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو حزورہ کے مقام پر کھڑے ہو کر فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم اے مکہ تو اللہ کی ساری زمین سے بہتر اور اللہ کے نزدیک پوری زمین سے زیادہ محبوب ہے۔ اگر مجھے تجھ سے جانے پر مجبور نہ کیا جاتا تو ہرگز نہ جاتا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ یونس نے زہری سے اسی کی مانند حدیث نقل کی ہے۔ محمد بن عمرو اسے ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ زہری کی ابوسلمہ سے عبداللہ بن عدی بن حمراء کے واسطے منقول حدیث میرے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ عِنْدِيْ اَصَحُّ .

(یعنی امام ترمذیؒ کے) نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۶۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ نَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَاَبُو الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۸۶۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے فرمایا: تو کتنا اچھا شہر ہے اور مجھے کتنا عزیز ہے اگر میری قوم مجھے یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کہیں نہ ٹھہرتا۔
یہ حدیث مبارکہ اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۷۰۲ : بَابُ فِيْ فَضْلِ الْعَرَبِ

۷۰۲: باب عرب کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْاَزْدِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْانَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ قَابُوْسِ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ لَا تُبْغِضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانِي اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَدْرٍ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيْدِ.

۱۸۶۱: حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے سلمان مجھ سے بغض نہ رکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا دین تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں آپؐ سے کیسے بغض کر سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپؐ کے ذریعے ہدایت دی۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم عرب سے بغض رکھو گے تو گویا کہ مجھ سے بغض رکھو گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابو بدر بن شجاع بن ولید کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۸۶۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُخَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِيْ شَفَاعَتِيْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ الْاَحْمَسِيِّ عَنْ مُخَارِقٍ وَلَيْسَ حُصَيْنٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِذَاكَ الْقَوِيِّ.

۱۸۶۲: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عرب سے خیانت کرے گا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور اسے میری محبت نصیب نہیں ہوگی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حصین بن عمر احمسی کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ مخارق سے روایت کرتے ہیں۔ حصین بن عمر محدثین (رحمہم اللہ تعالیٰ) کے نزدیک زیادہ قوی نہیں۔

۱۸۶۳ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى نَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ كَانَتْ اُمُّ الْحَرِيْرِ اِذَا مَاتَ اَحَدٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِشْتَدَّ عَلَيْهَا فَقِيْلَ لَهَا اِنَّا نَرَاكِ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ اِشْتَدَّ

۱۸۶۳: حضرت محمد بن ابی رزین اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ ام حریر کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی عربی فوت ہو جاتا تو وہ غمگین ہو جاتیں۔ لوگوں نے کہا ہم دیکھتے ہیں کہ کسی عربی کے فوت ہونے پر آپ کو سخت صدمہ ہوتا ہے انہوں نے فرمایا میں نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَیْکِ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَایَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاکُ الْعَرَبِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ رَزِیْنٍ وَ مَوْلَاهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِکٍ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ بْنِ حَرْبٍ.

اپنے آزاد کردہ غلام سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب کی ہلاکت، قیامت کی قربت کی نشانیوں میں سے ہے۔ محمد بن ابی رزین کہتے ہیں کہ ان کے غلام طلحہ بن مالک تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف سلیمان بن حرب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۸۶۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْاَزْدِیُّ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ شَرِیْکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰی یَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِیْکٍ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَیْنَ الْعَرَبُ یَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِیْلٌ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ.

۱۸۶۴: حضرت ام شریکؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ دجال سے بھاگیں گے یہاں تک کہ پہاڑوں میں جا کر رہنے لگیں گے۔ ام شریکؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن عرب کہاں ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تھوڑے ہوں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۶۵ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِیُّ نَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَامُ اَبُو الْعَرَبِ وَیَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ وَحَامُ اَبُو الْحَبَشِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَیُقَالُ یَافِثُ وَیَافِتُ وَیَفُتُ.

۱۸۶۵: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سام عرب کے باپ' یافث رومیوں کے باپ اور حام حبشیوں کے باپ ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور یافث کو یافت یعنی یفث بھی کہتے ہیں۔

۷۰۳ : بَابُ فِیْ فَضْلِ الْعَجَمِ

۷۰۳: باب عجم کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۶۶ : حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ وَکِیْعٍ نَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ نَا صَالِحُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ ذُکِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْبِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّیْ بِکُمْ اَوْ بِبَعْضِکُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشٍ وَصَالِحٌ هُوَ ابْنُ مِهْرَانَ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ.

۱۸۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عجم کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ان میں سے بعض پر تم لوگوں میں سے بعض سے زیادہ اعتماد ہے۔ یا (فرمایا) تم میں سے بعض کی نسبت زیادہ اعتماد ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابو بکر بن عیاش کی روایت سے جانتے ہیں صالح وہ مہران کے بیٹے اور عمرو بن حریث کے مولیٰ ہیں۔

۱۸۶۷ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنِیْ ثَوْرُ بْنُ زَیْدٍ الدِّیْلِیُّ عَنْ اَبِی الْغَیْثِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

۱۸۶۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب سورۂ جمعہ نازل ہوئی تو ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے آپ ﷺ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰٓؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِنَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فِيْنَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْكَانَ الْاِيْمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِنْ هٰٓؤُلَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْرُوِيَ مِنْ غَيْرِوَجْهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ سورۃ پڑھی اور جب ''وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ ......الآیہ'' پر پہنچے تو ایک آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں جو ہم سے ابھی نہیں ملے؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ بھی ہم میں موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ حضرت سلمان فارسیؓ پر رکھا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا پر بھی ہوتا تو بھی اس کی قوم میں سے کچھ لوگ اسے حاصل کر لیتے۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً منقول ہے۔

۷۰۴: بَابٌ فِيْ فَضْلِ الْيَمَنِ

۷۰۴: باب اہل یمن کی فضیلت کے متعلق

۱۸۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا اَبُوْدَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ.

۱۸۶۸: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دیکھ کر دعا فرمائی یا اللہ! ان کے دل ہماری طرف پھیر دے اور ہمارے صاع اور مد (وزن کے پیمانے) میں برکت عطا فرما۔ یہ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عمران قطان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۸۶۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَضْعَفُ قُلُوْبًا وَاَرَقُّ اَفْئِدَةً اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۶۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں جو بہت کمزور دل اور نرم طبیعت والے ہیں۔ ایمان بھی یمن سے نکلا ہے اور حکمت بھی یمن ہی سے نکلی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۷۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ نَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ صَالِحٍ نَا اَبُوْ مَرْيَمَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُلْكُ فِيْ قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِي الْاَزْدِيَعْنِي الْيَمَنَ.

۱۸۷۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بادشاہت قریش میں، قضاء (فیصلہ) انصار میں، اذان حبشہ میں اور امانت ازد یعنی یمن میں ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۱۸۷۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ مَرْيَمَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَ هٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ.

۱۸۷۱: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی انہوں نے معاویہ بن صالح انہوں نے ابو مریم انصاری اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہوئے اسے مرفوع نہیں کرتے ۔ یہ حدیث زید بن حباب کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۷۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ ثَنِیْ عَمِّیْ صَالِحُ بْنُ عَبْدِالْكَبِيْرِبْنِ شُعَيْبٍ ثَنِیْ عَمِّیْ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَسَدُاللّٰهِ فِی الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِیْ كَانَ اَزْدِيًّا يَالَيْتَ اُمِّیْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَوْقُوْفًا وَهُوَ عِنْدَنَا اَصَحُّ.

۱۸۷۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد (یعنی یمنی لوگ) کے رہنے والے اللہ کی زمین پر اس کے دین کے مددگار ہیں ۔ لوگ انہیں پست کرنا چاہیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان کی ایک نہ مانے گا بلکہ انہیں اور بلند کرے گا لوگوں پر ضرور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کہے گا کاش میرا باپ یمنی ہوتا، کاش میری ماں اہل یمن سے ہوتی ۔ یہ حدیث غریب ہے ۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ انسؓ سے موقوفاً بھی مروی ہے اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۷۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِیُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنِیْ مَهْدِیُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ ثَنِیْ غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنْ لَّمْ تَكُنْ مِنَ الْاَزْدِ فَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۷۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اگر ہم ازدی (یمن والوں سے) نہ ہوتے تو کامل لوگوں میں سے نہ ہوتے۔

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۸۷۴ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ زَنْجُوِيَةَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ مِيْنَاءَ مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ اَحْسَبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَاَيْدِيْهُمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَاِيْمَانٍ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا

۱۸۷۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے کہ ایک آدمی آیا میرا خیال ہے کہ وہ قیس میں سے تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قبیلہ حمیر پر لعنت بھیجئے۔ آپؐ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ وہ دوسری جانب سے آیا تو آپؐ نے ادھر سے منہ پھیر لیا۔ وہ تیسری جانب سے آیا اس مرتبہ بھی آپؐ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اور فرمایا: اللہ تعالیٰ قبیلہ حمیر پر رحم فرمائے ۔ ان کے منہ میں اسلام اور ان کے ہاتھوں میں طعام ہے پھر وہ لوگ امن اور ایمان والے ہیں ۔ یہ حدیث غریب ہے ۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَآءَ اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ.

عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔ میناء سے اکثر منکر احادیث مروی ہیں۔

٦٠٥: بَابُ فِيْ غِفَارٍ وَاَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ

٦٠٥: باب قبیلہ غفار، اسلم، جہینہ اور مزینہ کی فضیلت کے بارے میں

۱۸۷۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلَاهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۷۵: حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار، مزینہ، جہینہ اشجع، غفار اور قبیلہ عبدالدار کے لوگ میرے رفیق ہیں۔ اور اللہ کے علاوہ انکا کوئی رفیق نہیں۔ لہٰذا اللہ اور اس کا رسول ﷺ ان کے رفیق ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦٠٦: بَابُ فِيْ ثَقِيْفٍ وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ

٦٠٦: باب بنوثقیف اور بنوحنیفہ کے متعلق

۱۸۷٦: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۸۷٦: حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں بنوثقیف کے تیروں نے جلا دیا ہے۔ لہٰذا ان کے لیے بددعا کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: اے اللہ ثقیف کو ہدایت دے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۷۷: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ نَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ شُعَيْبٍ نَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفًا وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

۱۸۷۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو تین قبیلوں کو پسند نہیں کرتے تھے، ثقیف، بنوحنیفہ اور بنوامیہ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۸۷۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ انَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُصْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ نَا شَرِيْكٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُصْمٍ يُكْنٰى اَبَا عَلْوَانَ وَهُوَ

۱۸۷۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قبیلہ بنوثقیف میں ایک کذاب اور ایک ہلاک کرنے والا ہے۔ عبدالرحمٰن بن واقد نے شریک سے اسی سند سے اسی کی مانند حدیث نقل کی ہے۔ عبداللہ بن عصم کی کنیت ابوعلوان ہے اور وہ کوفی ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم

www.sirat-e-mustaqeem.com

كُوفِيٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ وَشَرِيْكٌ يَقُوْلُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُصْمٍ وَاِسْرَائِيْلُ يَرْوِي عَنْ هٰذَا الشَّيْخِ وَ يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُصْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ.

اس حدیث کوصرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ عبداللہ بن عصم سے روایت کرتے ہیں۔ اسرائیل ان سے روایت کرتے ہوئے انہیں عبداللہ بن عصمہ کہتے ہیں، اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۸۷۹ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا يَزِيْدُبْنُ هَارُوْنَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰى اِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْثَقَفِيٍّ اَوْدَوْسِيٍّ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَيَزِيْدُبْنُ هَارُوْنَ يَرْوِي عَنْ اَيُّوْبَ اَبِي الْعَلَاءِ وَهُوَ اَيُّوْبُ بْنُ مِسْكِيْنٍ وَيُقَالُ ابْنُ اَبِي مِسْكِيْنٍ وَلَعَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِي رُوِيَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ الْمُقْبُرِيِّ هُوَ اَيُّوْبُ اَبُو الْعَلَاءِ وَهُوَ اَيُّوْبُ بْنُ مِسْكِيْنٍ وَ يُقَالُ ابْنُ اَبِي مِسْكِيْنٍ.

۱۸۷۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی اکرم ﷺ کو ایک جوان اونٹنی ہدیے میں دی۔ آپؐ نے اسے اسکے بدلے چھ جوان اونٹنیاں عنایت فرمائیں۔ اس پر بھی وہ خفا رہا۔ پس جب یہ بات نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: فلاں شخص نے مجھے بطور ہدیہ ایک اونٹنی دی جس کے بدلے میں نے اسے چھ اونٹنیاں دیں لیکن وہ اسکے باوجود ناراض ہے لہٰذا میں نے فیصلہ کیا ہے کہ قریشی، انصاری ثقفی اور دوسی کے علاوہ کسی سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔ اس حدیث میں اور چیزوں کا بھی تذکرہ ہے۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ یزید بن ہارون، ایوب ابی العلاء سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہ ایوب بن مسکین ہیں۔ انہیں ابن مسکین بھی کہتے ہیں۔ شاید یہ وہی حدیث ہے جو ایوب سے سعید مقبری کے حوالے سے منقول ہے۔ ایوب ابوعلاء اور ایوب بن مسکین ایک ہی شخص ہیں۔ ابن ابی مسکین بھی انہی کو کہتے ہیں۔

۱۸۸۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ الْحِمْصِيِّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَهْدٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ نَاقَةً مِنْ اِبِلِهِ الَّذِي كَانُوْا اَصَابُوْا بِالْغَابَةِ فَعَوَّضَهُ مِنْهَا بَعْضَ الْعِوَضِ فَتَسَخَّطَهُ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا مِنَ الْعَرَبِ يُهْدِي اَحَدُهُمُ الْهَدِيَّةَ فَاُعَوِّضُهُ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا عِنْدِي ثُمَّ يَتَسَخَّطُهُ فَيَظَلُّ يَتَسَخَّطُ فِيْهِ عَلَيَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَا اَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِي

۱۸۸۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنوفزارہ کے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی دی جو اسے غابہ کے مقام سے ملے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کے بدلے میں کچھ دیا تو وہ خفا ہوگیا۔ چنانچہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عرب کے لوگ مجھے ہدیہ دیتے ہیں اور میں بھی جو کچھ میرے پاس ہوتا ہے انہیں دے دیتا ہوں لیکن پھر بھی وہ اس کو ناپسند کرتے ہیں اور اسکی وجہ سے مجھ پر ناراض ہوتے ہیں۔ اللہ کی قسم میں آج کے بعد قریشی،

www.sirat-e-mustaqeem.com

هٰذَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيّ اَوْاَنْصَارِيّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْدَوْسِيٍّ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدِ بْنِ هَارُوْنَ.

انصاری، ثقفی اور دوسی کے علاوہ کسی عرب سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔ یہ حدیث یزید بن ہارون کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۸۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ انَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَلَّاذٍ يُحَدِّثُ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَسْرُوْحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّوْنَ هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَيْسَ هٰكَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمْ مِنِّيْ وَاِلَيَّ فَقُلْتُ لَيْسَ هٰكَذَا ثَنِيْ اَبِيْ وَلٰكِنَّهُ ثَنِيْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِحَدِيْثِ اَبِيْكَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيْرٍ وَيُقَالُ الْاَسْدُهُمُ الْاَزْدُ.

۱۸۸۱: حضرت عامر بن ابی عامرؓ اشعریؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنو اسد اور بنو اشعر بھی کتنے اچھے قبیلے ہیں۔ یہ لوگ جنگ میں فرار نہیں ہوتے اور مال غنیمت سے چراتے نہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث معاویہؓ کو سنائی تو انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے اس طرح نہیں بلکہ یوں فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میرے ہی ہیں۔ ابو عامر کہتے ہیں میں نے کہا میرے والد نے مجھ سے اس طرح بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا تم اپنے باپ کی روایت کو زیادہ بہتر جانتے ہو گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف وہب بن جریر کی روایت سے جانتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اسد اور ازد دونوں ایک ہی قبیلہ ہیں۔

۱۸۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَسْلَمُ سَا لَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَ فِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَاَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَبُرَيْدَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۸۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: قبیلہ اسلم کو اللہ صحیح و سالم رکھے اور قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ اس باب میں حضرت ابوذرؓ، ابوبریدہ اسلمیؓ، بریدہؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ اللّٰهُ لَهَا وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ بخش دے اور عیصہ نے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُؤَمَّلٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ نَحْوَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

۱۸۸۴: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے سفیان سے اور وہ عبداللہ سے شعبہ کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَحِیْحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۵: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَغِفَارُ وَاَسْلَمُ وَمُزَیْنَةُ وَمَنْ کَانَ مِنْ جُهَیْنَةَ اَوْقَالَ جُهَیْنَةُ وَمَنْ کَانَ مِنْ مُزَیْنَةَ خَیْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ اَسَدٍ وَطَیِّ وَغَطْفَانَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ کے لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اسد، طی اور غطفان کے لوگوں سے بہتر ہوں گے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ نَا سُفْیَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرُوْا یَابَنِیْ تَمِیْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا قَالَ فَتَغَیَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ نَفَرٌ مِّنْ اَهْلِ الْیَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰی اِذَا لَمْ یَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِیْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۸۶: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ بنو تمیم کا ایک وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: اے بنو تمیم تمہیں بشارت ہو۔ وہ کہنے لگے۔ آپؐ ہمیں بشارت دے رہے ہیں تو کچھ عنایت بھی کیجئے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا۔ پھر یمن والوں کی ایک جماعت آئی تو آپؐ نے ان سے فرمایا: تم لوگ خوشخبری قبول کرلو۔ اس لیے کہ بنو تمیم نے قبول نہیں کی۔ انہوں نے عرض کیا: ہم نے اسے قبول کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۷: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَیْنَةُ خَیْرٌ مِّنْ تَمِیْمٍ وَاَسَدٍ وَغَطْفَانَ وَبَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ یَمُدُّبِهَا صَوْتَهٗ فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ فَهُوْ خَیْرٌ مِّنْهُمْ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۸۸۷: حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم، غفار اور مزینہ کے لوگ، تمیم، اسد غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ کے لوگوں سے بہتر ہیں اور ان کا ذکر کرتے ہوئے آپ آواز کو بلند کرتے تھے۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ یہ لوگ محروم ہوگئے اور خسارے میں رہ گئے۔ آپؐ نے فرمایا وہ لوگ ان سے بہتر ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۰۷: بَابُ فِیْ فَضْلِ الشَّامِ وَالْیَمَنِ

۷۰۷: باب شام اور یمن کی فضیلت کے متعلق

۱۸۸۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ بْنُ اِبْنَةِ اَزْهَرَ السَّمَّانِ ثَنِیْ جَدِّیْ اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَا لِکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا

۱۸۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی کہ یا اللہ ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ لوگوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں لیکن آپؐ نے اس مرتبہ بھی شام اور یمن ہی کے لیے برکت کی دعا کی لوگوں نے دوبارہ عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَوْقَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ وَقَدْرُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں سے شیطان کا سینگ (یعنی اس کے مددگار) نکلے گا۔ یہ حدیث اس سند یعنی ابن عون کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور سالم بن عبد اللہ کی روایت سے بھی منقول ہے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۸۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ نَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نُؤَلِّفُ الْقُرْاٰنَ مِنَ الرِّقَاعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طُوْبٰى لِلشَّامِ فَقُلْنَا لِاَىِّ ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ.

۱۸۸۹: حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے چمڑے کے ٹکڑوں سے قرآن جمع کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کے لیے بھلائی ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس وجہ سے۔ آپؐ نے فرمایا اس لیے کہ رحمٰن کے فرشتے ان پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو یحییٰ بن ایوب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۸۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِآبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ اَوْلَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِىْ يُدَهْدِهُ الْخِرَآءَ بِاَنْفِهِ اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِىٌّ وَفَاجِرٌ شَقِىٌّ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْاٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنَ التُّرَابِ وَفِى الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۸۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ لوگ اپنے ان آباؤ اجداد پر فخر کرنے سے باز رہیں (جو زمانہ جاہلیت میں مر گئے) وہ جہنم کا کوئلہ ہیں۔ اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے نزدیک گوبر کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہو جائے گا۔ جو اپنی ناک سے گوبر کی گولیاں بناتا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے جاہلیت کے تکبر اور آباء واجداد کے فخر کو دور کر دیا ہے۔ اب تو لوگ یا مؤمن متقی ہیں یا فاجر، بدبخت اور نسب کی حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۸۹۱: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اَبِىْ عَلْقَمَةَ الْفَرْوِىُّ الْمَدِيْنِىُّ قَالَ ثَنِىْ اَبِىْ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْاَذْهَبَ

۱۸۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے زمانہ جاہلیت کے تکبر اور باپ دادا پر فخر کرنا دور کر دیا ہے اب دو قسم کے لوگ ہیں، متقی مؤمن یا بدکار اور بدبخت۔ پھر تمام لوگ آدمؑ کی اولاد ہیں اور آدمؑ مٹی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهُ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ وَالنَّاسُ بَنُوْاٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَسَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ قَدْ سَمِعَ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَيَرْوِيْ عَنْ اَبِيْهِ اَشْيَاءَ كَثِيْرَةً عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُوَاحِدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَحَدِيْثِ اَبِيْ عَامِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ.

سے پیدا کئے گئے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہؓ سے احادیث سنی ہیں اور بواسطہ والد حضرت ابو ہریرہؓ سے بہت سی احادیث نقل کی ہیں سفیان ثوری اور کئی حضرات یہ حدیث ہشام بن سعد وہ سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے ابو عامر ہی کی حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ جو ہشام بن سعد سے منقول ہے مسند یہاں ختم ہوگئی۔ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔ اور درود وسلام ہو ہمارے سردار حضرت محمدؐ اور آپ کی پاکیزہ آل پر۔

خلاصۃ الابواب: مدینہ منورہ کا تقدس اور اس کی عظمت شان صرف اسی بات سے ظاہر ہے کہ وہ سرور انبیاء علیہم السلام کا مسکن رہا تھا اور ان کا مدفن ہے یہ ایک ایسی بڑی فضیلت ہے کو کسی دوسرے مقام کو نصیب نہیں اور کوئی دوسری فضیلت کیسی ہی کیوں نہ ہو اس کی ہمسری کسی طرح نہیں کرسکتی۔ مدینہ منورہ کے نام احادیث میں بکثرت وارد ہوئے ہیں یہ بھی ایک شعبہ اس کی فضیلت کا ہے مثلاً طابہ، طائبہ، طیبہ۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ نہایت پاکیزہ مقام ہے نجاسات معنوی یعنی شرک وکفر سے پاک ہے اور نجاسات ظاہری سے بھی بَری ہے وہاں کے در ودیوار اور ہر چیز میں حتیٰ کہ مٹی میں بھی نہایت لطیف خوشبو آتی ہے جو ہر گز کسی دوسری خوشبودار چیز میں نہیں پائی جاتی۔ شیخ شبلیؒ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی مٹی میں ایک عجیب خوشبو ہے جو مشک وعنبر میں ہرگز نہیں۔ نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے چلنے لگے تو دعاء کی اے اللہ اگر مجھے اس شہر سے نکالنا ہے جو تمام مقامات سے زیادہ مجھے محبوب ہے تو اس مقام میں مجھے لے جا جو تمام شہروں سے زیادہ تجھے محبوب ہو۔ نبیؐ نے فرمایا کہ میرے گھر (روضہ مقدس) اور میرے منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے اور میرا منبر (قیامت کے دن) میرے حوض کے اوپر ہوگا۔ علماء نے اس حدیث کے کئی مطالب بیان کئے ہیں مگر صحیح مطلب یہ ہے کہ وہ خطہ، پاک جو روضہ اقدس اور منبر اطہر کے درمیان ہے بعینہٖ اُٹھ کر جنت الفردوس میں چلا جائے گا جس طرح کہ دنیا کے تمام مقامات برباد ہوجائیں گے اس مقام پر کوئی آفت نہیں آئے گی یہی مطلب ہے اس کے باغ ہونے کا بہشت کے باغوں میں سے اور حضورؐ کا منبر عالی قیامت از سر نو اعادہ کیا جائے گا جس طرح آدمیوں کے جسموں کا اعادہ ہوگا پھر وہ منبر آپ ﷺ کے حوض پر نصب کردیا جائے گا۔ حضرت عمر فاروقؓ کعبہ کو مستثنیٰ کر کے مدینہ طیبہ کو مکہ سے افضل کہتے ہیں۔ مکہ مکرمہ وہ شہر ہے جس میں بیت اللہ اور جس پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں روئے زمین میں یہی ایک جگہ ہے جہاں حج جیسی عبادت کی جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ عربی ہیں اس طرح تمام عرب بھی افضل ہوگئے نسب بہت اونچی ہے اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ عرب سے محبت کرو اور جوان سے بغض رکھے گا گویا میرے ساتھ بغض رکھتا ہے۔ اہل یمن کے بارے میں حضور ﷺ نے بہت تعریفی کلمات ارشاد فرمائے کہ یہ دل کے نرم ہیں ایمان والے اور حکمت بھی یمن ہی سے نکلی ہے۔ صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت میں انصار کو ایک خاص امتیاز حاصل ہے ان کے علمی، مذہبی، اخلاقی اور سیاسی کارناموں سے اسلام اور مسلمانوں کو عزت اور شوکت نصیب ہوئی۔

اٰخِرُ الْمُسْنَدِ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلٰوتُهٗ وَسَلَامُهٗ عَلٰى سَيِّدِ نَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَ اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ.

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الْعِلَلِ

کتاب: حدیث کی علتوں اور راویوں کی جرح وتعدیل کے بارے میں

اَخْبَرَنَا الْكَرُوْخِيُّ نَا لْقَاضِيُّ اَبُوْ عَامِرٍ الْاَزْدِيُّ وَالشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ الْغُوْرِجِيُّ وَاَبُو الْمُظَفَّرِ الدَّهَّانُ قَالُوْا اَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ الْجَرَّاحِيُّ نَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِي اَنَا اَبُوْ عِيْسٰى قَالَ جَمِيْعُ مَافِي هٰذَا الْكِتَابِ مِنَ الْحَدِيْثِ هُوَ مَعْمُوْلٌ بِهٖ وَبِهٖ اَخَذَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مَا خَلَا حَدِيْثَيْنِ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالْمَدِيْنَةِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ وَلَا مَطَرٍ وَحَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ وَ قَدْ بَيَّنَّا عِلَّةَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا فِي الْكِتَابِ وَمَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ اِخْتِيَارِ الْفُقَهَاءِ فَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فَاَكْثَرُهٗ مَا حَدَّثَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنِيْ بِهٖ اَبُو الْفَضْلِ مَكْتُوْمُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ وَمَا كَانَ مِنْ قَوْلِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فَاَكْثَرُهٗ مَا حَدَّثَنَا بِهٖ اِسْحَاقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى الْقَزَّازُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ اَبْوَابِ الصَّوْمِ فَاَخْبَرَنَا بِهٖ اَبُوْ مُصْعَبٍ الْمَدِيْنِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَبَعْضُ كَلَامِ مَالِكٍ مَا اَخْبَرَنَا بِهٖ مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ

خبر دی ہم کو کرخی نے ان کو قاضی ابو عامر ازدی نے اور شیخ غورجی اور ابو مظفر دھان تینوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو محمد جراحی نے ان کو ابو العاس محبوبی نے ان کو ابو عیسیٰ ترمذیؒ نے کہ انہوں نے فرمایا اس کتاب کی تمام احادیث پر عمل ہے بعض علماء نے اس کو اپنایا۔ البتہ دو حدیثیں ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں کسی خوف، سفر اور بارش کے بغیر ظہر و عصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں ۔ دوسری حدیث یہ کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی شراب پیئے تو اسے کوڑے مارو اگر چوتھی مرتبہ یہ حرکت کرے تو اسے قتل کر دو اور ہم (امام ترمذیؒ) ان دونوں حدیثوں کی علتیں اس کتاب میں بیان کر چکے ہیں۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ) ہم نے اس کتاب میں فقہاء کے مذاہب نقل کیے ہیں۔ ان میں سفیان ثوریؒ کے اقوال میں سے اکثر اقوال ہم نے محمد بن عثمان کوفی سے انہوں نے عبید اللہ بن موسیٰ سے اور انہوں نے سفیان ثوری سے نقل کیے ہیں جبکہ بعض اقوال ابو الفضل مکتوم بن عباس ترمذی سے وہ محمد بن یوسف فریابی سے اور وہ سفیان ثوری سے نقل کرتے ہیں۔ امام مالک بن انسؒ کے اکثر اقوال اسحٰق بن موسیٰ انصاری سے انہوں نے معن بن عیسیٰ فزاری سے اور انہوں نے امام مالکؒ سے نقل کیے ہیں۔ پھر روزوں کے ابواب میں مذکور اشیاء ہم نے ابو مصعب مدینی کے واسطے سے امام مالکؒ سے نقل کی ہیں جبکہ امام مالکؒ کے بعض اقوال ہم سے موسیٰ بن حزام نے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی کے واسطے سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَنَسٍ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ فَهُوَ مَا حَدَّثَنَا بِهِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الْاٰمُلِيُّ عَنْ اَصْحَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْهُ وَمِنْهُ مَارُوِىَ عَنْ اَبِى وَهْبٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَارُوِىَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَارُوِىَ عَنْ عَبْدَانَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَارُوِىَ عَنْ حَبَّانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَارُوِىَ عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ فَضَالَةَ النَّسَوِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَلَهُ رِجَالٌ مُسَمُّوْنَ سِوٰى مَنْ ذَكَرْنَا عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ فَاَكْثَرُهُ مَا اَخْبَرَنِيْ بِهِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَمَا كَانَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَالصَّلَاةِ حَدَّثَنَا بِهِ اَبُو الْوَلِيْدِ الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَمِنْهُ مَاحَدَّثَنَا اَبُو اِسْمٰعِيْلَ نَا يُوْسُفُ بْنُ يَحْيَى الْقُرَشِيُّ الْبُوَيْطِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَذَكَرَ فِيهِ اَشْيَاءَ عَنِ الرَّبِيْعِ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَ قَدْاَجَازَلَنَا الرَّبِيْعُ ذٰلِكَ وَكَتَبَ بِهِ اِلَيْنَا وَ مَاكَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ فَهُوَ مَا اَخْبَرَنَا بِهِ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ اِلَّا مَافِيْ اَبْوَابِ الْحَجِّ وَالدِّيَاتِ وَالْحُدُوْدِ فَاِنِّيْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ اِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنِيْ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْاَصَمُّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَحْمَدَ وَ اِسْحَاقَ وَبَعْضُ كَلَامِ اِسْحَاقَ اَخْبَرَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ اِسْحَاقَ وَقَدْ بَيَّنَّا هٰذَا عَلٰى وَجْهِهِ فِي الْكِتَابِ الَّذِىْ فِيهِ الْمَوْقُوْفُ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ ذِكْرِ الْعِلَلِ فِي الْاَحَادِيْثِ وَالرِّجَالِ وَالتَّارِيْخِ فَهُوَ مَااسْتَخْرَجْتُهُ مِنْ كِتَابِ التَّارِيْخِ وَاَكْثَرُ ذٰلِكَ مَانَاظَرْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ وَمِنْهُ مَانَاظَرْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

امام مالکؒ سے نقل کیے ہیں۔ ابن مبارک کے اقوال احمد بن عبدہ آملی ابن مبارک کے شاگردوں کے واسطے سے نقل کرتے ہیں۔ پھران کے بعض اقوال ابووہب نے ابن مبارک سے نقل کیے کچھ اقوال علی بن حسن نے اور بعض اقوال عبدان نے سفیان بن عبدالملک کے واسطہ سے حضرت عبداللہ بن مبارک سے نقل کئے ہیں۔ حبان بن موسیٰ، وہب بن زمعہ بواسطہ فضالہ نسوی اور کچھ دوسرے لوگ بھی ابن مبارک کے اقوال نقل کرتے ہیں۔ امام شافعیؒ کے اکثر اقوال حسن بن محمد زعفرانی کے واسطے سے امام شافعیؒ سے منقول ہیں۔ وضوء اور نماز کے ابواب میں مذکرر امام شافعیؒ کے اقوال میں سے بعض ابوولید مکی کے واسطے سے اور بعض ابو اسمٰعیل سے یوسف بن یحیٰی کے حوالے سے امام شافعیؒ سے نقل کیے ہیں۔ ابواسمٰعیل اکثر ربیع کے واسطے سے امام شافعیؒ کے اقوال نقل کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ربیع نے ہمیں یہ چیزیں بیان کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ اور اسحٰق بن ابراہیم کے اقوال اسحٰق بن منصور نے نقل کئے البتہ ابواب حج، دیت اور حدود سے متعلق اقوال ہمیں محمد بن موسیٰ اصم کے واسطہ سے اسحٰق بن منصور سے معلوم ہوئے۔ اسحٰق کے بعض اقوال محمد بن فلیح بھی بیان کردی ہیں۔ ہم نے اس کتاب میں سندیں اچھی طرح بیان کردتے ہیں کہ یہ روایات موقوف ہیں اسی طرح احادیث کی علتیں، راویوں کے احوال اور تاریخ وغیرہ بھی مذکور ہیں۔ تاریخ میں (امام ترمذیؒ) نے کتاب التاریخ (امام بخاریؒ کی کتاب) سے نقل کی ہے۔ پھر اکثر علتیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں نے خود امام بخاریؒ سے گفتگو کی ہے جبکہ بعض کے متعلق عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابوزرعہ سے مناظرہ کیا ہے چنانچہ اکثر امام بخاریؒ سے اور بعض ابوزرعہ سے نقل کی ہیں۔ ہماری اس کتاب میں فقہاء کے اقوال اور احادیث کی علتیں بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے خود اس کی فرمائش کی تھی۔ چنانچہ ایک مدت تک

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَاَبَا زُرْعَةَ وَاَكْثَرُ ذٰلِکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاَقَلُّ شَيْءٍ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ زُرْعَةَ وَاِنَّمَا حَمَلَنَا عَلٰى مَابَيَّنَّا فِي هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ قَوْلِ الْفُقَهَاءِ وَعِلَلِ الْحَدِيْثِ لِاَ نَّا سُئِلْنَا عَنْ هٰذَا فَلَمْ نَفْعَلْهُ زَمَانًا ثُمَّ فَعَلْنَاهُ لِمَارَجَوْنَا فِيْهِ مِنْ مَنْفَعَةِ النَّاسِ لِاَنَّا قَدْوَجَدْ نَا غَيْرَوَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ تَكَلَّفُوْامِنَ التَّصْنِيْفِ مَالَمْ يُسْبَقُوْا اِلَيْهِ مِنْهُمْ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَ عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ وَسَعِيْدُ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ وَمَا لِکُ بْنُ اَنَسٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ وَيَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ وَوَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ وَغَيْرُهُمْ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ صَنَّفُوْا فَجَعَلَ اللّٰهُ فِي ذٰلِکَ مَنْفَعَةً كَثِيْرَةً فَنَرْجُوْا لَهُمْ بِذٰلِکَ الثَّوَابَ الْجَزِيْلَ عِنْدَ اللّٰهِ لِمَا نَفَعَ اللّٰهُ الْمُسْلِمِيْنَ بِهٖ فَبِهِمُ الْقُدْوَةُ فِيْمَا صَنَّفُوْاوَقَدْعَابَ بَعْضُ مَنْ لَا يَفْهَمُ عَلٰى اَهْلِ الْحَدِيْثِ الْكَلَامَ فِي الرِّجَالِ وَقَدْوَجَدْنَا غَيْرَوَاحِدٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَدْ تَكَلَّمُوْا فِي الرِّجَالِ مِنْهُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَطَاؤُسُ تَكَلَّمَا فِي مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ وَتَكَلَّمَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ فِي طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ وَعَامِرُ الشَّعْبِيُّ فِي الْحَارِثِ الْاَعْوَرِوَهٰكَذَا رُوِيَ عَنْ اَيُّوْبِ السَّخْتِيَانِيِّ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَشُعْبَةَ ابْنِ الْحَجَّاجِ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَا لِکِ بْنِ اَنَسٍ وَ الْاَوْزَاعِيِّ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ وَوَكِيْعِ بْنِ الْجَرَّاحِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مَهْدِيّ وَغَيْرِهِمْ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُمْ تَكَلَّمُوْا فِي الرِّجَالِ وَ ضَعَّفُوْا فَاِنَّمَا حَمَلَهُمْ عَلٰى ذٰلِکَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ النَّصِيْحَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ لَا يُظَنُّ بِهِمْ اَنَّهُمْ اَرَادُوا الطَّعْنَ عَلَى النَّاسِ اَوِالْغِيْبَةَ اِنَّمَا

یہ چیزیں اس میں نہیں تھیں لیکن جب یقین ہوگیا کہ واقعی اس میں فائدہ ہےتو انہیں بھی شامل کر دیا۔ کیونکہ ہم نے دیکھا کہ بہت سے ائمہ کرام نے سخت مشقت اٹھانے کے بعد ایسی تصانیف کیں جو ان سے پہلے نہیں تھیں ۔ان میں ہشام بن حسان ،عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ،سعد بن ابی عروبہ، مالک بن انس ،حماد بن سلمہ ،عبداللہ بن مبارک ، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ ، وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ شامل ہیں۔ یہ تمام حضرات اہل علم ہیں۔ ان کی تصانیف سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عظیم ثواب کے مستحق ہیں۔ پھر یہ لوگ تصنیف کے میدان میں اقتداء کے قابل ہیں ۔ بعض حضرات نے محدثین پر نقد و جرح کو اچھا نہیں سمجھا لیکن ہم نے متعدد تابعین کو دیکھا کہ انہوں نے راویوں کے بارے میں گفتگو کی ۔ان میں حضرت حسن بصری اور طاوس بھی ہیں ان دونوں نے معبد جہنی پر اعتراضات کیے ہیں ۔سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب پر اور ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور پر اعتراضات کئے ہیں ۔ ایوب سختیانی ،عبداللہ بن عوف ،سلمان تیمی ، شعبہ بن حجاج ، سفیان ثوری ، مالک بن انس ، اوزاعی ،عبداللہ بن مبارک ، یحییٰ بن سعید قطان ،وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی اور کئی دوسرے اہل علم نے رجال (راویوں) کے بارے میں گفتگو کی اور انہیں ضعیف قرار دیا۔ ہمارے نزدیک اسکی وجہ مسمانوں کی خیرخواہی ہے۔ واللہ اعلم ۔ یہ گمان مناسب نہیں کہ ان اہل علم حضرات نے طعن و تشنیع یا غیبت کا ارادہ کیا بلکہ انہوں نے ان کا ضعف اس لیے بیان کیا کہ حدیث میں ان کی پہچان ہو سکے کیونکہ ان ضعفاء میں سے کوئی صاحب عدت تھا کوئی مہتم تھا کوئی اکثر غلیطوں کا مرتکب ہوتا تھا کوئی غفلت برتتا تھا اور کوئی حافظے کی کمزوری کی وجہ سے ، اپنی حدیث بھول جایا کرتا تھا۔ پھر اسکی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ دین کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَرَادُوْا عِنْدَنَا اَنْ يُبَيِّنُوْا ضَعْفَ هٰؤُلَاءِ لِكَيْ يُعْرَفُوْا لِاَنَّ بَعْضَ الَّذِيْنَ ضُعِّفُوْا كَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ وَبَعْضُهُمْ كَانَ مُتَّهَمًا فِي الْحَدِيْثِ وَ بَعْضُهُمْ كَانُوْا اَصْحَابَ غَفْلَةٍ وَ كَثْرَةِ خَطَاءٍ فَاَرَادَ هٰؤُلَاءِ الْاَئِمَّةُ اَنْ يُبَيِّنُوْا اَحْوَالَهُمْ شَفَقَةً عَلَى الدِّيْنِ وَتَثْبِيْتًا لِاَنَّ الشَّهَادَةَ فِي الدِّيْنِ اَحَقُّ اَنْ يُتَثَبَّتَ فِيْهَا مِنَ الشَّهَادَةِ فِي الْحُقُوْقِ وَالْاَمْوَالِ.

گواہی تحقیقات کی زیادہ محتاج ہے بہ نسبت حقوق واموال کے۔ لہٰذا اگر ان میں (یعنی حقوق واموال میں) بھی گواہوں کا تزکیہ ضروری ہے تو اس میں (یعنی دین میں) تو بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔

۱: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ ثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ وَمَالِكَ بْنَ اَنَسٍ وَ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ تَكُوْنُ فِيْهِ تُهْمَةٌ اَوْضَعْفٌ اَسْكُتُ اَوْاُبَيِّنُ قَالُوْا بَيِّنْ.

۱: ہم سے روایت کی محمد اسمٰعیل نے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے سفیان ثوری، شعبہ، مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص میں ضعف ہو یا وہ کسی چیز میں متہم ہو تو میں اسے بیان کروں یا خاموش رہوں ان سب نے جواب دیا کہ بیان کرو۔

۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعِ النَّيْسَابُوْرِيُّ وَ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ قِيْلَ لِاَبِيْ بَكْرِبْنِ عَيَّاشٍ اِنَّ اُنَاسًا يَجْلِسُوْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمُ النَّاسُ وَلَا يُسْتَاهَلُوْنَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ كُلُّ مَنْ جَلَسَ جَلَسَ اِلَيْهِ النَّاسُ وَصَاحِبُ السُّنَّةِ اِذَا مَاتَ اَحْيَى اللّٰهُ ذِكْرَهُ وَالْمُبْتَدِعُ لَا يُذْكَرُ.

۲: ہم سے روایت کی محمد بن رافع نیشاپوری نے وہ یحییٰ بن آدم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے کہا کہ ایسے لوگ حدیث بیان کرنے کے لیے بیٹھ جاتے ہیں جو اس کے اہل نہیں ہوتے اور لوگ بھی ان کے پاس بیٹھنے لگتے ہیں۔ ابوبکر بن عیاش نے کہا کہ جو کوئی بھی بیٹھے گا لوگ اس کے پاس آ کر بیٹھیں گے لیکن صاحب سنت کی موت کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا ذکر لوگوں میں باقی رکھتے ہیں جبکہ بدعتی کا کوئی ذکر نہیں کرتا۔

۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ نَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصَمُّ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كَانَ فِي الزَّمَنِ الْاَوَّلِ لَا يَسْاَلُوْنَ عَنِ الْاِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ سَاَلُوْا عَنِ الْاِسْنَادِ لِكَيْ يَاْخُذُوْا حَدِيْثَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَيَدَعُوْا حَدِيْثَ اَهْلِ الْبِدَعِ.

۳: ہم سے روایت کی محمد بن علی بن حسن بن شقیق نے انہوں نے نضر بن عبداللہ بن اصم سے انہوں نے اسمٰعیل بن زکریا سے وہ عاصم سے اور وہ ابن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ گزشتہ زمانے میں چونکہ لوگ سچے اور عادل ہوتے تھے اس لیے سندوں کے متعلق نہیں پوچھا جاتا تھا لیکن جب فتنوں کا دور آیا تو محدثین نے اسناد کا اہتمام شروع کر دیا۔ لیکن اسکے باوجود محدثین اہل سنت کی حدیث کو قبول کر لیتے ہیں اور اہل

www.sirat-e-mustaqeem.com

بدعت کی روایت کو چھوڑ دیتے ہیں۔

۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ انَ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْاِسْنَادُ عِنْدِیْ مِنَ الدِّيْنِ لَوْلَا الْاِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَآءَ مَاشَآءَ فَاِذَاقِيْلَ لَهُ مَنْ حَدَّثَکَ بَقِیَ.

۴: ہم سے روایت کی محمد بن علی بن حسن نے انہوں نے کہا کہ میں نے عبدان سے سنا وہ عبداللہ بن مبارک کا قول نقل کرتے ہیں کہ اسناد دین میں داخل ہیں کیونکہ اگر یہ نہ ہوتیں تو جس کا جو جی چاہتا کہہ دیتا۔ چنانچہ اسناد کی وجہ سے اگر راوی جھوٹا ہے تو پوچھنے پر مبہوت رہ جاتا ہے۔

۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ انَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ذُكِرَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدِيْثٌ فَقَالَ يَحْتَاجُ لِهٰذَا اَرْكَانٌ مِنْ اٰجُرٍّ يَعْنِیْ اَنَّهٗ ضَعَّفَ اِسْنَادَهٗ.

۵: ہم سے روایت کی محمد بن علی نے وہ حبان بن موسیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن مبارک کے سامنے جب ایک حدیث بیان کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے لیے مضبوط اینٹوں کے ستونوں کی ضرورت ہے یعنی انہوں نے اسکی سند کو ضعیف قرار دیا۔

۶: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهٗ تَرَكَ حَدِيْثَ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَالْحَسَنِ بْنِ دِيْنَارٍ وَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَسْلَمِيِّ وَمُقَاتِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَعُثْمَانَ الْبُرِّیِّ وَرَوْحِ بْنِ مُسَافِرٍ وَاَبِیْ شَيْبَةَ الْوَاسِطِيِّ وَعَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ وَاَيُّوْبَ بْنِ خَوْطٍ وَ اَيُّوْبَ بْنِ سُوَيْدٍ وَنَصْرِ بْنِ طَرِيْفٍ اَبِیْ جَزْءٍ وَالْحَكَمِ وَحَبِيْبِ الْحَكَمُ رَوٰی لَهٗ حَدِيْثًا فِی كِتَابِ الرِّقَاقِ ثُمَّ تَرَكَهٗ وَحَبِيْبٌ لَا اَدْرِیْ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ انَ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَرَأَ اَحَادِيْثَ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ وَكَانَ اَخِيْرًا اِذَا اَتٰی عَلَيْهَا اَعْرَضَ عَنْهَا وَكَانَ لَا يَذْكُرُهٗ قَالَ اَحْمَدُ وَ ثَنَا اَبُوْ وَهْبٍ قَالَ سَمَّوْا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ رَجُلًا يُّهِمُ فِی الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَاَنْ اَقْطَعَ الطَّرِيْقَ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْهُ وَاَخْبَرَنِیْ مُوْسٰی بْنُ حِزَامٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرْوِیَ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ الْكُوْفِيِّ وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَذَكَرُوْا مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

۶: ہم سے روایت کی محمد بن عبدہ نے وہ وہب بن زمعہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن مبارک نے ان حضرات سے احادیث روایت کرنا چھوڑ دیا تھا۔ حسن بن عمار، حسن بن دینار، ابراہیم بن محمد اسلمی، مقاتل بن سلمان، عثمان بری، روح بن مسافر، ابوشیبہ واسطی، عمرو بن ثابت، ایوب بن خوط، ایوب بن سوید، نصر بن طریف ابوجزء، حَکَم ورحبیب حَکَم۔ عبداللہ بن مبارک نے جیب حَکَم سے کتاب الرقاق میں ایک حدیث نقل کرنے کے بعد ترک کردی۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) میں حبیب کو نہیں جانتا۔ احمد بن عبدہ اور عبدان کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے پہلے بکر بن خنیس کی احادیث پڑھیں لیکن آخر عمر میں جب ان کے سامنے بکر کی احادیث بیان کی جائیں تو وہ ان سے اعراض کر جاتے اور ان (بکر بن خنیس) کا ذکر نہ کرتے۔ احمد، ابو وہب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے ابن مبارک کے سامنے کسی شخص کا ذکر کیا کہ وہ احادیث میں وہم کیا کرتا تھا تو ابن مبارک نے فرمایا میرے نزدیک اسکی روایات لینے سے سفر کرنا بہتر ہے۔ موسیٰ بن حزام فرماتے ہیں کہ میں نے یزید بن ہارون کو فرماتے ہوئے سنا کہ سلیمان بن عمرو نخعی کوفی سے روایات لینا کسی کے لیے جائز

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَذَكَرُوْا فِيْهِ عَنْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَغَيْرِ هِمْ فَقُلْتُ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ.

نہیں۔ احمد بن حسن فرماتے ہیں کہ ہم امام احمد بن حنبلؒ کے پاس تھے کہ حاضرین نے ان لوگوں کا ذکر کیا جن پر جمعہ واجب ہوتا ہے کچھ لوگوں نے بعض اہل علم تابعین وغیرہ کے اقوال نقل کئے۔ لیکن میں نے نبی اکرمؐ کی حدیث بیان کی۔ امام احمد بن حنبلؒ نے پوچھا کہ نبی اکرمؐ سے مروی ہے۔ میں نے کہا۔ جی ہاں۔

۷: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ نَا الْمُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ قَالَ فَغَضِبَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَالَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنَّمَا فَعَلَ هٰذَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لِاَنَّهُ لَمْ يُصَدِّقْ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِضَعْفِ اِسْنَادِهِ لِاَنَّهُ لَمْ يَعْرِفْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ جِدًّا فِي الْحَدِيْثِ فَكُلُّ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ حَدِيْثٌ مِمَّنْ يُتَّهَمُ اَوْ يُضَعَّفُ لِغَفْلَتِهِ وَكَثْرَةِ خَطَائِهِ وَلَا يُعْرَفُ ذٰلِكَ الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهِ فَلَا يَحْتَجُّ بِهِ قَدْرَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ عَنِ الضُّعَفَاءِ وَبَيَّنُوْا اَحْوَالَهُمْ لِلنَّاسِ.

۷: (اور کہا میں نے) ہم سے روایت کی حجاج بن نصیر نے انہوں نے معارک بن عباد سے انہوں نے عبداللہ بن سعید مقبری سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جمعہ اس پر واجب ہے جو رات تک اپنے گھر واپس آسکتا ہو۔ احمد بن حسن کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبلؒ یہ حدیث سن کر غصے میں آگئے اور فرمایا اپنے رب سے استغفار کر اپنے رب سے استغفار کر۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ (امام احمد بن حنبلؒ) اس حدیث کی سند کو ضعیف سمجھتے تھے۔ اور حجاج بن نصیر محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں جبکہ عبداللہ بن سعید مقبری کو یحییٰ بن سعید بہت ضعیف قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی حدیث کسی ایسے شخص سے منقول ہو کہ وہ جھوٹ، وضع یا ضعف وغیرہ میں متہم ہو تو ایسے شخص کی بیان کردہ حدیث قابل استدلال نہیں بشرطیکہ اس حدیث کو کسی اور ثقہ راوی نے بیان نہ کیا ہو۔ پھر بہت سے ائمہ نے ضعیف راویوں سے احادیث نقل کر کے ان حضرات کے احوال (ضعف) بیان کردیئے ہیں۔

۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْبَاهِلِيُّ نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اِتَّقُوا الْكَلْبِيَّ فَقِيْلَ لَهُ فَاِنَّكَ تَرْوِيْ عَنْهُ قَالَ اَنَا اَعْرِفُ صِدْقَهُ مِنْ كَذِبِهِ وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ ثَنِيْ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ ثَنِيْ عَفَّانُ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اِشْتَهَيْتُ كَلَامَهُ فَتَتَبَّعْتُهُ عَنْ اَصْحَابِ الْحَسَنِ فَاَتَيْتُ بِهِ اَبَانَ بْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ فَقَرَأَهُ عَلَيَّ كُلَّهُ عَنِ الْحَسَنِ فَمَا اَسْتَحِلُّ اَنْ اَرْوِيَ عَنْهُ شَيْئًا

۸: ہم سے روایت کی ابراہیم بن عبداللہ بن منذر باہلی نے وہ یعلی بن عبید سے سفیان کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کلبی سے بچو۔ عرض کیا گیا آپ بھی تو ان سے روایت کرتے ہیں، سفیان نے جواب دیا میں ان کے جھوٹ اور سچ کو پہچانتا ہوں۔ محمد بن اسمٰعیل، یحییٰ بن معین سے وہ عفان سے اور وہ ابو عوانہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب حسن بصری کا انتقال ہوا تو میں نے ان کا کلام تلاش کرنا شروع کیا چنانچہ میں ان کے اصحاب (ساتھیوں) سے ملا پھر ابان بن عیاش کے پاس

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَقَدْرَوٰی عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَاِنْ کَانَ فِیْهِ مِنَ الضَّعْفِ وَالْغَفْلَةِ مَا وَصَفَهٗ اَبُوْ عَوَانَةَ وَغَیْرُهٗ فَلَا یُغْتَرُّ بِرِوَایَةِ الثِّقَاتِ عَنِ النَّاسِ لِاَنَّهٗ یُرْوٰی عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیُحَدِّثُنِیْ فَمَا اَتَّهِمُهٗ وَلٰکِنْ اَتَّهِمُ مَنْ فَوْقَهٗ وَقَدْرَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِیْ وِتْرِهٖ قَبْلَ الرُّکُوْعِ وَ رَوٰی اَبَانُ بْنُ اَبِیْ عَیَّاشٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِیْ وِتْرِهٖ قَبْلَ الرُّکُوْعِ هٰکَذَارَوٰی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبَانِ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ وَرَوٰی بَعْضُهُمْ عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٰذَا اَوْزَادَفِیْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَخْبَرَتْنِیْ اُمِّیْ اَنَّهَا بَاتَتْ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِیْ وِتْرِهٖ قَبْلَ الرُّکُوْعِ وَاَبَانُ بْنُ اَبِیْ عَیَّاشٍ وَاِنْ کَانَ قَدْ وُصِفَ بِالْعِبَادَةِ وَالْاِجْتِهَادِ فَهٰذِهٖ حَالُهٗ فِی الْحَدِیْثِ وَالْقَوْمُ کَانُوْا اَصْحَابَ حِفْظٍ فَرُبَّ رَجُلٍ وَاِنْ کَانَ صَالِحًا لَا یُقِیْمُ الشَّهَادَةَ وَلَا یَحْفَظُهَا فَکُلُّ مَنْ کَانَ مُتَّهَمًا فِی الْحَدِیْثِ فِی الْحَدِیْثِ بِالْکَذِبِ اَوْکَانَ مُغَفَّلًا یُخْطِئُ الْکَثِیْرَ فَالَّذِیْ اِخْتَارَهٗ اَکْثَرُاَهْلِ الْحَدِیْثِ مِنَ الْاَئِمَّةِ اَنْ لَّا یُشْتَغَلَ بِالرِّوَایَةِ عَنْهُ اَلَا تَرٰی اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَکِ حَدَّثَ عَنْ قَوْمٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ اَمْرُهُمْ تَرَکَ الرِّوَایَةَ عَنْهُمْ وَقَدْ تَکَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِیْثِ فِیْ قَوْمٍ مِنْ اَجِلَّةِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَضَعَّفُوْ هُمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ وَوَ ثَّقَهُمْ اٰخَرُوْنَ مِنَ الْاَئِمَّةِ بِجَلَالَتِهِمْ وَصِدْقِهِمْ وَ اِنْ کَانُوْا قَدْ وَهِمُوْا فِیْ بَعْضِ مَارَوَوْا

آیا تو اس سے جو چیز بھی پوچھی جاتی وہ حسن ہی سے روایت کر دیتا حالانکہ وہ محض جھوٹا تھا۔لہٰذا اس کے بعد میں اس سے روایت کرنا جائز نہیں سمجھتا۔ابان بن عیاش سے کئی ائمہ نے روایت کی ہے اگر چہ اس میں ضعف اور غفلت ہے جیسا کہ ابو عوانہ نے ان کے متعلق بیان کیا ہے۔لہٰذا یہ مت سمجھو کہ ثقہ لوگ (راوی) اس سے روایت کرتے ہیں تو اس میں کوئی مضایقہ نہیں۔کیونکہ بعض ائمہ تنقید یا بیان کرنے کے لیے بھی بعض ضعفاء سے احادیث بیان کرتے ہیں۔ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں بعض ایسے لوگوں سے احادیث سنتا ہوں جنہیں میں متہم نہیں سمجھتا لیکن ان سے اوپر کا راوی متہم ہوتا ہے۔کئی راوی ابراہیم نخعی سے وہ علقمہ سے اور وہ ابن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔سفیان ثوری اور بعض راوی بھی ابان بن عیاش سے اسی اسناد سے اسی طرح نقل کرتے ہوئے اس میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ مجھے میری والدہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہاں رات گزاری تو آپ ﷺ کو وتروں میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے دیکھا۔اگر چہ عبادت وریاضت میں ابان بن عیاش کی تعریف کی گئی ہے۔لیکن حدیث میں ان کا یہ حال ہے۔پھر بعض لوگ حافظ بھی ہوتے ہیں صالح بھی لیکن شہادت دینے یا اسے یاد رکھنے کے اہل نہیں ہوتے۔غرضیکہ جھوٹ میں متہم اور کثیر الخطاء یا غافل شخص کی احادیث قابل نہیں ہیں۔اکثر ائمہ حدیث کا یہی مسلک ہے کہ اس سے روایت نہ لی جائے۔کیا تم دیکھتے نہیں کہ عبداللہ بن مبارک اہل علم کی ایک جماعت سے روایت کیا کرتے ہیں لیکن جب ان پر ان حضرات کا حال ظاہر ہوا تو ان سے روایت لینا ترک کر دیا۔بعض محدثین نے بڑے بڑے اہل علم کے بارے میں کلام کیا اور حفظ کے اعتبار سے انہیں ضعیف قرار دیا۔حالانکہ بعض ائمہ حدیث نے انہیں ان کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ فِي مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثُمَّ رَوٰى عَنْهُ.

جلالت علمی اور صداقت کے باعث ثقہ قرار دیا اگر چہ ان سے بعض روایات میں خطاء ہوئی۔ چنانچہ یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عمرو کے بارے میں کلام کیا پھر ان سے روایت لی۔

۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدِ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ فَقَالَ تُرِيْدُ الْعَفْوَ اَوْتُشَدِّدُ قُلْتُ لَا بَلْ اُشَدِّدُ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ تُرِيْدُ كَانَ يَقُوْلُ اَشْيَاخُنَا اَبُوْ سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ يَحْيٰى وَسَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ فِيْهِ نَحْوَ مَا قُلْتُ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اَعْلٰى مِنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ وَهُوَ عِنْدِيْ فَوْقَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ فَقُلْتُ لِيَحْيٰى مَارَأَيْتَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ لَوْشِئْتُ اَنْ اُلَقِّنَهُ لَفَعَلْتُ قَالَ كَانَ يُلَقَّنُ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَرْوِيَحْيٰى عَنْ شَرِيْكٍ وَلَا عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَلَا عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صُبَيْحٍ وَلَا عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَاِنْ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَدْ تَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْ هٰؤُلَاءِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ اَنَّهُ اِتَّهَمَهُمْ بِالْكَذِبِ وَلٰكِنَّهُ تَرَكَهُمْ لِحَالِ حِفْظِهِمْ وَذُكِرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ كَانَ اِذَا رَاَى الرَّجُلَ يُحَدِّثُ عَنْ حِفْظِهِ مَرَّةً هٰكَذَا وَمَرَّةً هٰكَذَا لَا يَثْبُتُ عَلٰى رِوَايَةٍ وَاحِدَةٍ تَرَكَهُ قَدْ حَدَّثَ عَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تَرَكَهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَهٰكَذَا تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِيْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ وَاَشْبَاهِ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْاَئِمَّةِ

۹: ہم سے روایت کی ابوبکر عبدالقدوس بن محمد العطار بصری نے انہوں نے علی بن مدینی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن عمرو بن علقمہ کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا کیا تم درگزر والا معاملہ چاہتے ہو تو یا تشدد کا؟ میں نے عرض کیا تشدد کا۔ فرمانے لگے وہ ایسا نہیں جیسے تم چاہتے ہو۔ وہ کہتا تھا کہ میرے شیوخ ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس سے محمد بن عمرو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس کے بارے میں وہی کچھ کہا جو میں نے کہا۔ علی یحییٰ سے نقل کرتے ہیں کہ محمد بن عمرو، سہیل بن ابی صالح سے اعلیٰ ہیں اور میرے نزدیک عبدالرحمٰن بن حرملہ سے بھی بلند ہیں۔ علی کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید سے عبدالرحمٰن بن حرملہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا آپ نے عبدالرحمٰن بن حرملہ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا اگر میں ان کی تلقین کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔ علی نے پوچھا کیا ان کی تلقین کی جاتی تھی؟ فرمایا۔ ہاں۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ یحییٰ نے شریک، ابوبکر بن عیاش، ربیع بن صبیح اور مبارک بن فضالہ سے روایت نہیں کی۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے ان حضرات سے ان کے متہم بالکذب ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے حفظ کی بنا پر روایت ترک کی۔ یحییٰ بن سعید سے منقول ہے کہ جب وہ کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ اپنے حفظ سے کبھی کچھ روایت کرتا ہے اور کبھی کچھ تو آپ اس سے روایت نہ لیتے۔ جن حضرات کو یحییٰ بن سعید نے چھوڑا ہے ان سے عبداللہ بن مبارک، وکیع بن خزاع، اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرھم ائمہ کرام نے روایات لی ہیں۔ اسی طرح بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح، محمد بن اسحٰق، حماد بن سلمہ، محمد بن عجلان

www.sirat-e-mustaqeem.com

اِنَّمَا تَكَلَّمُوْا فِيْهِمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ فِيْ بَعْضِ مَارَوَوْا وَقَدْ حَدِيْثَ عَنْهُمُ الْاَئِمَّةَ.

اوران جیسے دوسرے ائمہ کے بارے میں کلام کیا ہے البتہ یہ کلام مرویات میں حفظ کے اعتبار سے کیا ہے۔ ورنہ ان سے ائمہ کرام نے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ نَاعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كُنَّا نَعُدُّ سُهَيْلَ بْنَ اَبِيْ صَالِحٍ ثَبْتًا فِي الْحَدِيْثِ.

۱۰: ہم سے روایت کی حسن بن علی حلوانی نے وہ علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ ہم سہیل بن صالح کو حدیث میں ثابت سمجھتے تھے۔

۱۱: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ثِقَةً مَاْمُوْنًا فِي الْحَدِيْثِ وَاِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ عِنْدَنَا فِيْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ.

۱۱: ہم سے روایت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وہ سفیان بن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہم محمد بن عجلان کو ثقہ اور مامون سمجھتے تھے لیکن یحییٰ بن سعید قطان انکی سعید مقبری سے روایت پر اعتراض کرتے ہیں۔

۱۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَحَادِيْثُ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ بَعْضُهَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا سَعِيْدٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَصَيَّرْتُهَا عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عِنْدَنَا فِي ابْنِ عَجْلَانَ لِهٰذَا وَقَدْرَوٰى يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ الْكَثِيْرَ وَهٰكَذَا مَنْ تَكَلَّمَ فِي ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اِنَّمَا تَكَلَّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ رَوٰى شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُطَاسِ قَالَ يَحْيَى ثُمَّ لَقِيْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى فَحَدَّثَنَا عَنْ اَخِيْهِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى نَحْوَ هٰذَا غَيْرُ شَيْءٍ كَانَ يَرْوِي الشَّيْءَ مَرَّةً هٰكَذَا اَوْمَرَّةً هٰكَذَا يُغَيِّرُ الْاِسْنَادَ وَاِنَّمَا جَاءَ هٰذَا مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ لِاَنَّ اَكْثَرَ مَنْ مَضٰى مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ كَانُوْا لَايَكْتُبُوْنَ وَمَنْ كَتَبَ مِنْهُمْ اِنَّمَا كَانَ

۱۲: ہم سے روایت کی ابوبکر نے بواسطہ علی بن عبداللہ اور یحییٰ بن سعید وہ کہتے ہیں کہ محمد بن عجلان کہتے ہیں کہ سعید مقبری کی بعض روایات بواسطہ سعید حضرت ابوہریرہؓ سے اور بعض ایک اور شخص کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہیں۔ محمد بن عجلان کہتے ہیں کہ مجھ سے دونوں قسم کی حدیثیں غلط ملط ہوگئیں تو میں نے دونوں کو سعید سے ایک ہی سند سے روایت کردیا۔ یحییٰ بن سعید کے محمد بن عجلان پر اعتراض کی میرے نزدیک یہی وجہ ہے۔ اس کے باوجود وہ ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح جن لوگوں نے ابن ابی لیلیٰ کے بارے میں کلام کیا تو وہ بھی حفظ کے اعتبار سے ہے۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے وہ ابن ابی لیلیٰ سے وہ اپنے بھائی عیسیٰ سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ ابوایوبؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے چھینک کے متعلق حدیث نقل کرتے ہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں پھر میں ابن ابی لیلیٰ سے ملا تو انہوں نے بواسطہ عیسیٰ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور حضرت علیؓ، نبی ﷺ سے روایت نقل کی۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ سے اسکے علاوہ اس قسم کی روایات مروی ہیں وہ سند میں ردو بدل کرتے ہوئے کبھی کچھ بیان کرتے ہیں اور کبھی کچھ۔ اور یہ حفظ کی وجہ سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَكْتُبُ لَهُمْ بَعْدَ السَّمَاعِ وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى لاَ يُحْتَجُّ بِهٖ وَكَذٰلِكَ مَنْ تَكَلَّمَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِىْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ وَغَيْرِهِمَا اِنَّمَا تَكَلَّمُوْا فِيْهِمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ وَكَثْرَةِ خَطَاهُمْ وَقَدْرَوٰى عَنْهُمْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ فَاِذَا تَفَرَّدَ اَحَدٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ بِحَدِيْثٍ وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ لَمْ يُحْتَجَّ بِهٖ كَمَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى لاَ يُحْتَجُّ بِهٖ اِنَّمَا عَنٰى اِذَا تَفَرَّدَ بِالشَّيْءِ وَاَشَدُّ مَايَكُوْنُ هٰذَا اِذَا لَمْ يَحْفَظِ الْاِسْنَادَ فَزَادَ فِى الْاِسْنَادِ اَوْ نَقَصَ اَوْ غَيَّرَ الْاِسْنَادَ اَوْجَاءَ بِمَا يَتَغَيَّرُ فِيْهِ الْمَعْنٰى فَاَمَّا مَنْ اَقَامَ الْاِسْنَادَ وَحَفِظَهٗ وَغَيَّرَ اللَّفْظَ فَاِنَّ هٰذَا وَاسِعٌ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا لَمْ يَتَغَيَّرِ الْمَعْنٰى۔

ہوا۔ کیونکہ اکثر علماء لکھتے نہ تھے اور جو لکھتے ہیں اور وہ بھی سننے کے بعد لکھتے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حسن کو احمد بن حنبل کے حوالے سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابن ابی لیلیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جنکی روایات قابل استدلال نہیں۔ اسی طرح کئی حضرات مجالد بن سعید اور عبداللہ بن لہیعہ وغیرہ پر سوء حفظ اور کثرت خطاء کی وجہ سے اعتراض کرتے ہیں لیکن کئی ائمہ ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ حاصل یہ کہ جب ان میں سے کوئی حدیث میں منفرد ہو اور اس کا کوئی متابع نہ ہو تو اسکی روایات سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ جس طرح امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایات سے استدلال نہیں کیا جاسکتا تو اس سے بھی یہی مراد ہے کہ جب وہ اپنی روایت میں منفرد ہوں اور سب سے سخت بات تو یہ ہے کہ جب سند یاد نہ ہو تو اس میں کمی زیادتی کی جائے یا بدل دی جائے یا متن میں ایسے الفاظ لائے جائیں جن سے معنی بدل جائے تو اس میں تشدید کی جائے گی۔ لیکن جو حضرات سندیں اچھی طرح یاد رکھتے ہوں اور کسی ایسے لفظ میں تغیر کرتے ہوں جس سے معنی میں فرق نہ آئے تو اہل علم کے نزدیک ایسے حضرات کی روایات میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ اِذَا حَدَّثْنَاكُمْ عَلَى الْمَعْنٰى فَحَسْبُكُمْ۔

۱۳: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے وہ عبدالرحمٰن بن مہدی وہ معاویہ بن صالح وہ علاء بن حارث وہ مکحول اور وہ واثلہ بن اسقع سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم تم سے روایت بالمعنیٰ بیان کریں تو یہ تمہیں کافی ہے۔

۱۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ مِنْ عَشَرَةٍ اللَّفْظُ مُخْتَلِفٌ وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ۔

۱۴: ہم سے روایت کی یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ ایوب سے اور وہ محمد بن سیرین سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں دس آدمیوں سے حدیث سنتا تھا، ان کے الفاظ مختلف اور معنیٰ ایک ہی ہوتے تھے۔

۱۵: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ وَالْحَسَنُ وَالشَّعْبِيُّ يَاْتُوْنَ بِالْحَدِيْثِ عَلَى الْمَعَانِيْ وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ وَرَجَاءُ

۱۵: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے وہ ابن عون سے نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی، شعبی اور حسن روایات بالمعنیٰ بیان کیا کرتے تھے۔ قاسم بن محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوۃ انہی الفاظ سے دوبارہ حدیث بیان کیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنُ حَيْوَةَ يُعِيْدُوْنَ الْحَدِيْثَ عَلٰى حُرُوْفِهٖ.

کرتے تھے جن سے پہلی مرتبہ بیان کی ہوتی۔

١٦ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ اِنَّكَ تُحَدِّثُنَا بِالْحَدِيْثِ ثُمَّ تَحَدِّثُنَابِهٖ عَلٰى غَيْرِ مَاحَدَّثْتَنَا قَالَ عَلَيْكَ بِالسَّمَاعِ الْاَوَّلِ.

۱۶: ہم سے روایت کی علی بن خشرم نے ان سے حفص بن غیاث نے وہ عاصم احول سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے ابوعثمان نہدی سے عرض کیا کہ آپ ایک مرتبہ ایک حدیث کو ایک طرح بیان کرنے کے بعد دوسری مرتبہ اور طرح بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا تم پہلی مرتبہ جو سنو اسی کو اختیار کرلو۔

١٧ : حَدَّثَنَا الْجَارُوْدُ نَا وَكِيْعٌ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اِذَا اَصَبْتَ الْمَعْنٰى اَجْزَاَكَ

۱۷: ہم سے روایت کی جارود نے ان سے وکیع نے وہ ربیع بن صبیح سے اور وہ حسن سے نقل کرتے ہیں۔ کہ اگر حدیث معنیٰ کے اعتبار سے صحیح ہو تو یہی کافی ہے۔

١٨ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَيْفٍ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ اَنْقِصْ مِنَ الْحَدِيْثِ اِنْ شِئْتَ وَلَا تَزِدْ فِيْهِ .

۱۸: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے ان سے عبداللہ بن مبارک نے وہ سیف بن سلیمان سے اور وہ مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ مجاہد نے فرمایا: اگر تم حدیث میں کمی کرنا چاہو تو کر سکتے ہو لیکن زیادتی نہ کرو۔

١٩ : حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَازَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَقَالَ اِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ كَمَا سَمِعْتُ فَلَا تُصَدِّقُوْنِيْ اِنَّمَا هُوَ الْمَعْنٰى.

۱۹: ہم سے روایت کی ابوعمار حسین بن حریث نے ان سے زید بن حباب نے اور وہ ایک شخص سے اسکا قول نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سفیان ثوری ہمارے پاس آئے اور فرمایا اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں نے بالکل بعینہٖ وہی الفاظ بیان کئے ہیں جو سنے تھے تب بھی میری بات کی تصدیق نہ کرو اور روایت بالمعنیٰ ہی سمجھو۔

٢٠ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ اِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَعْنٰى وَاسِعًا فَقَدْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِنَّمَا تَفَاضَلَ اَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحِفْظِ وَالْاِتْقَانِ وَالتَّثَبُّتِ عِنْدَ السَّمَاعِ مَعَ اَنَّهٗ لَمْ يَسْلَمْ مِنَ الْخَطَاءِ وَالْغَلَطِ كَثِيْرُ اَحَدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ مَعَ حِفْظِهِمْ.

۲۰: ہم سے روایت کی حسین بن حریث نے وہ وکیع سے نقل کرتے ہیں۔ کہ اگر معنیٰ میں وسعت نہ ہوتی تو لوگ برباد ہو جاتے۔ چنانچہ علماء کو ایک دوسرے پر فضیلت، حفظ، اتقان اور سماع کے وقت ثبت کی وجہ سے ہے اس کے باوجود ائمہ کرام خطاء اور غلطی سے محفوظ نہیں ہیں۔

٢١ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِيْ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ اِذَاحَدَّثْتَنِيْ فَحَدِّثْنِيْ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ فَاِنَّهٗ حَدَّثَنِيْ مَرَّةً بِحَدِيْثٍ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ

۲۱: ہم سے روایت کی محمد بن حمید رازی نے انہوں نے جریر سے وہ عمارہ بن قعقاع سے نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مجھ سے کہا اگر تم روایت کرو تو ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت کیا کرو اس لیے کہ ایک مرتبہ انہوں نے مجھ سے ایک

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِسِنِيْنَ فَمَا اَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا.

حدیث بیان کی جس کے متعلق میں نے ان سے دو سال بعد پوچھا تو انہوں نے اس سے ایک حرف بھی کم نہ کیا یعنی اسی طرح بیان کردی جس طرح پہلے بیان کی تھی۔

۲۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ عَلِيٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ مَا لِسَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ اَتَمُّ حَدِيْثًا مِنْكَ قَالَ لِاَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ.

۲۲: ہم سے روایت کی ابوحفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے وہ سفیان سے اور وہ منصور سے نقل کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے ابراہیم سے کہا: کیا بات ہے سالم بن ابی جعد کی حدیث آپ سے زیادہ مکمل ہوتی ہے۔ انہوں نے فرمایا اس لیے کہ وہ لکھا کرتے تھے۔

۲۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ نَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ اِنِّى لَاُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ فَمَا اَدَعُ مِنْهُ حَرْفًا.

۲۳: ہم سے روایت کی عبدالجبار بن علاء بن عبدالجبار نے وہ سفیان سے عبدالملک بن عمیر کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں جب حدیث بیان کرتا ہوں تو ایک حرف بھی نہیں چھوڑتا۔

۲۴ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ مَا سَمِعَتْ اُذُنَاىَ شَيْئًا قَطُّ اِلَّا وَعَاهُ قَلْبِى.

۲۴: ہم سے روایت کی حسین بن مہدی نے انہوں نے عبدالرزاق سے وہ معمر سے اور وہ قتادہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میرے کانوں نے کوئی ایسی بات نہیں سنی جسے میرے دل نے محفوظ نہ کرلیا ہو۔

۲۵ : حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَنَصَّ لِلْحَدِيْثِ مِنَ الزُّهْرِيِّ.

۲۵: ہم سے روایت کی سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے اور وہ عمرو بن دینار سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے زہری سے بہتر (حدیث) بیان کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

۲۶ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ مَا عَلِمْتُ اَحَدًا كَانَ اَعْلَمُ بِحَدِيْثِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ الزُّهْرِيِّ مِنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيْرٍ.

۲۶: ہم سے روایت کی ابراہیم بن سعید جوہری نے وہ سفیان بن عیینہ سے ایوب سختیانی کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے اہل مدینہ میں سے زہری کے بعد یحییٰ بن کثیر سے بڑا کوئی محدث (عالم حدیث) نہیں دیکھا۔

۲۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَوْنٍ يُحَدِّثُ فَاِذَا حَدَّثْتُهُ عَنْ اَيُّوْبَ بِخِلَافِهِ تَرَكَهُ فَاَقُوْلُ قَدْ سَمِعْتُهُ فَيَقُوْلُ اِنَّ اَيُّوْبَ كَانَ اَعْلَمَنَا بِحَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ

۲۷: ہم سے روایت کی محمد بن اسمٰعیل نے انہوں نے سلیمان بن حرب سے اور وہ حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عون حدیث بیان کرتے اور جب میں ایوب سے اس کے خلاف بیان کرتا تو وہ اپنی روایت چھوڑ دیتے۔ میں عرض کرتا کہ میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

سِيْرِيْنَ.

نے ان سے سنا ہے تو فرماتے ایوب، محمد بن سیرین کی روایات کو ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔

۲۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَيُّهُمَا اَثْبَتُ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ اَمْ مِسْعَرٌ قَالَ مَارَاَيْتُ مِثْلَ مِسْعَرٍ كَانَ مِسْعَرٌ مِنْ اَثْبَتِ النَّاسِ.

۲۸: ہم سے روایت کی ابوبکر نے وہ علی بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یحییٰ بن سعید سے پوچھا کہ ہشام دستوائی اور مسعر میں کون زیادہ ثابت ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے مسعر جیسا کوئی نہیں دیکھا وہ سب سے اثبت تھے۔

۲۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنِي اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ مَا خَالَفَنِي شُعْبَةُ فِي شَيْءٍ اِلَّا تَرَكْتُهُ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَحَدَّثَنِي اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ قَالَ لِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اِنْ اَرَدْتَ الْحَدِيْثَ فَعَلَيْكَ بِشُعْبَةَ.

۲۹: ہم سے روایت کی ابوبکر عبدالقدوس بن محمد نے اور روایت کی مجھ سے ابوالولید نے وہ حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: شعبہ نے جس حدیث میں بھی مجھ سے اختلاف کیا میں نے (ان کے اعتماد پر) اسے چھوڑ دیا۔ ابوبکر، ابوولید سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حماد بن سلمہ نے مجھ سے کہا کہ اگر حدیث کا علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو شعبہ کی صحبت اختیار کرنا ضروری سمجھو۔

۳۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ مَارَوَيْتُ عَنْ رَجُلٍ حَدِيْثًا وَاحِدًا اِلَّا اَتَيْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ مَرَّةٍ وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ عَشَرَةَ اَحَادِيْثَ اَتَيْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةٍ وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ خَمْسِيْنَ حَدِيْثًا اَتَيْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ خَمْسِيْنَ مَرَّةً وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ مِائَةً اَتَيْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ اِلَّا حَيَّانَ الْكُوْفِيَّ الْبَارِقِيَّ فَاِنِّي سَمِعْتُ مِنْهُ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ ثُمَّ عُدْتُ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ قَدْمَاتَ.

۳۰: ہم سے روایت کی عبد بن حمید نے وہ ابوداؤد سے شعبہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے جس سے ایک حدیث نقل کی ہے اس کے پاس ایک سے زیادہ مرتبہ حاضر ہوا ہوں اور اسی طرح اگر دس حدیثیں نقل کی ہیں تو دس سے زیادہ مرتبہ اور اگر پچاس نقل کی ہیں تو پچاس سے زیادہ مرتبہ اور اگر سو احادیث نقل کی ہیں تو سو سے زیادہ مرتبہ حاضر ہوا ہوں۔ لیکن حبان کوفی بارقی سے میں نے احادیث سنیں اور جب دوبارہ انکی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے گیا تو وہ انتقال کر چکے تھے۔

۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِنَا بْنُ مَهْدِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ شُعْبَةُ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْحَدِيْثِ.

۳۱: ہم سے روایت کی محمد بن اسمٰعیل نے عبداللہ بن اسود سے وہ ابن مہدی سے اور وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا شعبہ حدیث کے امیر المؤمنین ہیں۔

۳۲: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شُعْبَةَ وَلَا يَعْدِلُهُ اَحَدٌ عِنْدِي وَ اِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ اَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ لِيَحْيَى اَيُّهُمَا

۳۲: ہم سے روایت کی ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے اور وہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے شعبہ سے زیادہ کوئی عزیز نہیں اور نہ ہی کوئی ان کے برابر ہے۔ ہاں اگر سفیان ان سے اختلاف کریں تو میں ان کے قول پر اعتماد کرتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَحْفَظُ لِلْاَحَادِيْثِ الطِّوَالِ سُفْيَانُ اَوْ شُعْبَةُ قَالَ كَانَ شُعْبَةُ اَمَرَّ فِيْهَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَكَانَ شُعْبَةُ اَعْلَمَ بِالرِّجَالِ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ وَكَانَ سُفْيَانُ صَاحِبَ الْاَبْوَابِ.

ہوں۔علی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ سے پوچھا کہ ان دونوں میں سے کون ایسا ہے جو طویل حدیث کو بہتر یاد کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس میں شعبہ زیادہ قوی تھے۔ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ شعبہ اسماء رجال کے زیادہ عالم تھے اور سفیان صاحب الابواب (فقیہ) تھے۔

۳۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيْعًا يَقُوْلُ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانُ اَحْفَظُ مِنِّيْ مَاحَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ عَنْ شَيْخٍ بِشَيْءٍ فَسَاَلْتُهُ اِلَّا وَجَدْتُهُ كَمَا حَدَّثَنِيْ سَمِعْتُ اِسْحَاقَ بْنَ مُوْسَى الْاَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ عِيْسَى يَقُوْلُ كَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ يُشَدِّدُ فِيْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَاءِ وَالتَّاءِ وَنَحْوِ هٰذَا.

۳۳: ہم سے روایت کی ابو عمار حسین بن حریث نے وہ وکیع سے نقل کرتے ہیں کہ شعبہ کہا کرتے تھے کہ سفیان کا حافظہ مجھ سے زیادہ قوی ہے۔ کیونکہ میں نے جب بھی ان سے کوئی حدیث پوچھی تو انہوں نے ویسے ہی بیان کی جیسے ان کے شیخ نے مجھ سے بیان کی تھی۔ میں (امام ترمذیؒ) نے اسحق بن موسیٰ انصاری سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے معن بن عیسیٰ سے سنا کہ مالک بن انسؓ حدیث رسول (ﷺ) میں بہت سختی برتتے تھے یہاں تک کہ ''یاء اور تا'' کا بھی خیال رکھتے۔

۳۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى ثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرَيْمٍ الْاَنْصَارِيُّ قَاضِي الْمَدِيْنَةِ قَالَ مَرَّ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَلٰى اَبِيْ حَازِمٍ وَهُوَ جَالِسٌ يُحَدِّثُ فَجَازَهُ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ لَمْ تَجْلِسْ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَجِدْ مَوْضِعًا اَجْلِسُ فِيْهِ فَكَرِهْتُ اَنْ اٰخُذَ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَائِمٌ.

۳۴: ہم سے روایت کی ابوموسیٰ نے وہ ابراہیم بن عبداللہ بن قریم انصاری (جو مدینہ کے قاضی تھے) کا قول نقل کرتے ہیں کہ مالک بن انس ایک مرتبہ ابوحازم کی مجلس پر سے گزرے وہ احادیث بیان کر رہے تھے لیکن وہ ٹھہرے نہیں، چلے گئے۔ جب ان سے اسکی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا وہاں بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی اور کھڑے ہو کر حدیث رسول (ﷺ) سننا میرے نزدیک مکروہ (ناپسندیدہ) ہے۔

۳۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ يَحْيٰى مَافِي الْقَوْمِ اَحَدٌ اَصَحُّ حَدِيْثًا مِنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ كَانَ مَالِكٌ اِمَامًا فِي الْحَدِيْثِ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ مَارَاَيْتُ بِعَيْنِيْ مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ قَالَ وَسُئِلَ اَحْمَدُ عَنْ وَكِيْعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ

۳۵: ہم سے روایت کی ابوبکر نے وہ علی بن عبداللہ سے اور وہ علی بن مدینی سے نقل کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ میرے نزدیک مالک کی سعید بن مسیّب سے منقول احادیث سفیان ثوری کے واسطے سے ابراہیم نخعی سے منقول احادیث سے زیادہ عزیز ہیں اور حدیث میں مالک بن انس سے زیادہ معتبر کوئی شخصیت نہیں۔ وہ حدیث میں امام ہیں۔ میں نے احمد بن حسن سے احمد بن حنبل کا یہ قول سنا کہ میں نے یحییٰ بن سعید جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ پھر ان سے وکیع اور عبدالرحمٰن بن مھدی

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَ اَحْمَدُ وَكِيعٌ اَكْبَرُ فِي الْقَلْبِ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اِمَامٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الثَّقَفِيَّ الْبَصْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ يَقُوْلُ لَوْ حَلَفْتُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ اِنِّيْ لَمْ اَرَاَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْكَلَامُ فِيْ هٰذَا وَالرِّوَايَةُ عَنْ اَهْلِ الْعِلْمِ تَكْثُرُ وَاِنَّمَا بَيَّنَّا شَيْئًا مِنْهُ عَلَى الْاِخْتِصَارِ لِيُسْتَدَلَّ بِهٖ عَلٰى مَنَازِلِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَتَفَاضُلِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْحِفْظِ وَالْاِتْقَانِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْهِ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ لِاَيِّ شَيْءٍ تَكَلَّمَ فِيْهِ وَالْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ اِذَا كَانَ يَحْفَظُ مَا يُقْرَاُ عَلَيْهِ اَوْيُمْسِكُ اَصْلَهٗ فِيْمَا يُقْرَاُ عَلَيْهِ اِذَا لَمْ يَحْفَظْ هُوَ صَحِيْحٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ مِثْلَ السَّمَاعِ.

کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وکیع دل کے معاملے میں بڑے ہیں جبکہ عبدالرحمٰن امام ہیں۔ میں (امام ترمذیؒ) نے محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان ثقفی بصری کو علی بن مدینی سے کہتے ہوئے سنا کہ اگر مجھے رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان قسم اٹھا کر کہنے کے لیے کہا جائے تو بھی میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس بارے میں علماء کے بہت سے اقوال منقول ہیں۔ ہم نے اختصار سے کام لیا تا کہ اس کے ذریعہ علماء کے مراتب اور حفظ واتقان میں ایک دوسرے پر برتری پر استدلال کیا جا سکے۔ اور جن پر علماء نے اعتراضات کیے ہیں وہ بھی کسی وجہ سے ہیں۔ اگر کوئی کسی عالم کے سامنے ایسی احادیث پڑھے جو اسے یاد ہوں یا پھر وہ ان احادیث کی اصل (کاپی) کو دیکھ رہا ہو تو (یہ بھی سماع کی طرح) صحیح ہے۔

۳۶: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيِّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهٗ كَيْفَ اَقُوْلُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَا.

۳۶: ہم سے روایت کی حسین بن مہدی بصری نے انہوں نے عبدالرزاق سے اور وہ ابن جریج سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابی رباح کے سامنے احادیث پڑھیں اور پھر ان سے پوچھا کہ انہیں کس طرح بیان کروں؟ انہوں نے فرمایا کہو ''حَدَّثَنَا'' (ہم سے فلاں نے حدیث بیان کی)

۳۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْ عِصْمَةَ عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ نَفَرًا قَدِمُوْا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ بِكِتَابٍ مِّنْ كُتُبِهٖ فَجَعَلَ يَقْرَاُ عَلَيْهِمْ فَيُقَدِّمُ وَيُؤَخِّرُ فَقَالَ اِنِّيْ بَلِهْتُ لِهٰذِهِ الْمُصِيْبَةِ فَاقْرَءُ وْا عَلَيَّ فَاِنَّ اِقْرَارِيْ بِهٖ كَقِرَاءَ تِيْ عَلَيْكُمْ.

۳۷: ہم سے روایت کی سوید بن نصر نے ان سے علی بن حسین بن واقد نے وہ ابو عاصمہ سے وہ یزید نحوی سے اور وہ عکرمہ سے نقل کرتے ہیں کہ اہل طائف میں سے چند لوگ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب لے کر حاضر ہوئے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس میں سے پڑھنا شروع کیا۔ چنانچہ وہ اس میں تقدیم وتاخیر کرنے لگے۔ پھر فرمایا میں مصیبت سے تنگ آ گیا ہوں تم لوگ خود میرے سامنے پڑھو کیونکہ تمہارے پڑھنے پر میرا اقرار (یعنی تصدیق) اسی طرح ہے جیسے میں نے پڑھ کر سنایا۔

۳۸: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ

۳۸: ہم سے روایت کی سوید نے ان سے علی بن حسین بن واقد

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَبِیهِ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ اِذَا نَاوَلَ الرَّجُلُ كِتَابَهُ اٰخَرَ فَقَالَ اَرْوِهٰذَا مِنِّیْ فَلَهُ اَنْ یَرْوِیَهُ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِیْلَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا عَاصِمِ النَّبِیْلَ عَنْ حَدِیْثٍ فَقَالَ اِقْرَءْ عَلَیَّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ یَقْرَاَ هُوَ فَقَالَ اَاَنْتَ لَا تُجِیْزُ الْقِرَاءَةَ وَقَدْ كَانَ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ وَمَالِکُ بْنُ اَنَسٍ یُجِیْزَانِ الْقِرَاءَةَ

نے انہوں نے اپنے باپ سے اور وہ منصور بن معتمر سے نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی کسی کو اپنی کتاب دے کر اسے روایت کرنے کی اجازت دے دے تو اس کے لیے روایت کرنا جائز ہے۔محمد بن اسمٰعیل کہتے ہیں کہ میں نے ابو عاصم نبیل سے ایک حدیث پوچھی تو انہوں نے فرمایا تم پڑھ لو لیکن میں چاہتا تھا کہ وہی پڑھیں چنانچہ انہوں نے فرمایا کیا تم شاگرد کا استاد کے سامنے پڑھنا جائز نہیں سمجھتے؟ حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اسے جائز قرار دیتے ہیں۔

۳۹: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ الْجُعْفِیُّ الْمِصْرِیُّ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ مَا قُلْتُ حَدَّثَنَا فَهُوَمَا سَمِعْتُ مَعَ النَّاسِ وَمَا قُلْتُ حَدَّثَنِیْ فَهُوَ مَا سَمِعْتُ وَحْدِیْ وَمَا قُلْتُ اَخْبَرَنَا فَهُوَ مَا قُرِءَ عَلَی الْعَالِمِ وَاَنَا شَاهِدٌ وَمَا قُلْتُ اَخْبَرَنِیْ فَهُوَمَا قَرَاْتُ عَلَی الْعَالِمِ یَعْنِیْ وَاَنَا وَحْدِیْ وَسَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰی مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰی یَقُوْلُ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدِ الْقَطَّانَ یَقُوْلُ حَدَّثَنَا وَ اَخْبَرَ نَا وَاحِدٌ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَكُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُصْعَبِ الْمَدِیْنِیِّ فَقُرِئَ عَلَیْهِ بَعْضُ حَدِیْثِهٖ فَقُلْتُ لَهُ كَیْفَ نَقُوْلُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَقَدْ اَجَازَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاِجَازَةَ اِذَا اَجَازَ الْعَالِمُ اَنْ یَرْوِیَ عَنْهُ لِاَحَدٍ شَیْئًا مِنْ حَدِیْثِهٖ اَنْ یَرْوِیَ عَنْهُ .

۳۹: ہم سے روایت کی احمد بن حسن نے وہ یحیٰی بن سلمان جعفی مصری سے عبداللہ بن وہب کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں جس روایت میں ''حَدَّثَنَا'' کہوں تو سمجھ لو کہ میں نے اور لوگوں کے ساتھ سنی ہے اور اگر ''حدثنی'' کہوں تو صرف میں نے سنی ہے، اگر ''اخبرنا'' کہوں تو اس سے مراد یہ ہے کہ لوگوں نے یہ استاد کے سامنے (حدیث) پڑھی ہے اور میں بھی وہاں حاضر تھا۔اور اگر ''اخبرنی'' کہوں تو میں نے اکیلے استاد کے سامنے (حدیث) پڑھی ہے۔ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے یحیٰی بن سعید قطان سے سنا کہ ''حَدَّثَنَا'' اور ''اخبرنا'' دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم ابو مصعب مدینی کے پاس حاضر ہوئے تو ان کے سامنے ان کی بعض احادیث پڑھی گئیں تو میں نے ان سے پوچھا کہ ہم یہ احادیث کس طرح روایت کریں۔انہوں نے فرمایا تم یوں کہو کہ ہم سے ابو مصعب نے بیان کیا:امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے اجازت دینے کو جائز رکھا ہے۔اگر کوئی عالم کسی دوسرے کو اپنے سے منقول احادیث روایت کرنے کی اجازت دے تو یہ جائز ہے۔

۴۰: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ نَا وَكِیْعٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَیْرٍ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْکٍ قَالَ كَتَبْتُ كِتَابًا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ اَرْوِیْهِ عَنْکَ قَالَ نَعَمْ.

۴۰: ہم سے روایت کی محمود بن غیلان نے ان سے وکیع نے وہ عمران بن حدیر سے وہ ابو مجلز سے اور وہ بشیر بن نہیک سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے ابو ہریرہؓ کی روایات ایک کاپی میں لکھنے کے بعد ان سے پوچھا کہ کیا میں یہ احادیث آپ سے روایت کر سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۱: حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْوَاسِطِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَوْفٍ الْاَعْرَابِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ عِنْدِيْ بَعْضُ حَدِيْثِكَ لَرْوِيْهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ اِنَّمَا يُعْرَفُ بِمَحْبُوْبِ بْنِ الْحَسَنِ وَقَدْحَدَّثَ عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ.

۴۱: ہم سے روایت کی محمد بن اسمٰعیل واسطی نے ان سے محمد بن حسن نے اور وہ عوف اعرابی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حسن سے پوچھا کہ کیا میں آپکی وہ احادیث بیان کرسکتا ہوں جو میرے پاس ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا ہاں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ محمد بن حسن، محبوب بن حسن کے نام سے معروف ہیں۔ ان سے کئی ائمہ احادیث نقل کرتے ہیں۔

۴۲: حَدَّثَنَاالْجَارُوْدُ بْنُ مُعَاذٍ نَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَتَيْتُ الزُّهْرِيَّ بِكِتَابٍ فَقُلْتُ لَهٗ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِكَ اَرْوِيْهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ.

۴۲: ہم سے روایت کی جارود بن معاذ نے انہوں نے انس بن عیاض سے اور وہ عبید اللہ بن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں ایک کتاب لے کر زہری کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ آپ کی روایت کردہ احادیث ہیں۔ کیا مجھے انہیں بیان کرنے کی اجازت ہے۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔

۴۳: حَدَّثَنَااَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ جُرَيْجٍ اِلٰى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِكِتَابٍ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثُكَ اَرْوِيْهِ عَنْكَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ يَحْيٰى فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ لَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَعْجَبُ اَمْرًا وَقَالَ عَلِيٌّ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ فَقَالَ ضَعِيْفٌ فَقُلْتُ اَنَّهٗ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ قَالَ لَا شَيْءَ اِنَّمَا هُوَ كِتَابٌ دَفَعَهٗ اِلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَالْحَدِيْثُ اِذَا كَانَ مُرْسَلًا فَاِنَّهٗ لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ قَدْ ضَعَّفَهٗ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ.

۴۳: ہم سے روایت کی ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے اور وہ یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ ابن جریج، ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لے کر آئے اور پوچھا کہ کیا مجھے یہ احادیث جو آپ نے بیان کی ہیں، نقل کرنے کی اجازت ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ قراءت بہتر ہے۔ یا اجازت۔ علی بن مدنی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی عطاء خراسانی سے منقول احادیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ ضعیف ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ وہ کہتے ہیں ''اخبرنی'' انہوں نے فرمایا ان کا ''اخبرنی'' کہنا صحیح نہیں اس لیے کہ وہ تو ایک کتاب تھی جو انہوں نے اس کے سپرد کی تھی۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث مرسل اکثر محدثین کے نزدیک صحیح نہیں۔ بعض نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۴: حَدَّثَنَاعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ قَالَ سَمِعَ الزُّهْرِيُّ اِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ فَرْوَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَاتَلَكَ اللّٰهُ يَا

۴۴: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے بقیہ بن ولید سے اور وہ عتبہ بن ابی حکیم سے نقل کرتے ہیں کہ عتبہ نے زہری کے سامنے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے کہتے ہوئے سنا ''قال رسول اللہ ﷺ'' اس پر زہری کہنے لگے ابن ابی فروہ:

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنَ اَبِیْ فَرْوَۃَ تَجِیْئُنَا بِاَحَادِیْثَ لَیْسَتْ لَھَا خُطُمٌ وَلَا اَزِمَّۃٌ.

اللہ تعالیٰ تمہیں غارت کرے ہمارے پاس بے مہار و بے لگام احادیث لاتے ہو۔

۴۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ مُرْسَلَاتُ مُجَاھِدٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ مُرْسَلَاتِ عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ بِکَثِیْرٍ کَانَ عَطَاءٌ یَاْخُذُ عَنْ کُلِّ ضَرْبٍ قَالَ عَلِیٌّ قَالَ یَحْیٰی مُرْسَلَاتُ عَطَاءٍ قُلْتُ لِیَحْیٰی مُرْسَلَاتُ مُجَاھِدٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ اَمْ مُرْسَلَاتُ طَاؤُسٍ قَالَ مَا اَقْرَبَھُمَا قَالَ عَلِیٌّ وَسَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ یَقُوْلُ مُرْسَلَاتُ اَبِیْ اِسْحَاقَ عِنْدِیْ شِبْهُ لَا شَیْءَ وَالْاَعْمَشُ وَالتَّیْمِیُّ وَیَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ وَمُرْسَلَاتُ ابْنِ عُیَیْنَۃَ شِبْهُ الرِّیْحِ ثُمَّ قَالَ اِیْ وَاللّٰہِ وَسُفْیَانُ بْنُ سَعِیْدٍ قُلْتُ لِیَحْیٰی فَمُرْسَلَاتُ مَالِکٍ قَالَ ھِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ ثُمَّ قَالَ یَحْیٰی لَیْسَ فِی الْقَوْمِ اَحَدٌ اَصَحُّ حَدِیْثًا مِّنْ مَّالِکٍ.

۴۵: ہم سے روایت کی ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے اور وہ یحییٰ بن سعید سے ان کا قول نقل کرتے ہیں کہ مجاہد کی مرسل روایات میرے نزدیک عطاء بن ابی رباح سے کہیں زیادہ بہتر ہیں ۔ اس لیے کہ عطاء بن ابی رباح ہر قسم کی احادیث نقل کرتے تھے۔علی، یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر کی مرسل احادیث بھی میرے نزدیک عطاء بن ابی رباح کی مرسلات سے زیادہ بہتر ہیں۔علی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک طاؤس اور مجاہد کی مرسل روایات میں سے کس کی روایات زیادہ بہتر ہیں۔انہوں نے فرمایا دونوں قریب قریب ہیں۔علی کہتے ہیں کہ پھر میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا کہ ابواسحٰق کی مرسل روایات میرے نزدیک غیر معتبر ہیں۔اسی طرح اعمش ، تیمی ، یحییٰ بن ابی کثیر اور ابن عیینہ کی مرسل روایات کا بھی کوئی اعتبار نہیں ۔ پھر فرمایا ہاں خدا کی قسم سفیان بن سعد کی روایات کا بھی یہی حال ہے۔ میں نے یحییٰ سے امام مالک کے مرسلات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ بہتر ہیں۔ پھر فرمایا لوگوں کے نزدیک کسی کی حدیث امام مالک کی روایت کردہ حدیث سے زیادہ بہتر نہیں۔

۴۶: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْعَنْبَرِیُّ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدِ الْقَطَّانَ یَقُوْلُ مَا قَالَ الْحَسَنُ فِیْ حَدِیْثِہٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَجَدْنَا لَہٗ اَصْلًا اِلَّا حَدِیْثًا اَوْ حَدِیْثَیْنِ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَمَنْ ضَعَّفَ الْمُرْسَلَ فَاِنَّہٗ ضَعَّفَہٗ مِنْ قِبَلِ اَنَّ ھٰؤُلَاءِ الْاَئِمَّۃَ قَدْ حَدَّثُوْا عَنِ الثِّقَاتِ وَغَیْرِ الثِّقَاتِ فَاِذَا رَوٰی اَحَدُھُمْ حَدِیْثًا وَاَرْسَلَہٗ لَعَلَّہٗ اَخَذَہٗ عَنْ غَیْرِ ثِقَۃٍ قَدْ تَکَلَّمَ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ فِیْ مَعْبَدِ الْجُھَنِیِّ ثُمَّ رَوٰی عَنْہُ.

۴۶: ہم سے روایت کی سوار بن عبداللہ عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جن احادیث میں حسن بصری نے ''قال رسول اللہ ﷺ'' کہا ان میں سے ایک یا دو حدیثوں کے علاوہ تمام احادیث کی کوئی نہ کوئی اصل ہے ۔امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ جو حضرات مرسل احادیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں ۔اسکی وجہ یہ ہے کہ اس میں احتمال ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ ائمہ کرام نے ثقہ و غیر ثقہ سب سے روایات لی ہیں لہٰذا جب کوئی مرسل حدیث روایت کرتا ہے تو شاید اس نے غیر ثقہ سے لی ہو۔جیسے کہ حسن بصری، معبد جہنی پر اعتراض بھی کرتے ہیں اور پھر ان سے روایات بھی کرتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۴۷: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْبَصْرِيُّ نَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ وَعَمِّيْ قَالَ سَمِعْنَا الْحَسَنَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَمَعْبَدَ الْجُهَنِيِّ فَاِنَّهُ ضَالٌّ مُضِلٌّ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَيُرْوٰى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ نَا الْحَارِثُ الْاَعْوَرُ وَكَانَ كَذَّابًا وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَبْنَ بَشَّارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُوْلُ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ لَقَدْ تَرَكْتُ لِجَابِرِ الْجُعْفِيِّ بِقَوْلِهٖ لَمَّا حَكٰى عَنْهُ اَكْثَرُ مِنْ اَلْفِ حَدِيْثٍ ثُمَّ هُوَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَتَرَكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدِيْثَ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْمُرْسَلِ اَيْضًا.

۴۷: ہم سے روایت کی بشر بن معاذ بصری نے انہوں نے مرحوم بن عبدالعزیز عطار سے وہ اپنے والد سے اور چچا سے اور وہ حسن بصری سے نقل کرتے ہیں کہ معبد جہنی سے دور رہو وہ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ شعبی سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے حارث اعور نے حدیث بیان کی اور وہ کذاب (جھوٹا) تھا، محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی سے نقل کرتے ہیں وہ فرمایا کرتے تھے کیا تم سفیان بن عیینہ سے تعجب نہیں کرتے کہ میں نے ان کے کہنے پر جابر بن جعفی کی ایک ہزار سے زائد احادیث چھوڑ دیں اور سفیان بن عیینہ اس کے باوجود ان سے روایات کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی نے جابر جعفی سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے۔ پھر بعض اہل علم مرسل احادیث کو حجت تسلیم بھی کرتے ہیں۔

۴۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِي السَّفَرِ الْكُوْفِيُّ نَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَسْنِدْ لِيْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا حَدَّثْتُكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَهُوَ الَّذِيْ سَمِعْتُ وَاِذَا قُلْتُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَدِ اخْتَلَفَ الْاَئِمَّةُ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ تَضْعِيْفِ الرِّجَالِ كَمَا اخْتَلَفُوْا فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعِلْمِ ذُكِرَ عَنْ شُعْبَةَ اَنَّهُ ضَعَّفَ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِيْ سُلَيْمَانَ وَحَكِيْمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَتَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ ثُمَّ حَدَّثَ شُعْبَةُ عَمَّنْ هُوَ دُوْنَ هٰؤُلَاءِ فِي الْحِفْظِ وَالْعَدَالَةِ حَدَّثَ عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْهَجَرِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِمَّنْ يُضَعَّفُوْنَ فِي الْحَدِيْثِ.

۴۸: ہم سے روایت کی ابوعبیدہ بن ابی سفر کوفی نے انہوں نے سعید بن عامر سے وہ شعبہ سے اور وہ سلیمان اعمش سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم نخعی سے کہا کہ آپ کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو عبداللہ بن مسعودؓ سے متصل الاسناد ہو۔ ابراہیم نے فرمایا اگر میں عبداللہ بن مسعودؓ سے حدیث بیان کروں تو اس کا یہی مطلب ہے وہ حدیث میں نے خود ان سے سنی ہے لیکن اگر کہوں "قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ" کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا تو اس میں میرے اور ان کے درمیان کئی واسطے ہیں۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) کہ تضعیف رجال میں بھی علماء کا اسی طرح اختلاف ہے جس طرح اور چیزوں میں ہے۔ چنانچہ شعبہ نے ابوزبیر مکی، عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو ضعیف قرار دیتے ہوئے ان سے روایت کرنا ترک کر دیا ہے لیکن وہ حفظ وعدالت میں ان سے بھی کم درجے کے رواۃ سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ شعبہ نے جابر جعفی، ابراہیم بن مسلم ہجری، محمد بن عبید اللہ عزرمی اور کئی دوسرے راویوں سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

روایت کی ہے۔جن کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَبْهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْبَصْرِيُّ نَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِشُعْبَةَ تَدَعُ عَبْدَالْمَلِكِ بْنَ اَبِيْ سُلَيْمَانَ وَ تُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيِّ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَقَدْ كَانَ شُعْبَةُ حَدَّثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ ثُمَّ تَرَكَهُ وَيُقَالُ اِنَّمَا تَرَكَهُ لَمَّا تَفَرَّدَ بِالْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ يُنْتَظَرُبِهِ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا وَقَدْ ثَبَّتَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَحَدَّثُوْا عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ وَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ وَحَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ.

۴۹: ہم سے روایت کی محمد بن عمرو بن نبہان نے انہوں نے امیہ بن خالد سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے شعبہ سے کہا آپ عبدالملک بن ابی سلیمان کو چھوڑتے ہیں اور محمد بن عبید اللہ عرزمی سے حدیث نقل کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا "ہاں" امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ شعبہ نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے حدیث روایت کی لیکن بعد میں اس سے روایت لینا چھوڑ دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اسکی وجہ وہ حدیث ہے جس کی روایت میں وہ منفرد ہیں۔ اسے عبدالملک، عطاء بن ابی رباح سے وہ جابرؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپؐ نے فرمایا ہر آدمی اپنے شفعے کا مستحق ہے لہٰذا اگر وہ موجود نہ ہو تو اس کا انتظار کیا جائے۔ بشرطیکہ دونوں کا راستہ ایک ہی ہو۔ انہیں کئی ائمہ ثابت قرار دیتے ہیں اور ابوزبیر عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر تینوں سے روایت کرتے ہیں۔

۵۰: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حَجَّاجٌ وَابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ كُنَّا اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ تَذَاكَرْنَا حَدِيْثَهُ وَكَانَ اَبُو الزُّبَيْرِ اَحْفَظَنَا لِلْحَدِيْثِ.

۵۰: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے وہ حجاج اور ابن ابی لیلیٰ سے اور وہ عطاء بن ابی رباح سے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم جابر بن عبداللہؓ کے پاس جاتے تو آپس میں ان احادیث کا مذاکرہ کرتے اور ہم سب میں ابوزبیر زیادہ حافظ تھے۔

۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ عُمَرَ الْمَكِّيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ كَانَ عَطَاءٌ يُقَدِّمُنِيْ اِلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْفَظُ لَهُمُ الْحَدِيْثَ.

۵۱: ہم سے روایت کی محمد بن یحییٰ بن ابی عمر مکی نے وہ سفیان بن عیینہ سے ابوزبیر کا قول نقل کرتے ہیں کہ عطاء مجھے جابر بن عبداللہؓ سے احادیث سنتے وقت آگے کر دیا کرتے تھے تاکہ میں حفظ کرلوں۔

۵۲: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ وَ اَبُو الزُّبَيْرِ وَ اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ يَقْبِضُهَا قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى اِنَّمَا يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْاِتْقَانَ وَالْحِفْظَ وَيُرْوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَقُوْلُ

۵۲: ہم سے روایت کی ابن ابی عمر نے وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ ایوب سختیانی نے ابوزبیر سے روایت کی ہے۔ یہ بات کہتے ہوئے سفیان نے اپنی مٹھی بند کی کہ وہ (ابوزبیر) حفظ واتقان میں قوی تھے۔ عبداللہ بن مبارک سے سفیان ثوری کا قول مروی ہے کہ عبدالملک بن ابی سلیمان علم کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ مِيْزَانًا فِي الْعِلْمِ .

میزان تھے۔

۵۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَالْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ تَرَكَهُ شُعْبَةُ مِنْ اَجْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَاهُ فِي الصَّدَقَةِ يَعْنِي حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَالَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ يَحْيٰى وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَائِدَةُ قَالَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَرَ يَحْيٰى بِحَدِيْثِهٖ بَاْسًا.

۵۳: ہم سے روایت کی ابوبکر نے وہ علی بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یحییٰ بن سعید سے حکیم بن جبیر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: شعبہ نے ان سے اس حدیث کی وجہ سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے جو انہوں نے (باب الصدقۃ) صدقے کے باب میں بیان کی ہے۔ یعنی عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے نبی اکرم ﷺ کا قول کہ ''جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسکو غنی کر دے وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا منہ چھلا (نوچا) ہوا ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ کتنا مال غنی کر دیتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا پچاس درہم یا ان کی قیمت کے برابر سونا۔ علی، یحییٰ سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری اور زائدہ، حکیم بن جبیر سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ کے نزدیک ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں۔

۵۴: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ بِحَدِيْثِ الصَّدَقَةِ قَالَ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ لَوْ غَيْرَ حَكِيْمٍ حَدَّثَ بِهٰذَا فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَا لِحَكِيْمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَمَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ فَاِنَّمَا اَرَدْنَا حَسَنٌ اِسْنَادُهٗ عِنْدَ نَا كُلُّ حَدِيْثٍ يُرْوٰى لَا يَكُوْنُ فِيْ اِسْنَادِهٖ مَنْ يُتَّهَمُ بِالْكَذِبِ وَلَا يَكُوْنُ الْحَدِيْثُ شَاذًّوَيُرْوٰى مِنْ غَيْرِوَجْهٍ نَحْوَ ذَاكَ فَهُوَ عِنْدَنَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَمَا ذَكَرْنَافِيْ هٰذَا الْكِتَابِ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ فَاِنَّ اَهْلَ الْحَدِيْثِ يَسْتَغْرِبُوْنَ الْحَدِيْثَ لِمَعَانٍ رُبَّ حَدِيْثٍ يَكُوْنُ غَرِيْبًا لَا يُرْوٰى اِلَّا مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ مِثْلَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْعُشَرَاءِ

۵۴: ہم سے روایت کی محمود بن غیلان نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے وہ سفیان ثوری سے اور وہ حکیم بن جبیر سے صدقہ کے متعلق حدیث نقل کرتے ہیں۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں کہ پھر شعبہ کے دوست عبداللہ بن عثمان نے سفیان ثوری سے کہا کاش کہ حکیم کے علاوہ بھی کوئی شخص یہ حدیث بیان کرتا سفیان نے ان سے پوچھا حکیم کو کیا ہے؟ کیا شعبہ ان سے راوی نہیں۔ عبداللہ نے کہا ہاں ہیں۔ اس پر سفیان ثوری نے فرمایا میں نے یہ حدیث زبیدہ سے بھی سنی وہ محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کتاب میں جو لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے تو اس سے ہماری مراد ہے کہ اسکی سند حسن ہے۔ ہر وہ مروی حدیث جس کی سند میں کوئی متہم بالکذب نہ ہو، وہ حدیث شاذ نہ ہوا ور متعدد طرق سے مروی ہو وہ ہمارے نزدیک (حدیث) حسن ہے۔ اور جس حدیث کو ہم نے (امام ترمذیؒ نے) غریب کہا ہے تو محدثین مختلف وجوہات کی بنا پر اسے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَكُوْنَ الزَّكٰوةُ اِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِيْ فَخِذِهَا اَجْزَأَ عَنْكَ فَهٰذَا حَدِيْثٌ تَفَرَّدَبِهٖ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْعَشْرَاءِ وَلَا يُعْرَفُ لِاَبِي الْعَشْرَاءِ اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْثُ وَاِنْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مَشْهُوْرًا فَاِنَّمَا اشْتَهَرَ مِنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ يَعْنِيْ وَرُبَّ رَجُلٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِهٖ فَيَشْتَهِرُ الْحَدِيْثُ بِكَثْرَةِ مَنْ رَوٰى عَنْهُ مِثْلَ مَارَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ رَوَاهُ عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَشُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَرَوٰى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَوَهِمَ فِيْهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَالصَّحِيْحُ هُوَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هٰكَذَا رَوٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى الْمُؤَمَّلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شُعْبَةَ فَقَالَ شُعْبَةُ لَوَدِدْتُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ دِيْنَارٍ اَذِنَ لِيْ حَتّٰى كُنْتُ اَقُوْمُ اِلَيْهِ فَاُقَبِّلُ رَاْسَهٗ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَرُبَّ حَدِيْثٍ اِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ لِزِيَادَةٍ تَكُوْنُ فِي الْحَدِيْثِ وَاِنَّمَا يَصِحُّ اِذَا كَانَتِ الزِّيَادَةُ مِمَّنْ يُعْتَمَدُ عَلٰى حِفْظِهٖ مِثْلَ مَارَوٰى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ قَالَ

غریب کہتے ہیں۔ چنانچہ بہت سی احادیث صرف ایک سند سے مذکور ہونے کی وجہ سے غریب کہلاتی ہیں۔ جیسے حماد بن سلمہ کی ابوعشراء سے منقول حدیث وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا حلق اور لبہ (سینہ کا بالائی حصہ) کے علاوہ ذبح جائز نہیں؟ آپؐ نے فرمایا اگر تم نے اسکی ران میں مارا تو یہ بھی کافی ہے۔ اس حدیث کو صرف حماد نے ابوعشراء سے نقل کیا ہے اور ان کی اس کے علاوہ کوئی حدیث معروف نہیں۔ چنانچہ یہ حدیث حماد بن سلمہ کی روایت سے مشہور ہے۔ ہم اسے صرف انہی کی سند سے جانتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی امام ایک حدیث روایت کرتا ہے جو صرف اسی سے پہچانی جاتی ہے۔ لیکن چونکہ اس سے بہت سے راوی روایت کرتے ہیں۔ اس لیے مشہور ہو جاتی ہے۔ جیسے عبداللہ بن دینار کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کہ نبی اکرم ﷺ نے حق ولاء کی خرید وفروخت اور اسے ہبہ کرنے سے منع فرمایا: یہ حدیث صرف عبداللہ بن دینار سے معروف ہے اور ان سے عبید اللہ بن عمرو، شعبہ، سفیان ثوری، مالک بن انس اور ابن عیینہ انہی (عبداللہ بن دینار) سے روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح کئی ائمہ حدیث بھی انہی سے روایت کرتے ہیں۔ یحیٰی بن سلیم یہ حدیث عبیداللہ بن عمرو سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں انہیں وہم ہوا ہے کیونکہ صحیح یہی ہے کہ عبیداللہ بن عمرو، عبداللہ بن دینار سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ اس لیے کہ عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن نمیر نے بواسطہ عبید اللہ بن عمرو اور عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ مؤمل نے یہ حدیث شعبہ سے نقل کرنے کے بعد ان کا یہ قول بھی نقل کیا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ اس حدیث کی وجہ سے عبداللہ بن دینار مجھے اجازت دیں اور میں کھڑا ہو کر ان کی پیشانی چوم لوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَزَادَ مَا لِکٌ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَوٰی اَیُّوْبُ السَّخْتِیَانِیُّ وَعُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ یَذْکُرُوْا فِیْهِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَقَدْ رَوٰی بَعْضُهُمْ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَ رِوَایَةِ مَالِکٍ مِمَّنْ لَا یُعْتَمَدُ عَلٰی حِفْظِهٖ وَقَدْ اَخَذَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْاَئِمَّةِ بِحَدِیْثِ مَالِکٍ وَاحْتَجُّوْا بِهٖ مِنْهُمُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَا اِذَا کَانَ لِلرَّجُلِ عَبِیْدٌ غَیْرُ مُسْلِمِیْنَ لَمْ یُؤَدِّ عَنْهُمْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاحْتَجَّا بِحَدِیْثِ مَالِکٍ فَاِذَا زَادَ حَافِظٌ مِمَّنْ یُعْتَمَدُ عَلٰی حِفْظِهٖ قُبِلَ ذٰلِکَ عَنْهُ وَرُبَّ حَدِیْثٍ یُرْوٰی مِنْ اَوْجُهٍ کَثِیْرَةٍ وَاِنَّمَا یُسْتَغْرَبُ لِحَالِ الْاِسْنَادِ.

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث کے غریب ہونے کی دوسری وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اس میں ایسا اضافہ ہو جو ثقات سے نہ منقول ہو۔ یہ اس صورت میں صحیح ہوسکتا ہے کہ (حدیث) ایسے شخص سے منقول ہو جس کے حافظے پر اعتماد کیا جاسکتا ہو جیسے مالک بن انس، نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ فطر ہر مرد و عورت آزاد و غلام مسلمان پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر کیا۔ مالک بن انس نے اس حدیث میں "مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ" کا لفظ زیادہ نقل کیا ہے۔ ایوب سختیانی، عبداللہ بن عمر اور کئی ائمہ حدیث اس حدیث کو نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ (مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ) نقل نہیں کرتے جبکہ بعض مالک کی طرح بھی روایت کرتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کے حافظے پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ بعض ائمہ کرام امام مالک کی اس حدیث کو حجت تسلیم کرتے ہوئے اسی پر عمل پیرا ہیں۔ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس غیر مسلم غلام ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں۔ ان دونوں (امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ) نے حدیث مالک بن انس سے دلیل پکڑی۔ بہر حال اگر ایسا راوی جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جاسکے، کچھ الفاظ کا اضافہ کرے تو اس سے یہ اضافہ قبول کیا جائے گا۔ بہت سی احادیث متعدد سندوں سے مروی ہوتی ہیں لیکن وہ ایک سند سے غریب سمجھی جاتی ہیں۔

۵۵. حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ وَاَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِیُّ وَاَبُو السَّائِبِ وَالْحُسَیْنُ بْنُ الْاَسْوَدِ قَالُوْا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَاحِدٍ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا مِنْ غَیْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا یُسْتَغْرَبُ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُوْسٰی سَاَلْتُ مَحْمُوْدَ بْنَ غَیْلَانَ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِیْثُ اَبِیْ کُرَیْبٍ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ هٰذَا

۵۵: ہم سے روایت کی ابوکریب نے اور ہشام اور ابوالسائب اور حسین بن اسود نے چاروں نے کہا ہم سے روایت کی ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابی بردہ سے وہ ابوموسیٰ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپؐ نے فرمایا کافر سات آنتوں میں اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ حالانکہ کئی سندوں سے منقول ہے۔ میں (امام ترمذیؒ) نے محمود بن غیلان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ ابوکریب کی روایت ہے وہ ابواسامہ سے راوی ہیں۔ پھر امام بخاریؒ سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا اور فرمایا ہم اس حدیث کو صرف ابوکریب کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَدِيْثُ اَبِىْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ لَمْ نَعْرِفْهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ كُرَيْبٍ فَقُلْتُ لَهٗ حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ بِهٰذَا فَجَعَلَ يَتَعَجَّبُ وَقَالَ مَاعَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا حَدَّثَ بِهٰذَا غَيْرَاَبِىْ كُرَيْبٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُنَّا نَرٰى اِنَّ اَبَا كُرَيْبٍ اَخَذَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ فِى الْمُذَاكَرَةِ.

روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: مجھ سے تو اسے متعدد افراد نے ابواسامہ ہی سے روایت کیا ہے۔ امام بخاریؒ نے اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا میں اسے ابوکریب کے علاوہ کسی روایت سے نہیں جانتا۔ پھر فرمایا میرا خیال ہے کہ ابوکریب نے یہ حدیث ابواسامہ سے کسی مباحثہ میں سنی ہوگی۔

۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا اَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَآءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَ الْمُزَفَّتِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ قِبَلِ اِسْنَادِهٖ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا حَدَّثَ بِهٖ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ شَبَابَةَ وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوْجُهٍ كَثِيْرَةٍ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّنْتَبَذَ فِى الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَحَدِيْثُ شَبَابَةَ اِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ لِاَنَّهٗ تَفَرَّدَ بِهٖ عَنْ شُعْبَةَ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ الْمَعْرُوْفُ اَصَحُّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.

۵۶: ہم سے روایت کی عبداللہ بن ابی زیاد اور کئی لوگوں نے شبابہ بن سوار سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے بکیر بن عطاء سے اور وہ عبدالرحمٰن بن یعمر سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دباء[1] اور مزفت (کے برتنوں میں) نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس لیے غریب ہے کہ اس حدیث کو صرف شبابہ نے شعبہ سے نقل کیا ہے۔ پھر شعبہ اور سفیان ثوری دونوں اسی سند سے بکیر بن عطاء سے وہ عبدالرحمٰن بن یعمر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: حج، وقوف عرفات کا نام ہے۔

یہ حدیث محدثین کے نزدیک اس سند سے صحیح ترین ہے۔

۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ مُزَاحِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتّٰى يُقْضٰى قَضَاؤُهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ نَا اَبُوْ مُزَاحِمٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ

۵۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے اور وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جنازہ کے ساتھ جائے اور نماز (جنازہ) پڑھے اس کے لیے ایک قیراط (ثواب) اور جو اس کے دفن سے فراغت تک ساتھ رہے اس کے لیے دو قیراط (ثواب) ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ قیراط کتنے ہوتے ہیں۔؟ آپؐ نے فرمایا: ان میں سے چھوٹا اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن، مروان بن محمد سے وہ معاویہ بن سلام وہ یحییٰ بن

[1] کدو کو اندر سے کرید کر جو برتن بنایا جاتا ہے اسے دباء کہتے ہیں۔ (مترجم)

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهٗ قِیْرَاطٌ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَنَا مَرْوَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِیُّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنِ السَّائِبِ سَمِعَ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ قُلْتُ لِاَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا الَّذِیْ اِسْتَغْرَبُوْا مِنْ حَدِيْثِكَ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ حَدِيْثُ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا يُسْتَغْرَبُ هٰذَا الْحَدِيْثُ لِحَالِ اِسْنَادِهٖ لِرِوَايَةِ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

ابی کثیر سے وہ ابومزاحم سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کی مانند مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں جو اسی کے ہم معنی ہے۔ عبداللہ، مروان سے وہ معاویہ بن سلام سے وہ یحییٰ سے وہ ابوسعید مولیٰ مہدی سے وہ حمزہ بن سفینہ سے وہ سائب سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتی ہیں۔ میں (امام ترمذیؒ) نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ آپ کی وہ کون سی حدیث ہے جسے آپ نے سائب کے واسطے سے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے اور محدثین اسے غریب قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہی بیان کی۔ پھر میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یہ حدیث ان سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے لیکن صرف سائب کی روایت سے غریب ہے۔

۵۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ نَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ اَبِیْ قُرَّةَ السَّدُوْسِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْقِلُهَا وَاَتَوَكَّلُ اَوْ اُطْلِقُهَا وَاَتَوَكَّلُ قَالَ اَعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ قَالَ عَمْرُو ابْنُ عَلِیٍّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ هٰذَا عِنْدِیْ حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهٗ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هٰذَا وَقَدْ وَضَعْنَا هٰذَا الْكِتَابَ عَلَى الْاِخْتِصَارِ لِمَا رَجَوْنَا فِيْهِ مِنَ الْمَنْفَعَةِ نَسْئَلُ اللّٰهَ النَّفْعَ بِمَا فِيْهِ وَاَنْ يَجْعَلَهٗ لَنَا حُجَّةً بِرَحْمَتِهٖ وَاَنْ لَا يَجْعَلَهٗ عَلَيْنَا بِرَحْمَتِهٖ

۵۸: ہم سے روایت کی ابوحفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے وہ مغیرہ بن ابی قرۃ السدوسی سے اور وہ انس بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اونٹ کو باندھ کر توکل کروں یا بغیر باندھے ہی اللہ پر بھروسہ رکھوں۔ آپؐ نے فرمایا: اسے باندھو اور بھروسہ کرو۔ عمرو بن علی کہتے ہیں کہ یہ حدیث یحییٰ بن سعید کے نزدیک منکر ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے انس بن مالکؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔ پھر یہ عمرو بن امیہ ضمری سے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند منقول ہے۔

ہم (امام ترمذیؒ) نے اس کتاب میں انتہائی اختصار سے کام لیا ہے اور امید کرتے ہیں کہ یہ فائدہ مند ہوگی اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اس سے نفع پہنچائے اور اپنی رحمت سے فلاح ونجات کا باعث بنائے نہ کہ وبال کا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اٰخِرِ الْكِتَابِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ عَلٰى اِنْعَامِهٖ وَاَفْضَالِهٖ وَصَلَاتُهٗ وَسَلَامُهٗ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ الْاُمِّيِّ وَصَحْبِهٖ وَاٰلِهٖ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَلَهُ الْحَمْدُ عَلَى التَّمَامِ وَعَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَزْكَى السَّلَامَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

یہاں کتاب ختم ہوتی ہے اور ساری تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو اکیلا ہے وہ جیسے اس نے انعام وافضال کیے اور درود و سلام ہو سید المرسلین امی پر اوران کے اصحابؓ و آل پر۔ ہمارے لیے اللہ (عزوجل) کافی ہے اور کیا اچھا کام بنانے والا ہے اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہ قوت عبادت (نیکی) کرنے کی مگر اللہ رب العزت کی طرف سے جو بلند ہے اور سب سے بڑا ہے اور اسی کیلئے تعریف ہے پوری اور نبی اور انکے آل وصحابہ پر افضل صلوٰۃ اور ازکی سلام اور سب تعریفیں اللہ کیلئے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

تمت

www.sirat-e-mustaqeem.com

چند اہم کتب احادیث کے تراجم

صحیح مسلم شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا عزیز الرحمٰن

سنن ابوداؤد شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

سنن ابن ماجہ شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا قاسم امین

سنن نسائی شریف ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

ریاض الصالحین ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

نزہۃ المتقین شرح ریاض الصالحین ﴿اردو﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔اردو بازار لاہور ○ پاکستان